صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعرات مورخہ 13 دسمبر 2018ء بمطابق 5 ربیع الثانی 1440ہجری دس بجکر پینتالیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اوراس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

یٰٓاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُوۡنُوۡا قَوّٰمِیۡنَ لِلّٰہِ شُہَدَآءَ بِالۡقِسۡطِ ۫ وَ لَا یَجۡرِمَنَّکُمۡ شَنَاٰنُ قَوۡمٍ عَلٰۤی اَلَّا تَعۡدِلُوۡا ؕ اِعۡدِلُوۡا ۟ ہُوَ اَقۡرَبُ لِلتَّقۡوٰی ۫ وَ اتَّقُوا اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیۡرٌۢ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ o وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ لَہُمۡ مَّغۡفِرَۃٌ وَّ اَجۡرٌ عَظِیۡمٌ o وَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا وَ کَذَّبُوۡا بِاٰیٰتِنَاۤ اُولٰٓئِکَ اَصۡحٰبُ الۡجَحِیۡمِ۔

(ترجمہ): اے ایمان والوں! خدا کیلئے انصاف کی گواہی دینے کیلئے کھڑے ہو جایا کرو۔ اور لوگوں کی دشمنی تم کو اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ انصاف چھوڑ دو۔ انصاف کیا کرو کہ یہی پرہیزگاری کی بات ہے اور خدا سے ڈرتے رہو۔ کچھ شک نہیں کہ خدا تمہارے سب اعمال سے خبردار ہے۔ جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے ان سے خدا نے وعدہ فرمایا ہے کہ ان کیلئے بخشش اور اجر عظیم ہے۔ اور جنھوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہ جہنمی ہیں۔ و آخِرُ الدَّعۡوَانا اَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِینَ۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔ کوئسچنز آور، کوئسچن نمبر۔۔۔۔۔

جناب وزیرزادہ: جناب سپیکر! میں ایک بڑے اہم مسئلے پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

Mr Speaker: After Questions hour. Question No. 233, Janab Inayatullah Khan, MPA.

* 233 _ جناب عنایت اللہ: کیاوزیر برائے اعلیٰ تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ گورنمنٹ ڈگری کالج (بوائز) بروال اپر دیر، سال 2006ء میں منظور ہوا تھا جس کی بلڈنگ تین سال پہلے مکمل ہو چکی تھی؛

(ب) آیایہ بھی درست ہے کہ بلڈنگ مکمل ہونے کے باوجود اس میں کلاسیں شروع نہیں کی جارہی ہیں؛

(ج) اگر (الف) (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت کب تک مذکورہ کالج میں کلاسوں کے اجراء کرنے کاارادہ رکھتی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (قائدایوان) (جواب وزیر مواصلات وتعمیرات نے پڑھا): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ گورنمنٹ ڈگری کالج (بوائز) بروال اپر دیر سال 2006ء میں منظور ہوا تھا، مگر یہ بات درست نہیں کہ بلڈنگ تین سال پہلے مکمل ہو چکی ہے، ڈیپارٹمنٹل انسپکشن کمیٹی نے اس سال مورخہ 24 اپریل 2018ء کو مذکورہ بلڈنگ کا آخری معائنہ کیا تھااور اس میں کچھ کمی نوٹ کی گئی جس میں بجلی اور دوسری سہولیات شامل ہیں۔ مذید برآں سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ نے ابھی تک اس کمی کو پورا نہیں کیا، جس کی بناپر ڈیپارٹمنٹ نے سیکرٹری سی اینڈڈبلیو کوانکوائری کیلئے باقاعدہ خط لکھاہے جس کی کاپی ایوان کوفراہم کی گئی۔

(ب) جی نہیں، یہ درست نہیں ہے، بلڈنگ ابھی بھی نامکمل ہے۔

(ج) جب سی اینڈڈبلیوڈیپارٹمنٹ پی سی فور مہیاکرے گااور دوسری کمی بیشی کوپورا کیاجائے گاتو اس کے بعد فوری طور پر کلاسوں کااجراء کیاجائے گا۔

جناب عنایت اللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب! دا سوال ما د دې وجې نه کړے دے چې دا پراجيکټ 2006-07 ء کښې هغه ګورنمنټ کښې زه ووم اومنظور شوے وو او اوس 2018 ء په ختميدو دے ، تاسو په خپله شمار اوکړئ

چې2006 ء نه واخله يو پراجيکټ تر 19-2018 ء پورے جارى وى، بيا ما دا وئيلى دى چې دا پراجيکټ درے کاله مخکې مکمل شوے دے، دوئ جواب دا راکړے دے چې نه دا سى اينډ ډبليو مونګ ته Hand over کړے نه دے او د دې وجې نه ديکښې کلاسونه نشى شروع کيدے۔ جناب سپيکر صاحب! دې کال هم ستر ماشومان په دغې تحصيل کښې ايډمشن نه پاتى شوې دى، تير شوى کال هم پچاس ماشومان دا ايډمشن نه پاتى شوې دى، ځکه چې دا کالج درې کاله مخکښې د دې بلډنګ Complete دے۔ ديکښې صرف د يو ټرانسفارمر مسئله ده او سى اينډ ډبليو او-----

جناب اکبر ایوب خان (وزیر مواصلات و تعمیرات): جناب سپیکر کو پشتو سمجھنے میں ذرا مسئلہ ہے تو اگر اردو میں بات کر لی جائے تو بہتر ہو گا۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر صاحب! وہ کہہ رہے ہیں کہ سپیکر صاحب پشتو نہیں سمجھتے ہیں تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ تین سال پہلے اس کی بلڈنگ مکمل ہو چکی ہے، اس میں صرف ایک ٹرانسفارمر کا ایشو ہے اور سی اینڈ ڈبلیو والے یہ ہائر ایجوکیشن کے ذمے ڈال رہے ہیں اور ہائر ایجوکیشن والے سی اینڈ ڈبلیو کے ذمے ڈال رہے ہیں اور میں ان دونوں کے درمیان Going between these two departments, shuttling between these two departments. اور Finally وہ پیسے بھی ریلیز ہو گئے ہیں، یعنی ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے وہ پیسے بھی سی اینڈ ڈبلیو کو ریلیز ہو گئے ہیں، میں نے اس پر کال اٹینشن نوٹس بھی لایا تھا، میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ یہ کالج جو ہے، جس کیلئے آپ نے سامان خریدا ہے، آپ نے اس کیلئے فرنیچر خریدا ہے، وہ فرنیچر بھی Rust ہو رہا ہے، تو آپ یہاں سے کوئی رولنگ دے دیں کہ آئندہ جو ایجوکیشنل ائیر ہے، اس میں یہ کم از کم آپریشنل کیا جائے، پہلے بھی میں آپ سے اس اسمبلی کے اندر ریکویسٹ کر چکا ہوں، لیکن یہ بات غلط ہے کہ یہ مکمل نہیں ہوا ہے، یہ تین سال پہلے مکمل ہو چکا ہے اور اس کے اندر صرف ایک ٹرانسفارمر کی وجہ سے یہ مسئلہ رکا ہوا ہے۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر! میں بھی اسی حوالے سے اپنے ڈگری کالج کے بارے میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

Mr .Speaker: First, respond please, Minister concerned, then you, who will respond? Ji, Akbar Ayub Sahib.

جناب اکبر ایوب خان (وزیر مواصلات و تعمیرات): شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! آنریبل ممبر صاحب نے پہلے بھی یہ ایشو اٹھایا تھا، میری ان سے ریکویسٹ ہوگی کہ ایک دن تھوڑا ٹائم نکال کر یہ میرے آفس آجائیں تاکہ ہم بیٹھ کر اس کے اوپر میٹنگ کر کے اس مسلے کو حل کر دیں، میں نے بھی یہ آگے Take up کیا ہے، اس میں آنریبل ممبر صاحب جو خود بھی سابق دور میں منسٹر رہے ہیں، وہ خود ہی کہہ رہے ہیں کہ بلڈنگ تین سال سے مکمل ہے اور صرف ٹرانسفارمر کا ایشو حل نہیں ہو رہا، اگر یہ آجائیں تو ہم بیٹھ کر ان شاء اللہ اس کو حل کر دیں گے اور پیسکو میں بھی اگر کوئی پرابلم ہوا تو ہم خود پیسکو کے آفس جا کر ان کو ریکویسٹ کر کے ان شاء اللہ حل کرائیں گے۔

جناب عنایت اللہ: میں صرف چاہتا ہوں کہ یہ پوری اسمبلی کے ریکارڈ پر آجائے، منسٹر صاحب نے پہلے بھی ایشورنس دی تھی اور اب بھی دی ہے، ایسا نہ ہو کہ تین چار مہینے بعد دوبارہ میں اس کو اٹھانے پر مجبور ہو جاؤں، میں بالکل آجاؤں گا، I will definitely come to your office,

جناب سپیکر: انہوں نے کہہ دیا ہے، آپ ان سے ٹائم Set کر لیں اور یہ ایشو Resolve کر لیں۔

جناب عنایت اللہ: میں نے منسٹر کی حیثیت سے بھی اس کیلئے منتیں کی ہیں۔

جناب سپیکر: جی خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب! آپ کا بہت بہت شکریہ، عوامی نیشنل پارٹی کی حکومت کے دوران مجھے 2011-12ء میں ایک میگا پراجیکٹ، ایک گورنمنٹ ڈگری کالج 'پیر دامان' ملا تھا اور وہ اس لئے ملا تھا کہ آپ کا وہ علاقہ دہشتگردی کا شکار تھا اور وہاں پر بہت زیادہ دہشتگردی ہوئی تھی تو انہوں نے مجھے ایک میگا پراجیکٹ دیا، وہ کالج کمپلیٹ ہو چکا ہے لیکن ابھی تک اس میں کلاسز شروع نہیں ہوئیں، ابھی تک اس کا پی سی فور بھی Approve نہیں ہوا ہے، ابھی تک اس کی Handing taking over بھی نہیں ہوئی ہے، جناب سپیکر! اس سلسلے میں میں نے ڈائریکٹر صاحب سے دو تین مہینے سے تین چار دفعہ رابطہ کیا تھا، میں نے ان سے یہ ریکویسٹ کی کہ ہم دونوں اکٹھے جاتے ہیں، ساتھ ہی سی اینڈ ڈبلیو والوں کو بھی لے جاتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ وہاں پر کیا Deficiency ہے، کیا کمی ہے؟ تاکہ اس کو Remove کر کے اس کو اس سیشن سے شروع کر لیں گے، کیونکہ ایسے بھی ایڈمشن میں پرابلمز ہیں، مسائل ہیں، تو اس نے مجھے جواب میں کہا کہ میں سیکرٹری

صاحب سے پوچھوں گا، پھر آپ کے ساتھ جاؤں گا، تو میں نے اس سے کہا کہ You are the owner، میں تو Beneficiary ہوں اور وہ سی اینڈ ڈبلیو والے تو Executing Agency ہیں، You are the owner، آپ میرے ساتھ کیوں نہیں جاتے؟ میں نے کل پرسوں سیکرٹری صاحب سے رابطہ کیا کہ آپ ہمارے ساتھ چلے جائیں، دیکھ لیتے ہیں تاکہ وہ شروع کر سکیں، اس پر اتنا پیسہ خرچ ہو گیا اور وہ بلڈنگ کھڑی ہوئی ہے تو سر! میں آپ سے یہ ریکویسٹ کروں گا کہ آپ ڈائریکشن دے دیں کہ وہ میرے ساتھ ٹائم مقرر کر کے، ہم اکٹھے چلے جائیں، سی اینڈ ڈبلیو والوں کو ساتھ لے جائیں تاکہ ہم اس کو چالو کر سکیں، یہ میری ریکویسٹ ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی جی، اکبر ایوب خان صاحب۔

<u>وزیر مواصلات و تعمیرات</u>: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! آنریبل ممبر صاحب بالکل صحیح فرما رہے ہیں لیکن میری اطلاع کے مطابق سی اینڈ ڈبلیو اور ہائر ایجوکیشن والوں نے میرے خیال میں Date رکھ لی ہے اور وہ اس کالج کا وزٹ کر رہے ہیں، میرا خیال ہے کہ چند دنوں کے اندر یا ایک ہفتے کے اندر اندر، لیکن اس کے اوپر میں Re-Check کر لوں گا، I will talk to the Secretary higher education and we will make sure that teams are there within the week اور جو بھی اگر اس کے اندر کوئی Discrepancies رہتی ہیں، ان کو دور کر کے اس کالج کو چلایا جائے، جناب سپیکر! یہ صرف کالجز کا مسئلہ نہیں ہے، اسی طرح ہاسپٹلز بھی تیار ہیں، بہت سارے سکولز بھی تیار ہیں، ہم بار بار تمام ڈیپارٹمنٹس کے ساتھ میٹنگز کر رہے ہیں، جب تک وہ Take over نہیں کریں گے، روز بروز نئی چیزیں، نئے نئے پرابلمز بلڈنگز میں، Abandoned buildings میں Arise ہوتے ہیں، ہم یہی کہہ رہے ہیں کہ آپ ایک دفعہ موقع کے اوپر آئیں، سی اینڈ ڈبلیو کو ایک ہفتہ دس دن دیں، آپ Identify کریں لیکن ایک دفعہ ہم اس بلڈنگ کی Discrepancies دور کریں، تب آپ اس بلڈنگ کو Hand over کریں تو یہ ہم تمام ڈیپارٹمنٹس کے ساتھ، میں ذاتی طور پر Take up کر رہا ہوں تاکہ یہ جتنا ٹیکس کا پیسہ لوگوں کا اربوں روپیہ لگا ہوا ہے، وہ لوگوں کے کام آئے۔

<u>جناب سپیکر</u>: منسٹر صاحب! آپ یوں کریں کہ جن جن ڈیپارٹمنٹس کے یہ ایشوز ہیں، جو تین چار ہی ہوں گے، آپ ان کے سیکرٹریز کو بلا لیں، ایک میٹنگ کر لیں اور ان کو Deadline دیں کہ جی ایک ہفتے

کے اندر وزٹ بھی کریں اور آپ کے ڈیپارٹمنٹ کو ساتھ لے کر جائیں اور بروقت رپورٹ بھی آئے تاکہ یہ بلڈنگز خواہ ہیلتھ کی ہیں یا ایجوکیشن سے Related ہیں اور تیار ہیں اور ڈیپارٹمنٹس نہیں لے رہے تو ان کو فوری طور پر آپ ان کو Hand over کریں، لیکن یہ تب ہو گا کہ جب آپ سیکرٹریز کو میٹنگ میں بلا کر ان کو One week, ten days کا ٹائم دیں تاکہ یہ جہاں تیار بلڈنگز ہیں، خواہ وہ کالجز کی ہیں، سکولز کی ہیں یا ہاسپٹلز کی ہیں، جو تیار ہیں اور بند پڑی ہیں اور نہیں چل رہیں، یہ ساری چیزیں فنکشنل ہو جائیں۔ تھینک یو۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: جناب سپیکر! میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ ان میٹنگز میں اس حلقے کے Concerned MPA کو بھی مدعو کیا جائے۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی؟

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: Concerned MPA کو بھی بلایا جائے، یعنی جس حلقے کا ایم پی اے ہو، اس کو بھی شامل کیا جائے۔

<u>جناب سپیکر</u>: میں نہیں سمجھا کس کو؟

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: سر! آپ نے جس طرح ان کو ڈائریکشن دے دی تو اگر اس میں حلقے کے جو ایم پی اے-----

<u>جناب سپیکر</u>: حلقے کے ایم پی ایز کو بھی بلا لیں، اس میں کوئی حرج نہیں ہے، کوئسچن نمبر 234، جناب عنایت اللہ خان صاحب۔

* 234 _ <u>جناب عنایت اللہ</u>: کیا وزیر برائے اعلیٰ تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ نے سال 2013ء سے 2018ء تک اے ڈی پی میں کتنے منصوبے شامل کئے ہیں، ان منصوبوں میں کتنی یونیورسٹیاں، کیمپسز اور کالجز شامل ہیں؛

(ب)اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو توان میں سے کتنے منصوبے مکمل ہوئے ہیں اور جو ابھی تک مکمل نہیں ہوئے، ان کیلئے محکمہ کو مزید کتنا فنڈ درکار ہے، محکمہ یہ فنڈز کب تک فراہم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (قائد ایوان) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ محکمہ نے سال 2013ء سے 2018ء تک اے ڈی پی میں اعلیٰ تعلیم کیلئے منصوبے شامل کئے ہیں، جن میں یونیورسٹیاں، سب کیمپسز اور کالجز شامل ہیں۔

(ب) محکمہ اعلیٰ تعلیم نے سال 2013ء سے 2018ء تک 123 مختلف منصوبے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل کئے ہیں جن میں سے اب تک 78 منصوبے مکمل ہو چکے ہیں جس پر حکومت نے 18154.142 ملین روپے خرچ کئے ہیں۔

اس کے علاوہ 45 منصوبوں پر کام جاری ہے جن کے مکمل ہونے کیلئے کل رقم 37687.099 ملین روپے درکار ہیں، اگر صوبائی حکومت مطلوبہ فنڈز مہیا کر دے تو محکمہ اعلیٰ تعلیم ان منصوبوں کو بروقت مکمل کرے گا، جاری منصوبوں کی تفصیل بمعہ مطلوبہ فنڈز کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

جناب عنایت اللہ: سر! اس سوال کا جواب غلط ہے، اور وہ اس لئے غلط ہے کہ میں پہلے سوال کو Read out کرتا ہوں، محکمہ نے سال 2013ء سے 2018ء تک اے ڈی پی میں کتنے منصوبے شامل کئے، ان منصوبوں میں کتنی یونیورسٹیاں، کیمپسز اور کالجز شامل ہیں؟ جواب یہ ہے کہ ہاں، یہ درست ہے کہ محکمہ نے سال 2013ء سے 2018ء تک اے ڈی پی میں اعلیٰ تعلیم کیلئے منصوبے شامل کئے ہیں، جن میں یونیورسٹیاں، سب کیمپسز اور کالجز شامل ہیں، میں نے ہر ایک کی الگ تعداد مانگی ہے، یونیورسٹیاں کتنی تھیں، کیمپسز کتنے تھے، کالجز کتنے تھے؟ یہ تو مجھے بھی پتہ ہے کہ اے ڈی پی کے اندر کالجز بھی ہیں، یونیورسٹیز بھی ہیں اور کیمپسز بھی ہیں، میں نے تو تعداد مانگی ہے، تعداد جو ہے یہ Inefficiency ہے کہ محکمے کے پاس یہ تعداد Available نہیں ہے کہ وہ کتنے پراجیکٹس زیر تعمیر ہیں، کتنے پراجیکٹس جو ہیں وہ اے ڈی پی کے اندر منظور ہو چکے ہیں، اس سے آگے پھر جو سوال ہو گا وہ یہ ہو گا کہ ان میں سے کتنے پراجیکٹس منظور ہو چکے ہیں، کتنوں پر کام جاری ہے اور تکمیل کے کس مرحلے میں ہیں، فنڈز کیسے Arrange کئے جا رہے ہیں؟ یہ ڈیبیٹ ہم اس لئے اسمبلی کے اندر

کرنا چاہتے ہیں کہ چیزیں اسمبلی کے اندر آجائیں اوران پر ڈیبیٹ ہو اور حکومت کو کوئی Input ملے، کوئی Feed back ملے، تو اگر ڈیپارٹمنٹ کو یہ تعداد معلوم نہ ہو کہ یونیورسٹیاں کتنی ہیں، سکولز کتنے ہیں، کالجز کتنے ہیں؟ تو میرے خیال میں یہ Inefficiency ہے، میں اس جواب کا جو پہلا حصہ ہے اس سے بالکل مطمئن نہیں ہوں۔

Mr Speaker: Law Minister to respond please.

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): تھینک یو، مسٹر سپیکر! مسٹر عنایت اللہ صاحب ہمارے سینیئر پارلیمینٹیرین ہیں، انہوں نے جو سوال پوچھا ہے، بہت Pertinent بھی ہے کہ سال 2013ء سے 2018ء تک اے ڈی پی میں کتنے منصوبے شامل کئے گئے ہیں؟ سر! اس سوال کا جو دوسرا حصہ ہے اس میں اس کا جواب آگیا ہے۔ سر! اس میں ہے کہ سال 2013ء سے 2018ء تک 123 مختلف منصوبے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل کئے گئے ہیں، وہ بھی جواب آگیا ہے۔ دوسرا پھر انہوں نے پوچھا ہے کہ ان منصوبوں میں کتنی یونیورسٹیاں، کیمپسز اور کالجز شامل ہیں؟ تو سر! اس کے ساتھ وہ ادھر Attached ہے، اور یہ سافٹ کاپی یہاں پر سکرین پر بھی موجود ہے اور اس کے ساتھ Attached ایک لسٹ دی گئی ہے، اگر وہ میں تھوڑا سا ہاؤس کے سامنے رکھ دوں تو اس میں ہے .List of completed ADP Schemes تو Completed کی الگ سے تفصیل دی گئی ہے 2013ء سے 2018ء تک، اس میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ 123 منصوبے شامل ہیں، 45 ابھی جاری ہیں، وہ کمپلیٹ نہیں ہوئے ہیں اور باقی جو 78 ہیں وہ مکمل ہو چکے ہیں، ان کی بھی لسٹ دی گئی ہے، اس کی سافٹ کاپی بھی موجود ہے اور اگر یہ چاہتے ہیں تو میں ان کو Printout کر کے دے بھی سکتا ہوں اور اس کے علاوہ جو ابھی موجودہ جو Running منصوبے ہیں جو کمپلیٹ نہیں ہوئے ہیں وہ 45 ہیں، ان کی بھی تفصیل دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ جو نامکمل سکیمز کیلئے فنڈز درکار ہیں تو محکمے نے اس کی بھی تفصیل ساتھ میں دی ہے، اگر عنایت اللہ صاحب چاہتے ہیں تو وہ ساری تفصیل ان کو دے دوں گا، اگر پھر بھی ان کو اس میں ضمنی کوئی سوال ہو، یا آگے کوئی ان کو Explanation کی ضرورت ہو تو یہ ان کا حق ہے، ہم ضرور ان کو ساری ڈیٹیل فراہم کر دیں گے۔

جناب سپیکر: جی، عنایت اللہ صاحب۔

جناب عنایت اللہ: میں اب بھی منسٹر صاحب سے کہتا ہوں کہ جو میں نے پہلے سوال، باقی سوالات تو بعد میں آئیں گے، سب سے پہلے سوال کا جواب آئے گا، دیکھیں، سچی بات یہ ہے کہ منسٹر صاحب اور ہم ایک ہی لوگ ہیں، ہم ایم پی ایز ہیں، یہ صوبائی اسمبلی ہے اور ہم سب کا Jointly right بنتا ہے کہ ڈیپارٹمنٹ ہمیں صحیح انفارمیشن فراہم کرے، یہ ان کی غلطی نہیں ہے، یہ ڈیپارٹمنٹ کی غلطی ہے کہ ڈیپارٹمنٹ نے صحیح فگرز ان کو فراہم نہیں کئے، اس لئے ڈیپارٹمنٹ کی غلط چیز کو Defend نہ کریں، جو پہلا سوال ہے، اس میں میں نے تعداد مانگی ہے کہ کتنی یونیورسٹیاں ہیں، کتنے کیمپسس ہیں؟ یہ بڑا سمپل سا میرا سوال ہے اور اس 'سمپل' سے سوال کے جواب کے آگے، باقی جو ڈیبیٹ اس سے Generate ہوتی ہے کہ آپ کو مزید کتنے پیسے چاہئیں؟ ظاہر ہے آپ کو 57 ارب روپے چاہئیں، اس کو مکمل کرنے کیلئے آپ کو 37 ارب روپے چاہئیں، پھر آگے اس پر بات ہوگی کہ یہ 37 ارب روپے آپ کیسے Arrange کریں گے، آپ کا کیا پلان ہے؟ وہ پلان آپ اسمبلی کے اندر پیش کریں۔ اس کا بریک اپ پیش کریں کہ اس سال کتنے فراہم کریں گے اور اگلے سال کتنے فراہم کریں گے، اور اس سے اگلے والے سال کتنے فراہم کریں گے اور سکیمیں آپ کیسے کمپلیٹ کریں گے؟ اس کا یہ اگلا آخری نکتہ ہے، لیکن پہلے آپ مجھے تفصیل تو دے دیں۔ اس لئے سپیکر صاحب! میں ریکویسٹ کروں گا کہ اس سوال کو پینڈنگ رکھ لیں اور یا ان کو اس کا بتادیں کہ یونیورسٹیز کی، کالجز کی اور جو کیمپسس ہیں اس کی تفصیل کم از کم ایوان کو فراہم کر دیں۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر۔

وزیر قانون: Thank you. Sir! Point well taken، جو عنایت اللہ صاحب کہہ رہے ہیں، میں صرف وہی اس کی تھوڑی سی جو ڈیٹیل نیچے دی ہوئی ہے، مثلاً اگر Completed کی دو تین میں بتادوں تو سکیم نمبر بھی دی گئی ہے اور Strengthening of planning cell, Repair of Government Colleges، لیکن میں ان کے ایک پوائنٹ سے Agree کرتا ہوں کہ انہوں نے Specific یہ کہا ہے کہ محکمہ اس پر ورک کرکے صرف یونیورسٹیز اور کیمپسز کے بارے میں الگ سے فگرز دے، تو اگر عنایت اللہ صاحب چاہتے ہیں کہ ادھر سے کام کرکے محکمہ کی طرف سے جو ڈیٹیلز دی گئی ہیں، ان سے یہ انفارمیشن اخذ کرکے مزید ان کو ہم بالکل مہیا کر دیں گے۔

جناب عنایت اللہ: جو چیز میں چاہتا ہوں، وہ یہ ہے کہ آپ کے اسمبلی کے ریکارڈ پر آ جائے کہ آپ کے پلان کے اندر اتنے کالجز ہیں، اتنی یونیورسٹیز ہیں، اتنے کیمپسز ہیں۔

جناب سپیکر: عنایت اللہ صاحب! ساتھ ڈیٹیلز ہیں، میرے خیال میں اس میں موجود ہیں۔

جناب عنایت اللہ: جی۔

جناب سپیکر: یہ ساتھ جو ایک Annexure لگا ہوا ہے، اس میں یہ ڈیٹیلز ہیں، آپ اپنی فائل پر دیکھ لیں۔

جناب عنایت اللہ: دیکھیں، اس میں امبریلہ سکیمیں ہیں، امبریلہ سکیم کے اندر پھر سب سکیمیں ہوتی ہیں، یہ منسٹر صاحب جانتے ہیں، کالجز امبریلہ سکیمیں ہوتی ہیں، جو یونیورسٹیاں ہیں وہ تو امبریلہ نہیں ہیں لیکن کالجز میجارٹی امبریلہ سکیمیں ہیں، ان سب سکیموں کی ڈیٹیلز ہیں کہ آپ کے پاس اس کے اندر مزید کون کونسے پراجیکٹس ہیں؟ اس لئے میں نے وہ تفصیلات مانگی ہیں اور میرا خیال ہے کہ یہ ڈیپارٹمنٹ کے پاس ہونی چاہیئں، We must hold Department accountable on these things.، یہ فگرز جو ہیں یہ ڈیپارٹمنٹ کے فنگر ٹپس پر ہونی چاہیئں، تو میں اس لئے یہ فگرز چاہتا ہوں کہ میں تو ہر ڈیپاٹمنٹ پر یہ سوال کروں گا تاکہ ڈیپارٹمنٹس کے اندر ہمارے یہ سوالات جو ہیں، ان کے جوابات صحیح دیا کریں۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر۔

وزیر قانون: سر! میں یہ Emphasize کرنا چاہ رہا ہوں کہ جو عنایت اللہ صاحب جو ڈیٹیلز مانگ رہے ہیں، جو میرے پاس Annexure موجود ہے، سافٹ کاپی بھی موجود ہے Printout بھی موجود ہے، سر! اس میں ڈیپارٹمنٹ نے تو بڑی ڈیٹیل میں جواب دیا ہے، میں پھر مثال دیتا ہوں 15-2014ء کی، انہوں نے جو Completed ADP schemes ہیں تو سر! مثلاً اس میں ہے

Construction of Auditorium at Public Library at Haripur. Establishment of Public Library at KP Phase-II, Reconstruction of Govt Girls Degree College Mansehra, Examination Hall, Admin Block، سر، بہت زیادہ ڈیٹیل اس میں دی گئی ہے لیکن پھر بھی میں عنایت اللہ صاحب سے کہتا ہوں کہ ابھی اسی سیشن میں I will go to his seat، اگر وہ اس میں Specific کوئی اور انفارمیشن چاہتے ہیں تو میں ایشورنس دلاتا ہوں کہ میں ان کو Provide کر دوں گا۔

جناب عنایت اللہ: میں تو کسی خاص پراجیکٹ کے اندر Interested نہیں ہوں، میں تو Overall کی بات کر رہا ہوں۔ دیکھیں، میں آپ کو جس نکتے پر لانا چاہتا ہوں، وہ یہ ہے کہ آپ کو ان سکیموں کی تکمیل کیلئے 37.6 بلین روپے چاہئیں، میں آپ سے یہ چاہوں گا کہ آپ اسمبلی کو ابھی سے بتا دیں کہ یہ پیسے آپ-----

وزیر قانون: جی!

جناب عنایت اللہ: میں کمپلیٹ کر لوں لیکن میں یہ ساری چیزیں اسمبلی کے ریکارڈ پر اس لئے لانا چاہتا ہو کہ آپ کا اس میں فائدہ ہو تا کہ ڈیپارٹمنٹ کے اندر یہ فگرز Available ہوں کہ اس صوبے کے اندر کتنے کالجز پر کام چل رہا ہے؟ یہ سکیموں کی ڈیٹیلز ہیں سپیکر صاحب! یہ سکیموں کی ڈیٹیلز ہیں اس کے اندر امبریلہ سکیمیں ہیں، اس کے اندر پھر سب سکیمیں ہیں، یہ فگرز ڈیپارٹمنٹ کے اندر Available ہونے چاہئیں یا یہ ڈیپارٹمنٹ کے ایک سیکشن آفیسر کے فنگر ٹپس پر ہونے چاہئیں کہ کتنے کالجز بن رہے ہیں، کتنی یونیورسٹیز بن رہی ہیں، کتنے کیمپسز بن رہے ہیں؟ یہ تو بڑا سمپل سا فگر ہے۔

جناب سپیکر: عنایت اللہ صاحب! کمپیوٹر میں آپ اوپن کریں، اس سال کی ساری ڈیٹیلز موجود ہیں، آپ وہ چیک کر لیں۔

وزیر قانون: سپیکر صاحب! میں اگر تھوڑا Respond کر لوں۔

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر، فائنل بات کریں، لاء منسٹر۔

وزیر قانون: سر، عنایت اللہ! میں بتا دیتا ہوں نا۔

جناب عنایت اللہ: دیکھیں، اس میں امبریلہ سکیمیں ہیں، مثلاً اس میں ہے کہ Establishment of Colleges in Khyber Pakhtunkhwa----

جناب سپیکر: ان کی تعداد نہیں ہے!

جناب عنایت اللہ: ان کی تعداد نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر۔

وزیر قانون: تھینک یو، مسٹر سپیکر! اس میں یہ اگر چاہیں تو میں ان کو Annexure بھی Provide کر سکتا ہوں، اگر Printout چاہتے ہیں، آخر میں Annexures دیئے گئے ہیں، اس میں صرف سکیمز نہیں دی گئی ہیں، ہر ایک سکیم کے ساتھ جتنی اس پر لاگت آئے گی اور جتنے فنڈز Required ہیں تو سر! یہ تو پانچ سال کا

پورا ریکارڈ ہے، اگر یہ کہتے ہیں تو میں ان کو ایک ایک کا بتا دیتا ہوں، اگر آپ اجازت دیتے ہیں، مگر پھر یہ کوئیچنز آور اسی میں گزر جائے گا۔

جناب سپیکر: عنایت صاحب! بہتر یہ ہے کہ آپ منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھ جائیں، ڈیپارٹمنٹ کو بھی آپ کے ساتھ بٹھالیتے ہیں اور یہ ساری چیز وہ کر لیں گے۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): میرے خیال میں منسٹر صاحب ویسے ہی اپنی بات پر اڑے ہوئے ہیں، یہ ہر ایک یونیورسٹی کیمپس کا نام بھی چاہتے ہیں اور جگہ بھی اگر معلوم ہے تو ابھی بتا دیں، ورنہ Next time پھر یہی سوال دوبارہ لائیں اور ڈیٹیل کے ساتھ لائیں۔

وزیر قانون: جناب سپیکر! میں عرض وہی کر رہا ہوں کہ پوری ڈیٹیلز ان Annexures میں موجود ہیں، اگر آپ چاہتے ہیں تو پھر پانچ سالوں میں جتنے بھی منصوبے ہیں، میں ایک ایک منصوبہ پڑھ کے، اس کے اوپر جتنی لاگت آئی ہے، جو Ongoing ہیں اور جو کمپلیٹ ہو چکی ہیں، تو اگر آپ اجازت دیتے ہیں تو پھر سارا کوئیچنز آور اسی میں لگا دیتے ہیں۔ میں پھر بھی ایشورنس دلاتا ہوں کہ اگر عنایت اللہ صاحب Specific کوئی چیز چاہتے ہیں تو بالکل میں ان کی سیٹ پر چلا جاؤں گا، ابھی کوئیچنز آور کے بعد میں ان کو ساری ڈیٹیلز دے دوں گا۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر! میرے خیال میں اگر ہم کوئسچن کو دیکھیں تو بڑا واضح ہے، پوچھا گیا ہے کہ کتنی یونیورسٹیاں، کیمپسز اور کالجز شامل ہیں؟ اب یہ اتنا سمپل کوئسچن ہے لیکن ہم تو سمجھ رہے ہیں کہ Complicated کیوں بنایا جا رہا ہے؟ اب اس میں مشکل کیا ہے کہ پچھلے پانچ سالوں میں کتنی یونیورسٹیاں، کتنے کیمپسز اور کتنے کالجز بن گئے ہیں؟ یہ تو میرے خیال میں ایک سیکنڈ کا جواب ہے، یہ جواب دے دیں کہ کتنے کیمپسز۔۔۔۔

جناب سپیکر: بابک صاحب! یہ جو Annexure لگا ہوا ہے، اس میں بڑا کلیئر لکھا ہوا ہے Construction of Boundary wall Bacha Khan university Campus,

اتنے پیسے، باچا خان یونیورسٹی چارسدہ کیمپس، اتنے پیسے، پتہ نہیں کیا ہے، یہ پراجیکٹ ہے نا، Teachers engagement BS Programme، اس کے اتنے پیسے، Purchase of furniture اتنے پیسے، Development of Archives &Library 28 Million, Completion of left work at Academic Block in University of Hazara، اس کو Mention کر دیا گیا۔

اس کے بعد کوئی اور جواب تو بنتا نہیں ہے، آپ کے کالجز بھی آ رہے ہیں، Construction of Auditorium at Public Library at Haripur. Establishment of Public Library at KP Phase- II, Reconstruction of Government Girls Degree College Mansehra, Examination Hall, Admin Block، یہ ساری چیزیں ڈیٹیل میں آئی ہوئی ہیں، اگر آپ ڈیٹیل میں اس Annexure کو پڑھیں گے تو آپ کو جواب مل جائے گا۔ اس کے باوجود آپ ان کے ساتھ بیٹھ کر ڈیپارٹمنٹ کو بلالیں، یا یہیں ہماری اسمبلی میں بلالیں، اگر کوئی Further more آپ کو کوئی Clarification چاہیئے تو آپ ان سے لے لیں۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: میں صرف ایک آخری سوال پوچھنا چاہتا ہوں، ویسے میں اس پر مطمئن نہیں ہوں مگر آپ کے احترام کی وجہ سے، اس نکتے پر میں مطمئن نہیں ہوں کیونکہ منسٹر صاحب مجھے یہ نہیں بتا پا رہے ہیں، اگر Annexure کے اندر موجود ہے تو Annexure تو ان کے سامنے ہے، وہ مجھے بتا دیں کہ کتنی یونیورسٹیاں ہیں، کتنے کالجز ہیں، کتنے کیمپسز ہیں لیکن وہ مجھے بتا نہیں رہے ہیں، میں آپ کے احترام کی وجہ سے اس نکتے کو آگے نہیں بڑھاؤں گا، منسٹر صاحب اگلے والا جو نکتہ ہے، وہ مجھے بتائیں کہ آپ نے بتا دیا ہے کہ آپ کو ان پراجیکٹس کی تکمیل کیلئے 37.6 بلین چاہئیں، آپ مجھے 'بریک اپ' بتادیں، آپ مجھے یہ مت کہیں کہ ہمیں صوبائی حکومت پیسے فراہم کرے گی، کیا ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ صوبائی حکومت نہیں ہے؟ آپ مجھے کہتے ہیں کہ صوبائی حکومت پیسے فراہم کرے گی تو ہم ان کو کمپلیٹ کریں گے، اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ اس کو Open handed چھوڑ رہے ہیں، آپ ہمیں وہ 'بریک اپ' نہیں دے رہے ہیں کہ کتنے سالوں کے اندر آپ ان منصوبوں کو مکمل کریں گے، دیکھیں! یہ منصوبے جو ہیں یہ ہم سب کے حلقوں کے اندر موجود ہیں، ہمیں یہ فکر ہے کہ یہ بروقت مکمل ہوں، آپ یہ 'بریک اپ' دے دیں کہ حکومت کی ترجیحات کیا ہیں کہ آئندہ کتنے سالوں کے اندر ان منصوبوں کو آپ مکمل کرنا چاہتے ہیں، وہ 'بریک اپ' مجھے دے دیں۔

<u>وزیر قانون</u>: مسٹر سپیکر، جو Ongoing projects ہیں، جو کمپلیٹ نہیں ہوئے ہیں وہ 45 ہیں، ایک تو یہ فگر ہے، دوسرا یہ کہ جو 'بریک اپ' ہے مختلف پراجیکٹس کا، جو Ongoing ہیں، وہ ساری ڈیٹیل بھی اس Annexure میں ہے، میں بتا دیتا ہوں، اس وقت آرکائیوز اینڈ لائبریز میں تین سکیمیں جو ہیں وہ Ongoing ہیں، ایک ہے اسٹیبلشمنٹ آف پبلک لائبریز، اس کی ٹوٹل کاسٹ 388.240 ملین ہے، اور جو

Throw forward ہے وہ بھی دیا گیا ہے، Beyond 2020-21 تک اس کو دیا گیا ہے، دوسرا جو ہے، Establishment of Public repair and maintenance addition alteration in existent building of public library ہے اور تیسرا ہے Development of Archives، تینوں کے الگ الگ سے 'بریک اپ' دیئے گئے ہیں، سر! پھر کالج ایجوکیشن ہے، تو کالج ایجوکیشن میں جتنی بھی Ongoing schames ہیں وہ ایک سے لیکر 17 تک، 17 سکیمیں ہیں، ان 17 سکیموں کے نام بھی دیئے گئے ہیں، ان کی ٹوٹل کاسٹ بھی دی گئی ہے، جو ایلوکیشن 2018-19ء میں ہوئی ہے وہ بھی دی گئی ہے، 'تھرو فارورڈ' جو ہے وہ بھی دیا گیا ہے سر! پھر آتے ہیں کامرس ایجوکیشن، وہ چھ سکیمیں ہیں، ان چھ سکیموں کے نام بھی دیئے گئے ہیں، اس کے بعد ان کی کاسٹ بھی دی گئی ہے، ہر ایک سکیم کی الگ الگ سے، پھر ایلوکیشن 2018-19ء کی بھی دی گئی ہے اور 'تھرو فارورڈ' بھی دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: تھینک یو، منسٹر صاحب۔ کوسچن نمبر 235، جناب عنایت اللہ خان صاحب۔

* 235 _ جناب عنایت اللہ: کیا وزیر برائے اعلیٰ تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ داروڑہ کالج دیر 2012-13ء میں منظور ہوا تھا اور اس کا ٹینڈر بھی دسمبر 2017ء میں ہوا تھا؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ کالج پر کام کے آغاز میں تاخیر کیوں ہوئی اور اب بھی اس پر کام میں سست روی ہے، نیز محکمہ اس سست رفتاری کو ختم کرنے اور اس منصوبے کی تکمیل کیلئے کوئی ٹائم فریم دینے کا وعدہ کرتا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (قائد ایوان): (الف) جی نہیں، سکیم گورنمنٹ ڈگری کالج داروڑہ کے قیام کی منظوری 12 ستمبر 2017 کو پی ڈی ڈبلیو پی کی میٹنگ ہوئی، جبکہ اس کی باقاعدہ منظوری کا اجراء مورخہ 10 اکتوبر 2017 کو ڈیپارٹمنٹ نے جاری کیا، کا پی ایوان کو فراہم کی گئی۔

(ب) جی نہیں، اس سکیم کی تاخیر کی اصل وجہ مناسب زمین کا حصول ہے، اس سکیم کو باقاعدہ طور پر سی اینڈ ڈبلیو ڈویژن دیر اپر کو دیا گیا ہے اور امید ہے کہ جون 2020 میں مکمل ہو جائے گا بشرطیکہ فنڈز کا اجراء تسلسل میں رہے۔

جناب عنایت اللہ: 235 کے جواب سے میں مطمئن ہوں لیکن جو پہلے والا سوال ہے، اس پر یہ ٹائم فریم دے دیں کہ تین سالوں میں یہ پراجیکٹس مکمل ہوں گے، دو کے اندر ہوں گے، چار کے اندر ہوں گے، بس صرف اتنا بتادیں، سال بتادیں کہ کتنے سالوں کے اندر یہ پراجیکٹس مکمل ہوں گے ؟

جناب سپیکر: آپس میں بیٹھ جائیں، وہ تو انہوں نے کہہ دیا ہے۔ کوئسچن نمبر 235 پر آپ Satisfied ہیں؟

جناب عنایت اللہ: لیکن وہ جو پچھلا والا سوال ہے، اس پر ٹائم فریم ضروری ہے، وہ بتادیں۔

جناب سپیکر: انہوں نے کہا ہے کہ وہ آپس میں طے کر لیں گے، بیٹھ جائیں گے اور ڈیپارٹمنٹ بھی آپ کے ساتھ بیٹھ جائے گا۔ 243، عنایت اللہ خان صاحب، یہ سارے کوئسچنز عنایت اللہ خان صاحب کے ہی آرہے ہیں، سوال نمبر 243، عنایت اللہ خان صاحب۔

* 243 _ جناب عنایت اللہ: کیا وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ :

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ نے 2013ء سے 2018ء تک اے ڈی پی میں سکولوں کی منظوری دی ہے اور اے ڈی پی کی باقی سکیموں کی تعداد کتنی ہے ;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ سکولوں میں کتنے مکمل اور کتنے آخری مراحل میں ہیں، نیز ان سکولوں کو بروقت مکمل کرنے کیلئے کتنے فنڈز درکار ہیں اور حکومت ان فنڈز کیلئے کہاں سے انتظام کر رہی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے ؟

جناب ضیاء اللہ خان (مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ محکمہ نے 2013ء سے 2018ء تک اے ڈی پی میں 4027 میں سے 2678 سکولوں کی منظوری دی ہے، جبکہ اے ڈی پی کی باقی سکیمیں 1349 ہیں۔

(ب) مذکورہ سکولوں میں 991 مکمل اور 448 تکمیل کے آخری مراحل میں ہیں، نیز ان سکولوں کو بروقت مکمل کرنے کیلئے 50785.995 ملین روپے کے فنڈز درکار ہیں اور ان منصوبوں کی تکمیل کیلئے حکومت اپنے سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت مختص شدہ فنڈز سے انتظام کرتی ہے، مزید برآں مالی سال کی تیسری سہ ماہی میں پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ سے اضافی فنڈز کیلئے ڈیمانڈ کی جاتی ہے۔

جناب عنایت اللہ: اس کا جواب جس طرح میں نے مانگا ہے، سکولز اینڈ لیٹریسی ڈیپارٹمنٹ نے یہ جواب اسی طرح دیا ہے، جس طرح میں نے مانگا ہے، اسی طریقے سے میرے پہلے سوال کا جواب بھی ہائر ایجوکیشن کو دینا چاہیئے تھا، میں نے پوچھا ہے کہ 2013ء سے 2018ء تک اے ڈی پی میں کتنے سکولوں کی منظوری ہوئی ہے، تو اس میں انہوں نے لکھا ہے کہ 4027 سکولوں میں سے 2678 سکولوں کی منظوری دی گئی ہے، جبکہ اے ڈی پی کی باقی سکیمیں 1339 ہیں، دیکھیں، اسی قسم کی انفارمیشن ہم مانگتے ہیں، یہ اگر اس سے پچھلے والے سوال کے اندر جواب دیا جاتا تو اتنی ڈیبیٹ کی ضرورت نہ ہوتی لیکن میں صرف منسٹر صاحب کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ فگر تھوڑا بتادیں کہ اگر آپ اربوں میں جائیں گے تو یہ کتنے ارب روپے آپ کو Completion کیلئے چاہیئے ہوں گے اور جو سوال ہائر ایجوکیشن کے بارے میں کیا ہے، وہ ان سے بھی کروں گا کہ آپ مجھے 'بریک اپ' دے دیں، تفصیل دے دیں کہ یہ منصوبے، کیونکہ میرے علم کے اندر ایسے منصوبے ہیں پرائمری سکولوں کے کہ جس میں پانچ سال سے پرائمری سکول پر کام جاری ہے اور وہ اب بھی نامکمل ہیں، Incomplete ہیں اور کنٹریکٹرز کی جو کوالٹی ہے وہ بھی آپ کو معلوم ہے کہ وہ کس کوالٹی کا کام کرتے ہیں۔ پانچ سال پہلے جو کام کیا تھا وہ اب دوبارہ گر رہا ہے، Rust ہو رہا ہے، تو اس لئے میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ اس کا بھی کوئی ٹائم فریم دے دیں کہ یہ اتنے سارے پراجیکٹس کے بلز کو آپ کب تک مکمل کرنا چاہتے ہیں؟

جناب سپیکر: آنریبل منسٹر، ضیاء اللہ بنگش صاحب۔

مشیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: شکریہ جناب سپیکر، پہلے تو عنایت اللہ صاحب کا شکریہ کہ وہ میرے ڈیپارٹمنٹ سے مطمئن ہیں، جو تفصیل دی گئی ہے اور جناب سپیکر، اس کے حوالے سے میں یہ بتادوں کہ اس دفعہ ہم نے جو Decide کیا تھا کہ ہم نے اس دفعہ کوئی نیا سکول اس لئے نہیں بنانا کہ ہمارے پچھلے پانچ سالوں میں اتنے نئے سکولوں کے ڈائریکٹیوز ایشو ہوئے تھے اور کچھ سٹارٹ تھے اور کچھ 'سٹارٹنگ فیز' میں تھے تو ہم نے اس دفعہ Decide کیا تھا کہ ہمارا جو بجٹ ہے اس کا 90 پرسنٹ جو ہے وہ Ongoing سکیمیں جو ہیں ان پر، سب سے پہلے ان کو Complete کریں گے اور ان کو Complete کرنے کے بعد ہم نئے فیز پہ جائیں گے، تو عنایت اللہ خان صاحب! یہ اس دفعہ ہم نے پلان اس لئے کیا ہوا ہے کہ ہم اس دفعہ، یہ میرے خیال میں صوبے کی تاریخ میں پہلی دفعہ ہو رہا ہے کہ کوئی نیا سکول ہم نہیں بنا رہے ہیں کیونکہ ہمارے پچھلے اتنے ڈائریکٹیوز

پڑے ہوئے ہیں اور اس میں بہت سارے سکولز Completion phase میں جارہے ہیں، کوئی Near to completion ہے، کوئی Ongoing ہے، تو ان شاء اللہ ان کو Complete کریں گے اور تقریباً جو فگرز آپ کو دیئے گئے ہیں، وہ سوال اور جواب میں بھی آپ کے پاس موجود ہیں اور باقی اگر آپ کے ذہن میں کچھ اور ہے تو مجھے بتادیں سر۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر صاحب! منسٹر صاحب اتنا بتادیں کہ جب آپ Prirotize کرتے ہیں، آپ کہتے ہیں کہ ہم نے 90 پرسنٹ اے ڈی پی جو ہے وہ On going سکیمیوں کو دی ہے، تو آپ مجھے یہ بتادیں کہ جب آپ Prirotize کرتے ہیں تو آپ کس پراجیکٹ کو Prirotize کرتے ہیں؟ اگر ایک پراجیکٹ چار پانچ سال سے چل رہا ہے تو کیا آپ کی یہ پالیسی نہیں ہے کہ جو پرانا پراجیکٹ ہو اس کو پہلے Complete کریں، یہ آپ کی پالیسی نہیں ہے؟ اگر میں آپ کو ایسے پراجیکٹس کی نشاندہی کروں کہ جو پانچ سالوں سے چل رہے ہیں لیکن ابھی تک مکمل نہیں ہوئے ہیں، چار سالوں سے چل رہے ہیں مگر مکمل نہیں ہوئے ہیں، تو کیا آپ ان کو Prirotize کریں گے، اپنی فنڈنگز ان پراجیکٹس کو زیادہ دیں گے، میں ان کی نشاندہی کروں؟

جناب وقار احمد خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: قار احمد خان صاحب، سپلیمنٹری؟

جناب وقار احمد خان: سر۔

جناب سپیکر: ایک منٹ، ایک سپلیمنٹری لے لیتے ہیں، سپلیمنٹری Related ہونی چاہیئے، اصل میں بات دوسری طرف چلی جاتی ہے، پہلے بھی شوکت یوسفزئی صاحب نے ٹھیک اعتراض کیا تھا کہ بات دوسری طرف جارہی ہے، Relevant to that Question نہیں، تو یہ میں ان کی سپلیمنٹری لے رہا ہوں۔ وقار احمد خان صاحب۔

جناب وقار احمد خان: شکریہ، مسٹر سپیکر، میں وزیر تعلیم صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ضلع سوات میں بھی تقریباً چار پانچ سالوں سے پرائمری سکولوں پہ کام جاری ہے لیکن کنٹریکٹرز نے ابھی کام بند کیا ہوا ہے، جب ہم ان سے پوچھتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ فنڈ نہیں ہے، تو میں آپ کے توسط سے وزیر تعلیم صاحب سے یہ پوچھنا

چاہتاہوں کہ ضلع سوات کوOngoing schemes کیلئے کوئی فنڈ دیا گیا ہے کہ نہیں دیا گیا ہے؟ تو ان سے ایک اور سوال۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر ایجوکیشن۔

مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سر، پہلے تو عنایت اللہ خان صاحب کا جو سوال ہے، اس میں پالیسی یہی ہے کہ جو پرانی سکیمیں ہیں جو کمپلیٹ نہیں ہوئی تھیں اور وہ بالکل Near to completion ہیں، ہم ان کو بھی کمپلیٹ کریں گے اور جو بالکل 75 پرسنٹ تک کمپلیٹ ہو چکی ہیں، ان کو بھی ہم فنڈ فراہم کر رہے ہیں تاکہ وہ بھی کمپلیٹ ہو جائیں۔ مقصد ہمارا یہ ہے کہ ہم نے ان تمام سکولوں کو اس سال کمپلیٹ کرنا ہے اور ان کو ہم نے Running phase میں لیکر آنا ہے کیونکہ ایک طرف ہم نے Out of school children جو ہیں ان کو بھی سکولوں کی طرف لے کر آنا ہے اور اس کیلئے ظاہری بات ہے کہ جب تک ہم سکول کمپلیٹ نہیں کریں گے اور وہ جب کمپلیٹ ہوں گے تو ان میں Teachers, hiring بھی کریں گے تو ان شاء اللہ پہلے فیز میں ہم جتنے پرانے سکولز ہیں، سارے پرانے سکولوں کو ہم نے تہیہ کیا ہوا ہے کہ پہلے ان کو کمپلیٹ کریں گے اور باقی جو سکولوں کو بھی ہم ساتھ ہی ساتھ لیکر جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: تھینک یو، ایجوکیشن منسٹر۔ کوسچن نمبر 291، جناب بہادر خان صاحب۔

* 291 _ جناب بہادر خان: کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 2012ء میں PK-16، بمقام طور قلعہ یونین کونسل منڈا میں باچا خان مڈل سکول تعمیر کیا گیا تھا جس کو محکمہ نے سرکاری سکول میں تبدیل کیا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ سکول کو جب سے سرکاری تحویل میں لیا گیا ہے، تا حال بند پڑا ہے، اس کا تمام عملہ اور گاڑیاں غائب کر دی گئی ہیں اور سکول فنڈز میں خرد برد کیا گیا ہے، آیا حکومت مذکورہ سکول کو سرکاری سطح پر فعال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب ضیاء اللہ خان (مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ سال 2012 میں PK-16 بمقام طور قلعہ، یونین کونسل منڈا میں باچا خان ماڈل سکول تعمیر کیا گیا تھا۔

(ب) مندرجہ بالا سکول مالی حالات کی ابتری کی وجہ سے بند پڑا ہے، سکول کے تمام اثاثہ جات اور گاڑیاں وغیرہ سکول کے اندر موجود ہیں نیز سکول کو سرکاری سطح پر فعال کرنے کیلئے محکمہ ہذا کوشش کر رہا ہے۔

جناب بہادر خان: شکریہ سپیکر صاحب، زما پہ خیال سرہ دا ډیر عجیبہ سوال ئے، سراسر ټول غلط دے ځکہ چې جواب ئے غلط دے، پہ دیکښې ما داغوښتی وو چې یرہ "کیا یہ درست ہے کہ سال 2012ء میں PK-16 بمقام طورقلعہ یونین منڈہ میں باچا خان ماڈل سکول تعمیر کیا گیا تھا جس کو محکمے نے سرکاری سکول میں تبدیل کیا ہے؟ اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ سکول کو جب سے سرکاری تحویل میں لیا گیا ہے تاحال بند پڑا ہے، دے لکہ بند شوے پہ څہ دے؟ ما دا وئیلی دی چې دا ګاډی ولاړ دی، دا متاثر ولے شو، بند ولے شو؟ پہ دیکښې خرد برد شوے دے، پہ دیکښې انکوائری پکار دہ، پہ دیکښې باقاعدہ دا چلول پکار دی، پہ څہ څیز بند شو؟ نو دوئ هغه مختصر غونډې یو جواب ورکړے دے چې یرہ مالی بحران پہ وجہ باندې بند شوے دے او بند پروت دے او اثاثہ پکښې موجودی ددې هغه سټاف څہ اوشو، د هغې ایډجسټ چرته کښې اوشو؟

Mr. Speaker: Minister Education, to respond please.

جناب بہادر خان: زبردست بلډنګ دے، پہ دیکښې-----

جناب سپیکر: آپ جواب سن لیں۔

مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: جناب سپیکر! اس سلسلے میں بہادر خان صاحب کے ساتھ بہت زیادہ ہماری نشستیں ہو چکی ہیں اور ان کی ڈیمانڈ پہ ہم نے انکوائری بھی رکھی ہوئی تھی اور اس کے ساتھ اس انکوائری میں ہم نے جو ہماری انکوائری ٹیم تھی، اسے یہی کہا تھا کہ بہادر خان صاحب کو اپنے ساتھ لیکر جائیں اور انہی کے سامنے جتنی بھی انکوائری ہو، ان کے سامنے انکوائری کی جائے۔ دوسرا اس کا کیس ہائی کورٹ میں چل رہا ہے، اس سکول کے جو ٹیچرز تھے انہوں نے ہائی کورٹ میں کیس کیا ہوا ہے تو ابھی اس کا فیصلہ نہیں ہوا ہے، تو اس فیصلے کا ہمیں انتظار ہے تو جیسے ہی کورٹ Decide کرے گا کہ اس کو محکمہ ایڈجسٹ کرے تو ہم اس کو اسی طریقے سے ایڈجسٹ کریں گے، تو کورٹ کے فیصلے کا انتظار ہے، جیسے کورٹ کا فیصلہ آئے گا تو ہم ان شاء اللہ، بہادر خان صاحب کو Already ہم نے کہا ہے کہ محکمہ آپ کے ساتھ مکمل تعاون کرے گا اور ہماری بھی ان شاء اللہ

کوشش یہ ہے کہ اس سکول کو ہم دوبارہ Running Position میں لے آئیں اور بہادر خان صاحب کو بھی یہی کہا ہے کہ ہم مکمل سپورٹ کریں گے لیکن کورٹ کیس کی وجہ سے ہم Further آگے نہیں جا رہے ہیں، جیسے ہی کورٹ کا فیصلہ ہو جائے، ہم ان شاء اللہ بہادر خان صاحب کے ساتھ ان کے سکول کو مزید بہتر سیچویشن میں لیکر آئیں گے۔

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 299، جناب بہادر خان صاحب۔

* 299 _ جناب بہادر خان: کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 2015ء سے لیکر 2018ء تک PK-16 دیر لوئر کیلئے فنڈز منظور کئے گئے تھے اور منظور شدہ سکولوں پر تعمیراتی کام بھی شروع کیا گیا تھا؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ہائی سکول ماخئ، گرلز پرائمری سکول بنڑ، مڈل سکول حصارک، ہائی سکول شلکنڈی اور گرلز سیکنڈری سکول کوٹکے پائخیل کو نامکمل چھوڑ دیا گیا جس کے نتیجے میں نامکمل بلڈنگز خراب ہوں گی، آیا حکومت مذکورہ سکولوں کو فنڈ کی فراہمی اور ان منصوبوں کو مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب ضیاء اللہ خان (مشیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) ہائی سکول ماخئ، اے ڈی پی نمبر 198/130341 کا تعمیراتی کام مکمل ہے اور بلڈنگ محکمہ ایجوکیشن کے حوالے کی جا چکی ہے، فنڈ نہ ہونے کی وجہ سے ٹھیکیدار کے بقایاجات مبلغ 5 لاکھ 20 ہزار روپے واجب الادا ہیں۔

(ب) گرلز پرائمری سکول بنڑ، اے ڈی پی نمبر 201/140195 میں اب تک 6.889 ملین روپے دیئے گئے ہیں، جبکہ تمام مطلوبہ رقم 10.650 ملین روپے ہے، جو کہ فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے اور ٹھیکیدار کے بقایاجات کی عدم ادائیگی کی وجہ سے عارضی طور پر بند ہے جبکہ مڈل سکول حصارک اے ڈی پی نمبر 203/140198 کا تعمیراتی کام مکمل ہے، بلڈنگ محکمہ ایجوکیشن کے حوالے کی جا چکی ہے، فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے ٹھیکیدار کے بقایاجات مبلغ 2 لاکھ 20 ہزار روپے واجب الادا ہیں۔ ہائی سکول شلکنڈی، اے ڈی پی نمبر 221/160595 میں اب تک 14.400 ملین روپے دیئے گئے ہیں جبکہ تمام مطلوبہ رقم 38.781 ملین روپے ہے جو کہ فنڈ نہ ہونے کی وجہ سے اور ٹھیکیدار کے بقایاجات کی عدم موجودگی کی وجہ سے کام عارضی طور پر بند ہے۔

(I) گرلز سیکنڈری سکول کوٹکے پائخیل، اے ڈی پی نمبر 214/150557 میں اب تک 21.527 ملین روپے دیئے گئے ہیں جبکہ تمام مطلوبہ رقم مبلغ 35.438 ملین روپے ہے جو کہ فنڈز نہ ہونے اور ٹھیکیدار کے بقایاجات کی عدم ادائیگی کی وجہ سے کام عارضی طور پر بند ہے، نیز صوبائی حکومت ان نامکمل سکولوں کی تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب بہادر خان: سر، دا دواړه د ایجوکیشن دې، میں مطمئن نہیں ہوں اس جواب سے دې نه زه مطمئن نه یمه منسټر صاحب۔ د دې څه سوال جواب ماته د دې (تالیاں) وخته پورې رانکړو، په دیکښې تا کمیټی مقرر کړې وه، نه پکښې انکوائری اوشوله، نه پکښې هغه د خرد برد انکوائری اوشوله او تراوسه پورې سټاف دغه شان ناست دے، د هغوی بقایاجات پورې دی، دا سکول بند دے، کوم بسونه چې ولاړ دی، هغه تباه وبرباد شول، بند ولاړ دی هلته کښې، زه په دې خبره نه پوهیږمه چې تاسو ته د دې مشکل څه دے؟پکار دی چې تاسو ماته دا اووائی چې یره کمیټئ، تا انکوائری اوکړله او که اودې نه کړله ،دا تاسو کمیټی ته حواله کړئ،مهربانی دا دواړه کمیټئ ته حواله کړه، په دې بل کښې هم چې کوم سپیکر صاحب! اووئیل په دیکښې هم دا سکولونه دی، د کوم وخت نه راروان دی او تراوسه پورے دوئ ورکوی چې یره د دې د پیسو د وجه نه دا کار بند دے او په دے باندې کارونه شروع شوی دی، څه پکښې تیار دی باقاعده او اوس هم بند پراته دی، د 2008 ء نه۔۔۔۔

جناب سپیکر: بہادر خان صاحب! جو آپ کا کوئسچن ہے، اس کا جواب تو انہوں نے دے دیا ہے۔

جناب بہادر خان: جی؟

جناب سپیکر: جو آپ کا کوئسچن ہے، اگر آپ کوئسچن کو پڑھیں تو اس کے سامنے اس کی ساری ڈیٹیل جواب میں موجود ہے۔ جی، منسٹر فار ایجوکیشن۔

جناب بہادر خان: سر، میں اس کے جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔۔۔۔

مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سر، میں نے ان سے یہی کہا ہے، اگر ہم اس سوال کی ڈیٹیلز میں جائیں گے تو اس سے ایک پینڈورا بکس کھل جائے گا اور میں وہ کھولنا نہیں چاہتا، چونکہ یہ سکیم 2012ء سے شروع ہے اور یہ

ماڈل سکول جہاں پہ بنایا گیا تھا، وہ لوکیشن اور وہ ساری چیزیں، لیکن میں اس میں نہیں جانا چاہ رہا ہوں، میں نے یہی کہا ہے کہ ہم نے بہادر خان صاحب کے ساتھ یہ کمٹمنٹ کی ہوئی ہے کہ جب یہ کورٹ کیس Decide ہو جائے، پھر ان شاء اللہ آپ کے ساتھ ، اگر اس وقت آپ مطمئن نہ ہوئے، آپ اس انکوائری سے مطمئن نہ ہوئے، ہم نے آپ کو انکوائری میں ڈالا ہوا ہے، اس لئے کہ یہ آپ کے سامنے انکوائری ہو، کورٹ کیس کی وجہ سے اب ہم اس لئے آگے نہیں جا رہے، بہادر خان صاحب، جب تک کیس کورٹ میں ہے ہم آگے جا ہی نہیں سکتے، آپ ذرا Wait کریں، جب کورٹ فیصلہ کر لے، چیزیں ہمارے سامنے آ جائیں گی، اس کے بعد ہم آگے Move ہوں گے، تو آپ ہمارے ساتھ ہوں گے (شور) د کورټ فیصله مونږه ته نه ده را غلې، جناب سپیکر! کورٹ کا فیصلہ جب ہمارے پاس پہنچ جائے تو ہم اسی وقت Decide کریں گے، اب جب فیصلہ ہمارے پاس نہ ہو تو ہم تو کوئی بھی Decision نہیں لے سکتے۔

<u>جناب سپیکر</u>: وقار خان صاحب، سپلیمنٹری۔

<u>جناب وقار احمد خان</u>: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں وزیر موصوف صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ تقریباً میرے حلقہ PK-7 میں یونین کونسل ٹال میں پانچ سال ہو گئے ہیں بچوں کا ہائی سکول۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: دیکھیں، Supplementary relevant to، پہلا بھی آپ کا Relevant نہیں تھا۔۔۔۔

<u>جناب وقار احمد خان</u>: Relevant ہے سر، بلڈنگ کمپلیٹ ہو گئی ہے، پانچ سال ہو گئے ہیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: منسٹر کو تو پتہ نہیں ہوتا، منسٹر افلاطون تو نہیں ہوتے ہیں، اس کیلئے نیو کوسچن لائیں، کوسچن نمبر 279، جناب ملک بادشاہ صالح صاحب۔

<u>ملک بادشاہ صالح</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر! اس سوال کا مجھے جو جواب دیا گیا ہے۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: 299، بہادر خان صاحب کا ہو گیا نا، آپ کا 279 ہے، بہادر خان صاحب کے دونوں کوسچنز ہو گئے۔ 279، ملک بادشاہ صالح صاحب۔

<u>ایک رکن</u>: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: دیکھیں وہ کہہ رہے ہیں کہ کورٹ کا فیصلہ ہمارے پاس نہیں آیا، کورٹ کا فیصلہ ان کے پاس آجائے، جب تک کورٹ کا فیصلہ نہیں آئے گا وہ کیا کر سکتے ہیں؟ خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب، آپ کا بہت بہت شکریہ۔ یہ ہمارے بھائی ضیاء اللہ بنگش صاحب نے کچھ Misstatement دی ہے، میں اس کیس میں وکیل ہوں، وہ کیس Dispose off ہوگیا ہے، وہ جو باچاخان ماڈل سکول تھا تو انہوں نے جب ہماری گورنمنٹ ختم ہوگئی اور اس کے بعد دوسری گورنمنٹ جب آگئی تو انہوں نے، کیونکہ اس وقت دوسری پارٹی کا اثر زیادہ تھا وہاں اس علاقے پر تو انہوں نے چونکہ وہاں پر زیادہ ٹیچرز، ہماری گورنمنٹ کے دوران ان کی بھرتی ہوئی تھی تو ان کی تنخواہیں انہوں نے بند کردیں اور ان کا جو بورڈ آف ڈائریکٹرز تھا، انہوں نے یہ ریگولیشن پاس کیا تھا کہ اس کالج میں جتنے بھی ایمپلائز ہیں ان کو ریگولرائز کردیا، تو پہلے ہم نے اس کیس کی ریگولرائزیشن کیلئے ہائی کورٹ میں رجوع کیا، وہ Accept ہوگیا اور موجودہ چیف جسٹس نے اس پر آرڈر کیا ہے کہ ان سب کو ریگولرائز کردیں In view of the regularization passed and approved by the competent authority، پھر جب یہ ہوگیا تو وہ تنخواہیں مانگ رہے تھے کہ جب آپ لوگوں نے ہمیں ریگولرائز کردیا تو ہمیں ریگولر تنخواہیں بھی دی جائیں کہ ابھی ہماری فکسڈ تنخواہیں تھیں اور فکسڈ تنخواہ بھی وہ نہیں دے رہے تھے تو پھر جب ہم واپس وہاں کورٹ چلے گئے تو پھر ان کو ڈائریکشن دی گئی اور وہ اب Dispose off ہوگیا ہے اور ان کو کہا گیا ہے کہ آپ ان کو دے دیں، اس میں سیکرٹری ایجوکیشن بھی بلایا گیا تھا، اس کے تقریباً دو مہینے ہوگئے ہیں تو یہ میں For his knowledge یہ کہہ رہا ہوں کہ وہ کیس Disposed off ہوچکا ہے تو آپ ان کو 'سالڈ' جواب دے دیں، تھینک یو۔

جناب سپیکر: منسٹر ایجوکیشن۔

مشیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: سپیکر صاحب! میں ان کو یہی کہہ رہا ہوں کہ کورٹ کا ایک فیصلہ Written میں ڈیپارٹمنٹ کو آتا ہے، اب اگر ڈیپارٹمنٹ کو Written میں ایک چیز نہیں آئی، اب کورٹ تو فیصلے کرلیتی ہے، جب ہمارے پاس فیصلہ Written میں آجائے گا تو ہم نے انکار تو نہیں کیا ہے اور بہادر خان صاحب کو سب سے زیادہ ٹائم میں دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: بس ٹھیک ہے۔ جناب ملک بادشاہ صالح صاحب، 279۔

* 279 _ جناب ملک بادشاہ صالح: کیا وزیر برائے اعلیٰ تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ شہید بے نظیر بھٹو یونیورسٹی شرینگل، ضلع دیر بالا مشہور یونیورسٹیوں میں سے ایک ہے جس میں سال 2013ء سے 2018ء تک کافی لوگ بغیر ٹسٹ / انٹرویو اور میرٹ کے سفارش پر بھرتی کئے گئے ہیں;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ سابق ایم پی اے کی سفارش پر اس کا بھائی اعلیٰ عہدے پر بھرتی کیا گیا ہے;

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو یونیورسٹی انتظامیہ سفارش اور میرٹ کے برعکس بھرتی کئے گئے افراد کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، نیز سال 2013ء سے 2018ء تک تمام بھرتی شدہ افراد کا ریکارڈ فراہم کیا جائے؟

جناب محمود خان (قائد ایوان) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ شہید بے نظیر بھٹو یونیورسٹی شرینگل، ضلع دیر بالا مشہور یونیورسٹیوں میں سے ایک ہے جس میں سال 2013ء سے سال 2018ء تک کچھ لوگ بغیر ٹیسٹ / انٹرویو کے عارضی بنیادوں پر بھرتی کئے گئے ہیں، تاہم سفارش سے بھرتی کئے جانے کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔

(ب) خرم مراد (سابق ایم پی اے) کے بھائی کو باقاعدہ ٹیسٹ اور انٹرویو کے بعد گریڈ 16 میں بطور آفس اسسٹنٹ بھرتی کیا گیا ہے، مزید یہ کہ مذکورہ ملازم آفس اسسٹنٹ کی آسامی کیلئے اہلیت کا حامل تھا اور سابق ایم اپی اے صاحب کا اس میں کوئی عمل دخل نہیں تھا۔

(ج) یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ مذکورہ بھرتیوں کے خلاف صوبائی انسپکشن ٹیم نے انکوائری منعقد کرنے کے بعد ان عارضی بھرتیوں کو غیر قانونی قرار دیکر ان ملازمین کی مدت ملازمت میں توسیع نہ کرنے کی سفارشات جاری کی تھیں جو کہ یونیورسٹی کو سیکرٹری ہائر ایجوکیشن کے لیٹر نمبر SO(U/HE/16-3 (Misc-2013/408-09 بتاریخ 23 جون 2017ء کی وساطت سے بھیجی گئیں تھیں، یونیورسٹی انتظامیہ نے ان ملازمین کو مرحلہ وار طریقے سے فارغ کرنے کیلئے اقدامات شروع کئے اور یونیورسٹی کی ضرورت کے مطابق آسامیاں مشتہر کی گئیں لیکن ان میں سے چند ملازمین نے عدالت عالیہ سے رجوع کرکے 'سٹے آرڈ' لے لیا جو تاحال زیر سماعت ہے، لہذا عدالت کے فیصلے کے بعد مناسب اقدامات اٹھائے جائیں گے۔

ملک بادشاہ صالح: بِسۡمِ ٱللهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ تھینک یو، سپیکر صاحب! یہ مجھے جو جواب دیا گیا ہے کہ پراونشل انسپکشن ٹیم نے انکوائری کر کے 2017ء میں بہت سے لوگوں کو فارغ کیا لیکن میں یہ بھی پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ کونسے اخبار، کس اخبار میں یہ ایڈورٹائزمنٹ آئی تھی کہ جس کے تحت یہ لوگ بھرتی کئے گئے، پراونشل انسپکشن ٹیم نے انکوائری کر کے غیر قانونی قرار دیکر مزید توسیع نہ کرنے کی سفارشات کیں اور پھر وہ عدالت چلے گئے، ' سٹے ' لے لیا لیکن اس شخص کے خلاف کیا کارروائی ہوئی جس نے یہ سب کچھ کیا ہے، ہماری یونیورسٹی کو تباہ و برباد کیا، تو اس کے خلاف حکومت نے کیا کارروائی کی جس کی پراونشل انسپکشن ٹیم نے اس پر انکوائری مکمل کر کے ان سب کو غیر قانونی قرار دیا گیا تھا؟ تو منسٹر صاحب سے درخواست ہے کہ اس پر ضرور کوئی اچھا سا اقدام اٹھانا چاہئیے۔

Mr. Speaker: Who will respond? Minister Law.

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): تھینک یو، مسٹر سپیکر! آنریبل ممبر بادشاہ صالح صاحب کا بہت شکریہ، انہوں نے بہت اچھا سوال، Relevant سوال ہے سر، بیشک ہماری یونیورسٹیز جو ہیں یہ ہمارے لئے بہت زیادہ Important ہیں کیونکہ یہ درسگاہیں ہیں اور ہمارے صوبے میں اگر یونیورسٹیز ٹھیک نہیں ہوں گی تو میرے خیال میں پھر بہت سی چیزیں تباہی کی طرف جائیں گی۔ اس میں انہوں نے جو تین سوال پوچھے ہیں، اس سوال کے تین حصے ہیں تو ان کے تو جواب آ گئے ہیں، ابھی آنریبل ممبر وہ ایڈورٹائزمنٹ مانگ رہے ہیں کہ اگر ایک شخص جو بھرتی ہوا ہے، کونسی ایڈورٹائزمنٹ سے وہ ہوا ہے اور کس طرح ہوا ہے؟ ایک تو وہ مانگ رہے ہیں، دوسرا یہ کہ اگر اس میں پراونشل انسپکشن ٹیم گئی ہے اور کوئی انکوائری ہوئی ہے تو اس کی ڈیٹیلز وہ مانگ رہے ہیں، تو سر، میں ایشورنس دلاتا ہوں آنریبل ممبر کو کہ ایڈورٹائزمنٹ اور یہ جو انکوائری کی ڈیٹیلز ہیں وہ میں ان کے ساتھ شیئر کر دوں گا، اگر پھر بھی وہ ان ڈیٹیلز سے یا انکوائری سے مطمئن نہ ہوئے تو میں خود یہاں آپ سے Recommend کراؤں گا کہ آپ یہاں ہاؤس کی انکوائری کمیٹی مقرر کریں لیکن اس وقت تک یہ وہ ڈیٹیلز دیکھ لیں، اگر وہ مطمئن ہو جاتے ہیں تو اس وقت تک اس کو اسی طرح ہی رہنے دیں۔

جناب سپیکر: جی ملک صاحب۔

<u>ملک بادشاہ صالح</u>: جناب سپیکر، میں منسٹر صاحب سے مطمئن ہوں اس بات پہ کہ اگر انہوں نے اپنے وعدے کی تکمیل کی تو میں مطمئن ہوں۔

<u>Mr. Speaker</u>: Question No 236 and 237, Shagufta Malik (Not present), Question No 256, Sardar Hussain Babak Sahib.

* 256 _ <u>جناب سردار حسین</u>: کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف)PK-22 بونیر میں بوائز / گرلز ہائر سیکنڈری سکولوں میں اساتذہ کی تعداد سکول وائز فراہم کی جائے؟

<u>جناب ضیاء اللہ خان (مشیر ابتدائی وثانوی تعلیم)</u>: (الف)PK-22، بونیر میں کل 38 سکولوں میں سے 24 بوائز اور 14 گرلز سکولز ہیں جن میں 474 اساتذہ بوائز سکولز میں جبکہ 177 خواتین اساتذہ گرلز سکولز میں تعینات ہیں جن کی مجموعی تعداد 651 بنتی ہے۔

<u>جناب سردار حسین</u>: شکریہ، جناب سپیکر صاحب! میرا سوال یہ ہے کہ PK-22، بونیر میں بوائز اور گرلز ہائر سیکنڈری سکولوں میں اساتذہ کی تعداد سکول وائز فراہم کی جائے؟ جناب سپیکر صاحب، مجھے جواب ملا ہے کہ PK-22 بونیر میں کل 38 سکولوں میں سے 24 بوائز اور 14 گرلز سکولز ہیں جن میں سے 474 اساتذہ بوائز سکولز میں جبکہ 177 خواتین اساتذہ گرلز سکولز میں تعینات ہیں جن کی مجموعی تعداد 651 بنتی ہے اور یہ تفصیل بتائی ہے۔ منسٹر صاحب اگر جواب دیں تو پھر میں اس پہ بعد میں بات کروں گا۔ جناب سپیکر، منسٹر صاحب کی انفارمیشن کیلئے اور میں منسٹر صاحب کو تھوڑا Relaxation بھی دوں گا، چونکہ وہ بڑی دلچسپی لے رہے ہیں لیکن ڈیپارٹمنٹ سے پوچھنا چاہیئے کہ اس ایک حلقے میں 38 ہائر سیکنڈری سکولز نہیں ہیں، ایک تو یہ، Secondly، ان کے نوٹس میں یہ لانا چاہوں گا کہ جتنے بھی ہائر سیکنڈری سکولز ہیں، ہر ایک ہائر سیکنڈری سکول میں صرف 12 ایس ایس ٹیچرز ہوتے ہیں، ایس ایس اساتذہ، جو سبجیکٹ سپیشلسٹ ہیں، اس کے ساتھ جو ایس ایس ٹیز ہیں، ڈسٹرکٹ کیڈر کے پی ای ٹیز ہیں، اے ٹیز ہیں، ڈی ایم ہیں، سی ٹی ٹیچرز ہیں، تو ایک سکول میں ایس ایس کی تعداد بھی برابر نہیں ہے یعنی نامکمل ہے، اگر منسٹر صاحب جواب دیں تو پھر میں آج یہ ان کے نوٹس میں لانا چاہوں گا۔

<u>جناب سپیکر</u>: منسٹر ایجوکیشن۔

مشیر ابتدائی وثانوی تعلیم: جناب سپیکر، سردار بابک صاحب نے ایک چیزPoint out کی ہے، وہ میں نے بھی نہیں دیکھی تھی، جو لسٹ مہیا ہے وہ میں نے بھی اب دیکھی ہے اور اس پہ اگر ہم بیٹھ جائیں تو آپ کا تجربہ بہت زیادہ ہے، ذرا ہمیں مزید اس پر آپ گائیڈ لائن دے دیں گے، جواب جو ہے اس میں تفصیل دی گئی ہے لیکن وہ جو لسٹ Attached ہے، اس میں میرے خیال میں وہ کمپیوٹر کی لسٹ ہے، اس میں تھوڑی غلطی لگ رہی ہے، جناب سپیکر، صرف اس لسٹ میں غلطی ہے باقی سوال کا جو جواب ہے، اس میں تفصیل دی گئی ہے لیکن اس لسٹ میں تھوڑی غلطی ہے اور وہ میں سردار صاحب کے ساتھ بیٹھ کر پھر اس پہ ڈسکس کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی بابک صاحب!

جناب سردار حسین: جناب سپیکر، صحیح ہے لیکن میرے کہنے کا مقصد صرف یہی ہے کہ ہر سوال کا جواب اگر ڈیپارٹمنٹ غلط دیتا ہے تو یہ بات صحیح نہیں ہے، اب ڈیپارٹمنٹ کو اتنا پتہ نہیں ہے، یعنی ہر ایک ضلع میں ڈسٹرکٹ آفیسرز ہیں اور ماشاء اللہ ابھی تو Male بھی ہیں Female بھی ہیں، پورے آفسرز ہیں، وہ اتنا نہیں بتا سکتے تو ضرور منسٹر صاحب کو نوٹس لینا چاہیئے اور Secondly جتنی بھی ایس ایس ٹیچرز کی کمی ہے وہ سارے دھڑادھڑ ٹرانسفر ہو رہے ہیں۔ کل بھی میں نے یہ بات کی تھی اور منسٹر صاحب سے ریکویسٹ کروں گا کہ وہ اپنے ڈیپارٹمنٹ کو کنٹرول میں لے آئیں۔ روزانہ کی بنیاد پہ آپ دیکھیں ایک سکول میں جس پہ ماہانہ لاکھوں روپیہ خرچہ آتا ہے، سالانہ کروڑوں روپیہ خرچہ آتا ہے، بغیر کسی پالیسی کے اگر ان سے اساتذہ یعنی 21 سکولوں میں جناب سپیکر، میرے حلقے میں 21 ہائر سیکنڈری سکولوں میں ایک سکول میں بھی ایس ایس کی تعداد برابر نہیں ہے اور یہ سارے ان پچھلے تین مہینوں میں ٹرانسفر ہو گئے ہیں، تو منسٹر صاحب سے یہی ریکویسٹ ہو گی کہ اس چیز کو ذرا کنٹرول کیا جائے تو مہربانی ہو گی۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ سوال نمبر 353، میاں نثار گل صاحب۔

* 353 _ میاں نثار گل: کیا وزیر توانائی و برقیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) KP, OGCL جب سے بنی ہے اس وقت سے لے کر 2018ء تک اس کے چیف ایگزیکٹیو بمعہ تمام سٹاف تنخواہ، عہدہ اور جس ضلعے سے تعلق رکھتے ہوں کی تفصیل ائر وائز علیحدہ علیحدہ فراہم کی جائے۔

جناب محمود خان (قائد ایوان) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) مطلوبہ تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

میاں نثار گل: شکریہ جناب سپیکر! میرا سوال یہ تھا کہ کے پی او جی سی ایل جب سے بنی ہے، اس وقت سے لے کر 2018ء تک اس کے چیف ایگزیکٹیو بمعہ سٹاف کی تنخواہ، عہدہ اور جس ضلع سے تعلق رکھتے ہیں، اس کی تفصیل ائر وائز علیحدہ علیحدہ فراہم کی جائے؟ جناب سپیکر، میں صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ سوال رات نو بجے تک ویب سائیٹ پر نہیں تھا، ابھی صبح میں جب ادھر آیا تو ایجنڈے پر یہ سوال پڑا ہوا تھا، میں یہ سوال کرنا چاہتا ہوں کہ اتنا اہم سوال، جس میں ابھی میں نیچے دیکھوں گا، کیونکہ ہارڈ کاپی اس کی نہیں ہے، آپ دیکھ رہے تھے کہ یہ ادھر گیا، پتہ نہیں کیا وجہ تھی کہ یہ سوال چھپایا جا رہا تھا اور یہ لوگ نہیں چاہ رہے تھے کہ یہ سوال اسمبلی فلور پہ آئے، وہ اس لئے جناب سپیکر، کہ اس میں آپ دیکھ لیں، کے پی او جی سی ایل 2012ء میں بنی تھی، اس کے چیف ایگزیکٹیو بیس لاکھ تنخواہ ماہانہ لے رہے ہیں، میرے خیال میں کیبنیٹ نے Decision لیا تھا، چھ سال تک آپ ذرا اس کی لسٹ دیکھ لیں، ایک لاکھ 90 ہزار، دو لاکھ، تین لاکھ تنخواہیں لے کے جا رہے ہیں لیکن چھ سال میں کے پی او جی ڈی سی ایل نے ایک کنواں بھی دریافت نہیں کیا۔ اب میرا یہ سوال ہے کہ میرے خیال میں اس پہ اربوں روپے لگے ہیں، میں اور بحث کرتا لیکن مجھے تفصیل تو ابھی صبح ملی ہے تو میں آپ کو Calculate بھی کر کے بتاتا کہ چھ سال میں کے پی او جی سی ایل نے کتنے اخراجات کئے ہیں اور میرے خیال میں پورے پاکستان میں یا کسی جگہ پہ بھی اس کا ایک ویل ابھی تک نہیں نکلا۔ دوسرا، میں نے یہ تفصیل مانگی تھی کہ ضلع وائز بتایا جائے کہ کس کس علاقے کے لوگ بھرتی ہوئے ہیں؟ جناب سپیکر، اس لسٹ پہ میں ابھی چونسٹھ سال کی عمر میں نظر کام نہیں کرتی لیکن پھر بھی میں نے جب وہ دیکھی تو دو تین لوگ ہی کرک کے بھرتی ہوئے تھے۔ ہم روزانہ جو یہ بات اسمبلی میں کرتے ہیں کہ ہمارا استحصال ہو رہا ہے، ہمیں نہ کے پی او جی ڈی سی ایل میں حصہ مل رہا ہے، نہ مول میں مل رہا ہے، نہ او جی ڈی سی ایل میں مل رہا ہے تو یہ سوال میں نے کیا تھا۔ جناب سپیکر، میں آپ سے ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں کہ یہ میرا سوال نہیں ہے، یہ چھ سال اس حکومت کے پیسے جن لوگوں نے کھائے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میاں صاحب، آپ کا کوئسچن۔

میاں نثار گل: اس سوال کو آپ کمیٹی کے حوالے کریں۔

جناب سپیکر: میری عرض سنیں، آپ کا کوئسچن صرف یہ ہے کہ جب سے کے پی او جی سی ایل بنی ہے، تب سے لے کر 2018ء تک اس کے چیف ایگزیکٹیو بمعہ تمام سٹاف کی تنخواہ، عہدہ اور جس ضلع سے تعلق ہو، اس کی تفصیل علیحدہ، ائیر وائز، تو یہ ساری تفصیل لگی ہوئی ہے، آپ کے سامنے ہے، لسٹ دیکھیں۔

میاں نثار گل: جناب سپیکر، میں تو یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ ابھی صبح لگی ہے، میں نے ابھی اسمبلی میں، آپ دیکھ لیں رات کو نو بجے تک ویب سائیٹ پہ یہ نہیں آئی تھی۔

جناب سپیکر: تو اس سوال کو پینڈنگ کر دیتے ہیں۔

میاں نثار گل: کیا وجہ ہے کہ اس سوال کو چھپایا گیا تھا؟

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سپلیمنٹری، سپلیمنٹری جی۔

جناب سپیکر: اس سوال کو Next day کیلئے پینڈنگ کر دیتے ہیں۔

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): سر، یہ اگر ڈیفر کر دیں، ان کو ٹائم دے دیں۔

میاں نثار گل: جناب سپیکر، اس سوال کے ساتھ میں۔۔۔۔

جناب سپیکر: اگر آج صبح ملا ہے۔

وزیر قانون: سر، اس کو ڈیفر کر لیں۔

جناب سپیکر: ایک منٹ، لاء منسٹر صاحب، یہ بھی ایک بڑے افسوس کی بات ہے کہ جس دن اجلاس ہو رہا ہو اور اسی دن صبح ڈیپارٹمنٹ اگر کوئی بھیجتا ہے تو آئندہ میں اس ڈیپارٹمنٹ کے خلاف ایکشن لوں گا، (تالیاں) اور Clear two days before the session یہ جواب اسمبلی کو موصول ہو جانے چاہئیں، Two days before تاکہ ہم Concerned Member تک اس کو پہنچا سکیں تاکہ وہ اس کی سٹڈی کر سکے۔ تمام ڈیپارٹمنٹس کو یہ ڈائریکشن دے دیں کہ Two days before، یہ نہ ہو کہ صبح سویرے آ کے یہاں پہ جمع کروا دیں اور جو ایسا کریں ان کی رپورٹ میرے پاس لے کر آئیں، لہذا اس کو پینڈنگ کرتے ہیں، نیکسٹ، دوبارہ آپ اس کی سٹڈی کر کے آئیں اور دو تین دن بعد واپس جب اگلی Date آئے گی۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سر، سپلیمنٹری۔

جناب سپیکر: کوئسچن ہی پینڈنگ کر دیا ہے تو سپلیمنٹری رہتا ہی نہیں ہے ناں۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر، میرا بس ایک سپلیمنٹری ہے۔

جناب سپیکر: تو اچھا کریں سپلیمنٹری، کرلیں منور خان صاحب۔

محترمہ شگفتہ ملک: سر، میرے کوئسچنز بھی ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کے لیپس ہو گئے۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: Kindly Sir، لاء منسٹر صاحب اگر توجہ دیں، تھینک یو، سر۔ یہی او جی سی ایل میرے حلقے PK-91 میں بھی مسئلہ تھا لیکن وہ ڈرلنگ کامیاب نہیں ہوئی اور وہاں پر جو سوشل ویلفیئر کے کچھ فنڈز دیئے گئے تھے تو وہ فنڈز ہم نے پبلک واٹر سپلائی سکیم کیلئے رکھے تھے اور اس پہ ایک کمیٹی بنی تھی اور کمیٹی نے اب Site decide کی ہے، ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن ابھی تک وہ پبلک ہیلتھ کو وہ فنڈ ٹرانسفر نہیں کر رہی ہے، تو میری ان سے ریکویسٹ ہو گی کہ وہ اس سلسلے میں ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن سے کہ اس پہ جو ڈرلنگ ہے اور یہ جو سائٹ ہے یا پبلک ہیلتھ کو جو، پیسے ان کے پاس پڑے ہیں اکاؤنٹ میں ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن کے پاس، وہ ان کو ٹرانسفر کرے۔ تھینک یو ویری مچ۔

جناب سپیکر: Quick response please، چونکہ کوئسچنز آور ختم ہونے میں Seven minutes رہ گئے ہیں اور دو تین اور کوئسچنز ابھی رہتے ہیں۔

وزیر قانون: سر، میرا Quick response ہے، ایک تو یہ ہے کہ آنریبل ممبر بھی چاہ رہے تھے کہ ان کو زیادہ ٹائم ملے، ڈیٹیلز تو Already موجود ہیں لیکن ان کو ٹائم نہیں ملا تو میرے خیال میں اس کو ڈیفر کر کے نیکسٹ نمبر ون پہ پھر رکھ دیں، میری تو یہی ریکویسٹ ہو گی تاکہ ان کو پھر ٹائم مل سکے۔

جناب سپیکر: آپ کا سپلیمنٹری بھی میاں نثار گل صاحب کے کوئسچن کے ساتھ ہو گا۔

وزیر قانون: سر، دوسرا جو منور خان صاحب نے جو ایشو اٹھایا ہے تو جس طرح وہ کہہ رہے ہیں، آنریبل ممبر ہیں، فلور آف دی ہاؤس پہ وہ کہہ رہے ہیں، اس کو ابھی ہم نے دیکھا تو نہیں ہے کہ اس کی Actual position کیا ہے لیکن جس طرح وہ کہہ رہے ہیں، اگر یہی سیچویشن ہے، چونکہ آنریبل ممبر ہیں، ان کی بات کا ہم احترام کرتے ہیں تو میں یہاں سے فلور آف دی ہاؤس سے میں یہ ڈائریکشن ایشو کرتا ہوں ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن کو کہ یہ

فنڈز جو ہیں قانونی طور سے ٹرانسفر ہونے چاہیے تھے، تو ابھی ڈائریکشن ایشو کرتا ہوں کہ یہ فنڈز ٹرانسفر ہوں اور رپورٹ جو ہے نیکسٹ جو ہماری، جب بھی، Monday کو، جب بھی سیشن ہو گا وہ اسمبلی میں پیش کر دیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: میاں نثار گل صاحب، آپ کا ہو گیا ناں کہ اگلے اس پہ دوبارہ لے کر آئیں۔

<u>میاں نثار گل</u>: شکریہ جناب سپیکر صاحب، آپ کی رولنگ کا بہت بہت شکریہ لیکن میں یہ ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں کہ سوال بہت اہم ہوتے ہیں، جو بھی سوال ہو، جس ممبر کا سوال ہوتا ہے تو اسمبلی سیکرٹریٹ کو چاہیے کہ ان کی ایک ہارڈ کاپی اس کی میز پہ ایک دن پہلے ادھر رکھنی چاہیے، اس کو ہم رات کو سٹڈی کرتے ہیں پھر صبح جب آتے ہیں تو پھر اس پہ منسٹر صاحب کے ساتھ بھی ڈیٹیل بحث کر سکتے ہیں، ہمیں یہ پتہ نہیں لگتا کہ صبح جب ہم آئیں گے تو ہمارے ایجنڈے پہ کونسا سوال ہے ؟ جس طرح آج آپ نے خود رولنگ دے دی کہ صبح سوال آگیا تو ڈیپارٹمنٹ کے خلاف ایکشن لیا جائے گا، برائے مہربانی یہ بہت اہم معاملے ہوتے ہیں کہ سوالوں کے جوابات جب منسٹرز دیتے ہیں تو انہیں بھی تیاری کر کے آنا ہوتا ہے اور ہم بھی کم از کم تیار ہو کر اسمبلی میں آئیں گے اور آپ کا اور اسمبلی کا۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: یہ تو آپ اپنے موبائل پہ بھی دیکھ سکتے ہیں، یہ ساری چیزیں، ڈیلی ایجنڈا۔

<u>میاں نثار گل</u>: رات کو میں نے نو بجے اپنے پی اے کو بھیجا ہے کہ میرا ایجنڈا دیکھ لے، مجھے نہیں ملا، تو اب میں کیا کروں ؟

<u>جناب سپیکر</u>: چلیں اس کا بھی کر لیتے ہیں، ٹھیک ہے۔ کوئسچن نمبر 331، محترمہ۔۔۔۔۔

<u>میاں نثار گل</u>: یہ پینڈنگ ہے ؟

<u>جناب سپیکر</u>: جی پینڈنگ ہے آپ والا، میاں نثار گل صاحب والا پینڈنگ ہے۔ کوئسچن نمبر 331، محترمہ شگفتہ ملک صاحبہ۔

* 331 _ <u>محترمہ شگفتہ ملک</u>: کیا وزیر توانائی و برقیات ارشاد فرمائیں گے کہ :

(الف) KP, OGCL میں گزشتہ پانچ سالوں میں کتنے افراد بھرتی کئے گئے ہیں، بھرتی شدہ افراد کی تفصیل بمعہ اخباری اشتہار، ٹیسٹ و انٹرویو میرٹ لسٹ، کیڈر و سکیل وائز اور ان بھرتی شدہ افراد پر سالانہ خرچہ کے تخمینہ کی تفصیل فراہم کی جائے ؟

جناب محمود خان (قائد ایوان): (الف) KP, OGCL میں کنٹریکٹ پر کام کرنے والے ملازمین کی تعداد 87 جبکہ ڈیلی ویجز پر کام کرنے والے ملازمین کی تعداد 96 ہے، واضح ہو کہ KPOGCL میں کام کرنے والے ملازمین کی کل تعداد 469 سے کسی بھی وقت متجاوز نہیں ہوئی ہے، جبکہ بھرتی شدہ افراد پر خرچے کا کل تخمینہ 20 کروڑ 13 لاکھ 91 ہزار 096 روپے ہے۔

محترمہ شگفتہ ملک: تھینک یو، سپیکر صاحب، سب سے پہلے تو میں اپنا احتجاج بھی ریکارڈ کروں گی کہ میں کل پانچ بجے تک اسمبلی میں یہی ریکویسٹ کرتی رہی کہ ہمارے جو کوئسچنز تھے، اس پہ کون کونسے کوئسچنز ہیں اور ان کے جوابات، تو مجھے پانچ بجے تک یہی کہا گیا کہ آپ کے کسی کوئسچن کا یہاں پہ جواب نہیں ہے مگر اب جب میں نے کمپیوٹر آن کر کے دیکھا ہے تو انہوں نے اتنی ڈیٹیل سے وہ جواب اس میں دیا ہے، تو ابھی ہم اس کو دیکھیں یا آپ کو جواب دیں، سر! ایک تو میں نے بار بار ریکویسٹ بھی کی کہ ہمیں اس کی کاپی دینی چاہیے، آپ نے گیارہ کروڑ روپے اس پہ خرچ کئے ہیں لیکن میرے خیال میں اس چیز پہ ہم ابھی تک مطمئن نہیں ہیں، اگر ہمارے پاس کاپی نہ ہو تو کس طریقے سے ہم آپ کو ڈیٹیل سے جواب دے سکیں گے؟

جناب سپیکر: دیکھیں، میں اس کا جواب دے چکا ہوں، یہ ایک دو ڈیپارٹمنٹس نے Answers لیٹ بھیجے ہیں۔

محترمہ شگفتہ ملک: سر، جنہوں نے لیٹ جوابات بھیجے ہیں تو پھر آپ ان سے پوچھیں۔

جناب سپیکر: اور ہم نے ان کا کوئسچن بھی پینڈنگ کر دیا ہے، آپ کہتی ہیں تو آپ کا بھی پینڈنگ کر لیتے ہیں۔

محترمہ شگفتہ ملک: نہیں سر، میں یہ ریکویسٹ کروں گی کہ جس ڈیپارٹمنٹ نے بھی، جیسے کے پی او جی سی ایل کا ہے، اگر انہوں نے جواب نہیں بھیجے تو پھر، یہ انکے منسٹر کی Responsibility ہے، ان کا سیکرٹری ہے، ہم اس سے ڈیٹیل میں جواب، یا تو پھر آپ اس کو کمیٹی میں بھیج دیں کیونکہ جو جواب دیا گیا ہے اسے میں نے ڈیٹیل سے پڑھا نہیں لیکن جتنا میں نے ابھی پڑھا ہے تو وہ تو میرے خیال میں انہوں نے مذاق کیا ہے۔

جناب سپیکر: پڑھے بغیر کمیٹی میں نہیں جاتا۔

محترمہ شگفتہ ملک: انہوں نے مذاق کیا ہے سر،

جناب سپیکر: میری عرض سنیں، یا تو آپ Accept کریں وراس کا ابھی Respond لیں یا اگر آپ کہتی ہیں کہ یہ چونکہ کمپیوٹر میں لیٹ آیا ہے تو پھر اس کو ہم پینڈنگ کر سکتے ہیں۔

محترمہ شگفتہ ملک: سر، نہیں، تو یہ پانچ بجے کے بعد کیسے ہو سکتا ہے، پانچ بجے کے بعد یہ کیسے جواب دے سکتے ہیں؟ کل پانچ بجے تک تو جواب نہیں تھا۔

جناب سپیکر: تو آج ہی جواب لے لیں۔

محترمہ شگفتہ ملک: نہیں سر! آپ اس کو کمیٹی میں، آپ اسے کمیٹی کو ریفر کر دیں۔

جناب سپیکر: تو دو میں سے کسی ایک طریقے سے تو آئیں گی ناں۔

محترمہ شگفتہ ملک: نہیں سر، میں یہی چاہ رہی ہوں کہ مجھے جواب نہیں، اس کو سٹینڈنگ کمیٹی میں بھیج دیں کیونکہ جواب جس طریقے سے ہے وہ ڈیٹیل میں نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ایسے ہی سٹینڈنگ کمیٹی میں نہیں جاتے، میں نے اس پہ تمام ڈیپارٹمنٹس کو یہ رولنگ دی تھی، میں نے یہ ہدایت کی ہے کہ اجلاس سے دو دن پہلے ہر سوال کا جواب یہاں پہ پہنچ جانا چاہیے، یہ آج ابھی آپ ہاؤس میں نہیں تھیں، (قطع کلامی) ایک منٹ میڈم، تو اس پہ ہم ان کو Bound کریں گے۔ اب چونکہ میاں نثار گل صاحب کا اسی طرح کا ایک کوئسچن تھا کہ آج ہی صبح ان کو کمپیوٹر پہ ملا، So وہ ہم نے ان کی ریکویسٹ پہ پینڈنگ کر دیا، آپ کا بھی پینڈنگ کر دیتے ہیں، اگلے 'ویک' پہ آ جائے گا تاکہ پھر آپ ڈیپارٹمنٹ سے پوچھ سکیں، کوئی چیز جو بھی آپ کرنا چاہتی ہیں۔ دو ہی چیزیں ہیں یا تو ابھی آپ اس کا منسٹر سے Respond لیں اور پھر فیصلہ ہو گا کہ سٹینڈنگ کمیٹی میں جانا ہے یا نہیں جانا، یا اس تک Wait کر لیں، ڈیپارٹمنٹ کی ہم نے سرزنش کر دی ہے، ان پر ہم نے اس رولنگ میں یہ Binding کر دی ہے کہ آئندہ ہر اجلاس سے دو دن پہلے وہ لے کے آئیں گے۔

محترمہ شگفتہ ملک: ٹھیک ہے سر، یہ دو دن۔

جناب سپیکر: نہیں لے کر آئیں گے تو ہم، This is the privilege of this House

محترمہ شگفتہ ملک: ٹھیک ہے جی، دو دن پہلے ہمیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی پینڈنگ کر دیں؟

محترمہ شگفتہ ملک: جی جی۔

جناب سپیکر: پینڈنگ کر دیں جی، شگفتہ ملک صاحبہ کا کوئسچن۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، میں کچھ کہنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں کوئسچنز آور کے بعد، After Question hour

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، اسی سوال پر بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: یہ پینڈنگ ہو گیا ناں بی بی!

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میں نے ضمنی کرنا ہے۔

جناب سپیکر: ابھی ان کا جا رہا ہے ناں، 325-----

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میں نے اس پر بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: پینڈنگ ہی ہو گیا تو پھر سپلیمنٹری کیا بنتا ہے؟ اس کے بعد دے دیں ناں، پہلے ان کو ختم کر دیں کہ کوئسچنز آور میں Seven minutes رہ گئے ہیں، 325، یہ بھی پینڈنگ؟ شگفتہ ملک صاحبہ! یہ بھی پینڈنگ۔

محترمہ شگفتہ ملک: سر پینڈنگ ہی کر دیں، ظاہری بات ہے جب آپ کے پاس نہ ہو

جناب سپیکر: 322 بھی پینڈنگ؟

محترمہ شگفتہ ملک: نہیں نہیں، سر ٹوٹل نہیں، جو ہائر ایجوکیشن کے ہیں، ان پہ میں بات کروں گی۔

جناب سپیکر: ایک یہ بھی کہ OGCL اپنا قبلہ درست کر لے۔

محترمہ شگفتہ ملک: ہاں جی، وہ پینڈنگ کر لیں، ہائیر ایجوکیشن پہ میں بات کروں گی۔

جناب سپیکر: یہ انرجی اینڈ پاور ڈیپارٹمنٹ ہے اور ان کے تینوں سوالات کے جوابات آج ہی ملے ہیں؟

محترمہ شگفتہ ملک: جی۔

جناب سپیکر: آج ملے ہیں، یہ آئندہ ایسا مذاق اسمبلی کے ساتھ نہیں چلے گا، Energy and Power! Keep this thing in your mind please, don't make fun of the Assembly. So the Inayatullah Khan Sahib, 339. Reply not received، اب یہ دیکھیں منسٹر صاحب، اس کو ئسچن کا، ان کا کوئسچن تھا اور اس کا جواب ڈیپارٹمنٹ نے نہیں دیا۔

محترمہ شگفتہ ملک: سر، میرے سوال تھے۔

جناب سپیکر: جی بس ہمارے پاس تو ختم ہو گئے، وہ پہلے لیپس ہو گئے تھے، آپ ہاؤس میں نہیں تھیں۔

محترمہ شگفتہ ملک: سر، ان کو واپس لے لیں۔

جناب سپیکر: Bibi! Lapse is lapse، وہ واپس نہیں آ سکتے، دوبارہ Put کریں، دوبارہ ہو جائیں گے، منسٹر صاحب، یہ 339 کا جواب آپ کے ڈیپارٹمنٹ نے کیوں نہیں دیا؟

جناب ضیاء اللہ خان (مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): سر، جواب میرے پاس آیا ہوا تھا لیکن۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کے پاس آیا لیکن ہمارے پاس یہاں ابھی نہیں آیا۔

مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: ہاں، یہاں آیا نہیں تھا، پھر میں نے ہدایت صاحب سے ریکویسٹ کی ہے کہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: The same warning is for your department، اپنے لوگوں کو Tight کریں کہ یہ جواب وقت پہ دیں اور Correct answer دیں۔

مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: ان شاء اللہ جی۔

جناب سپیکر: جی نگہت بی بی! آپ کچھ کہنا چاہتی ہیں؟ نگہت بی بی کا مائیک کھولیں جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو جناب سپیکر، جو کوسچنز اور Answer کی بات ہو رہی ہے اور میں اسی پر بات کرنا چاہوں گی۔ میرا پوائنٹ آف آرڈر جو ہے وہ اسی حوالے سے ہے کہ یہ بی بی جو ہیں وہ پوچھنے کیلئے گئی ہوئی تھیں، آپ نے لیپس کر دیئے، ٹھیک ہے اس وقت یہ موجود نہیں تھیں لیکن جناب سپیکر! یہ پچھلے پانچ سالوں سے اسد قیصر صاحب کی بھی یہی رولنگ اسی انداز میں، جیسے آپ رولنگ دے رہے ہیں، ڈیپارٹمنٹس کو جاتی رہی ہے لیکن ان کے کان پر جوں تک نہیں رینگی اور ایسا لگتا ہے کہ یہ اسمبلی کو ایسا بنا رہے ہیں کہ جیسے ایک کھاتہ ہوتا ہے کہ بس یہ چل جائے گا، سپیکر رولنگ دے گا اور اس کے بعد بات ختم ہو جائے گی۔ جناب سپیکر، جب تک آپ ڈیپارٹمنٹس کو صحیح ڈائریکشن پہ نہیں چلائیں گے، یہ بیوروکریسی ایسی ظالم چیز ہے کہ یہ بہت سے لوگوں کو خراب بھی کر دیتی ہے اور اسمبلی کے لوگ تو ان کو کچھ نظر ہی نہیں آتے۔

جناب سپیکر: آپ فکر نہ کریں، ان شاء اللہ بیوروکریسی کے منہ زور گھوڑے کو آپ سب کے تعاون سے لگام دیں گے، Don't worry۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! یہی تو میں کہہ رہی ہوں کہ پچھلے پانچ سالوں میں اسد قیصر صاحب بھی اسی طرح رولنگ دیتے رہے تھے اور یہ ڈیپارٹمنٹس جو ہیں، ان کا کوئی بھی آفیسر یہاں آ کے بیٹھتا نہیں تھا۔

جناب سپیکر: میں اپنی رولنگ کا Follow up بھی کرتا ہوں، ان شاء اللہ۔ ابھی کوئسچنز آور ختم، Leave Applications.

جناب عنایت اللہ: سر، میرے سوال کا جواب نہیں دیا۔

جناب سپیکر: کس کا۔

جناب عنایت اللہ: میرے سوال کا سر۔

جناب سپیکر: وہ تو آپ کو اکبر ایوب صاحب نے کہہ دیا ہے کہ آپ کے ساتھ بیٹھ کے۔۔۔۔۔

جناب عنایت اللہ: سر، یہ سوال اب اسمبلی کی پراپرٹی ہے اس لئے اس کا جواب سب کو دینا چاہیے

جناب سپیکر: انہوں نے بھی کہا ہے کہ یہ جو لاسٹ، ہاں۔

جناب عنایت اللہ خان: سر، یہ تو اسمبلی کی پراپرٹی ہے، اس کا جواب اسمبلی کو آئے، یہ جواب کب تک آئے گا؟ آپ بتائیں۔

جناب سپیکر: یہ آخری کوئسچن جو آیا تھا، یہ آپ تک پہنچ گیا لیکن ہم تک نہیں پہنچا۔

جناب ضیاء اللہ خان (مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): سر، میں نے ہدایت صاحب سے یہی ریکویسٹ کی ہے کہ اس کا ڈیٹیل جو جواب ہے، وہ ان شاء اللہ اگلے اس میں، وہ مکمل میرے پاس ہے لیکن ابھی وہ کمپیوٹر پر آیا نہیں ہے تو جناب سپیکر!

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر! It's the property of the Assembly، مجھے Individually فراہم کرنے سے مسئلہ حل نہیں ہوگا، یہ تو اسمبلی کے ریکارڈ پہ آگیا ہے تو ساری اسمبلی کے لوگوں کو اس سوال کا جواب آنا چاہیے۔

جناب سپیکر: دیکھیں، آئندہ کیلئے جو بھی سوالات ہوں گے، ہر نئے اجلاس سے دو دن پہلے ان کے جوابات ہمارے پاس آجانے چاہئیں، یہ سارے ڈیپارٹمنٹس کو ڈائریکشن چلی جائے گی اور اس میں ٹائم فریم بھی میں

سیکریٹریٹ سے مشورہ کر کے ٹائم بھی فکس کرتا ہوں کہ کتنے Days ہم ٹائم رکھیں، یا اتنے Days کے اندر ڈیپارٹمنٹ کا جواب ہمیں مل جانا چاہیے۔Leave

محترمہ شگفتہ ملک: جی، سیکریٹری نہیں بیٹھے۔

جناب سپیکر: کیوں نہیں، سیکریٹری بیٹھے ہوئے ہیں، نہیں وہ بھیج رہے ہیں ناں۔

جناب عنایت اللہ: سر، یہ اسی سیشن میں آئے گا ناں۔

جناب سپیکر: اسی سیشن میں آئے گا ناں۔

جناب عنایت اللہ: اسی سیشن کے اندر آئے گا؟

جناب سپیکر: آئے گا، یہ جولاسٹ کو کُسچن تھا یہ اسی ایجنڈے میں Next date پہ لے آئیں۔

جناب عنایت اللہ: تھینک یو، تھینک یو۔

غیر نشاندار سوالات اوران کے جوابات

236 _ محترمہ شگفتہ ملک: کیا وزیر برائے اعلیٰ تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ اسلامیہ کالج یونیورسٹی پشاور نے سال 2016ء میں انتظامی، علمی عہدوں کیلئے امیدواروں سے ٹیسٹ لئے، جن کے نتائج بھی جاری کئے گئے مگر دوسالوں سے سلیکشن بورڈ تاخیر کا شکار ہے وجہ بتائی جائے؟

جناب محمود خان (قائد ایوان): (الف) جی نہیں، اسلامیہ کالج یونیورسٹی پشاور نے سال 2016ء میں انتظامی، علمی عہدوں کیلئے جن امیدواروں سے ٹیسٹ انٹرویوز لئے تھے، ان امیدواروں کی اسلامیہ کالج یونیورسٹی پشاور کے قوانین کے تحت تقرریاں عمل میں لائی جاچکی ہیں، تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔اس کے علاوہ دوآسامیوں یعنی ایک لیکچرر (اردو) اور ایک کمپیوٹر آپریٹر کی آسامی پر کام جاری ہے اور یہ تقرریاں بھی جلد عمل میں لائی جائیں گی۔

237 _ محترمہ شگفتہ ملک: کیا وزیر برائے اعلیٰ تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ باچا خان یونیورسٹی، چارسدہ نے سال 2017ء میں یونیورسٹی کے انتظامی، علمی عہدوں کیلئے امیدواروں سے ٹیسٹ لئے جن کے نتائج بھی جاری کئے گئے مگر ڈیڑھ سال سے سلیکشن بورڈ تاخیر کا شکار ہے، وجہ بتائی جائے؟

جناب محمود خان (قائد ایوان): (الف) اس ضمن میں عرض کی جاتی ہے کہ باچا خان یونیورسٹی، چارسدہ میں انتظامی، علمی عہدوں کیلئے جب ٹیسٹ لیا گیا تھا تو اس وقت بھرتیوں پر متعلقہ مجاز اداروں کی طرف سے پابندی عائد تھی، تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

باچا خان یونیورسٹی، چارسدہ کے اپنے قوانین کو یونیورسٹی سینٹ نے اصولی طور پر منظور کر لیا ہے اور اس کی حتمی منظوری آنے والی سینٹ میٹنگ میں لئے جانے کی امید ہے، جونہی یونیورسٹی قوانین کی حتمی منظوری ملے گی، مندرجہ بالا سوال کے پیش نظر ان عہدوں پر یونیورسٹی قوانین کے دائرہ کار میں پیش رفت شروع ہوگی۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: Leave applications: مسٹر ارشد ایوب خان آج کیلئے، مسٹر فیصل امین گنڈاپور آج کیلئے سردار اورنگزیب نلوٹھا آج کیلئے، مس شاہدہ وحید آج کیلئے، مسٹر جمشید خان مہمند آج کیلئے، آسیہ خٹک دو دن کیلئے، 13، 14 دسمبر مسٹر شہرام خان ترکئی، منسٹر، آج کیلئے۔ منظور ہیں؟

تحریک منظور کی گئی

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! میں کچھ-----

جناب سپیکر: Just a moment, میڈم تھوڑا تشریف رکھیں، آئٹم نمبر 6 ایڈجرنمنٹ موشنز۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! میں پوائنٹ آف آرڈر پہ کچھ کہنا چاہتی ہوں، آپ مجھے ٹائم دیں پلیز۔

جناب سپیکر: میں پہلے 'آرڈر آف دی ڈے' ختم کروں گا، پھر پوائنٹ آف آرڈر دوں گا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: قرارداد لانی ہے، قرارداد لانی ہے۔

جناب سپیکر: جی، ایجنڈا نمٹا کر یہ دونوں، آپ کی بھی ہے اور ایک اور بھی ہے، یہ دونوں لیتے ہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! ابھی پیش کرنی ہے۔

جناب سپیکر: ابھی لیتے ہیں، تھوڑی دیر بعد لیتے ہیں، تھوڑا ایجنڈے کو کمپلیٹ کر لیں پھر لیتے ہیں۔

تحریک التواء

Mr Speaker: Item No. 6, Adjournment motions: Mr. Sardar Hussain Babak, MPA, to move his adjournment motion number 22, in the House.

جناب سردار حسین: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ اسمبلی کی کارروائی روک کر ایک انتہائی اہم مسئلے پہ بات کرنے کی اجازت دے دی جائے، وہ یہ کہ شہید ایس پی طاہر داوڑ کے اغواء اور ان کے انتہائی بیدردی سے قتل کئے جانے سے کئی سوالات جنم لیتے ہیں۔ ملک کے دارالخلافے سے ایک حاضر سروس ایس پی کو اغواء کرنا اور پھر پڑوسی ملک افغانستان سے ان کی لاش کا ملنا حکومت کی ناکامی کا واضح ثبوت ہے۔ جناب سپیکر صاحب! ملک کی سیکورٹی اور انٹیلی جنس اداروں کی موجودگی میں ایک حاضر سروس ایس پی کا اغواء ان کی کارکردگی پر بہت بڑا سوالیہ نشان ہے، حکومت یہ وضاحت کرے کہ شہید طاہر داوڑ کو اغواء کے بعد زمینی راستے سے افغانستان کیسے لے جایا گیا اور یہ کیسے ممکن ہوا، عوام کے سامنے ان کی اغوائیگی کی تفصیلات لائی جائیں کہ ان کے اغواء میں کونسے لوگ ملوث ہیں اور حکومت نے اغواء کاروں کے خلاف کیا اقدامات اٹھائے؟ وزارت داخلہ کی طرف سے مسئلے کو حساس قرار دینے کی تفصیل اور 'ان کیمرہ' بریفنگ کا انتظام کیا جائے۔ حکومتوں کو اپنی ناکامی کا اعتراف کرنا چاہیے اور لوگوں کی جان ومال سے کھیلنا بند ہونا چاہیے۔

جناب سپیکر، اس انتہائی دردناک واقعے پر حکومتوں، وزارت داخلہ اور پختونخوا کی پولیس کی خاموشی حیران کن اور تکلیف دہ ہے۔ جناب سپیکر! ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ اگر ہمارے اجلاس بروقت ہوتے تو شاید یہ مسئلہ آج اسمبلی میں اٹھانے میں اتنی دیر نہ لگتی۔ جناب سپیکر! افسوس کی بات ہے کہ اسلام آباد میں پنجاب سے تعلق رکھنے والا ایک آفیسر اگر ٹرانسفر بھی ہوتا ہے تو اس ٹرانسفر آرڈر پہ ایک سوموٹو ایکشن لیا جاتا ہے لیکن بدقسمتی سے اس ملک میں پختون ہونا بہت بڑا جرم بن گیا ہے۔ یعنی ہمارے صوبے کا ایک Sitting officer، پولیس آفیسر، وہ اسلام آباد جیسے شہر سے اغواء ہوتا ہے اور پھر اٹھارہ دن کے بعد یا انیس دن کے بعد اس کی لاش مل جاتی ہے اور جناب سپیکر! حکومت کی بے حسی دیکھیں، اٹھارہ دن جو رسپانس دینا چاہیے تھا حکومت کا وہ رسپانس سامنے نہیں آیا، اٹھارہ دن کے بعد جب اس کی لاش ملی ہے تو وزارت داخلہ یہ موقف اختیار

کرتی ہے کہ اس مسئلے پہ بات نہیں ہونی چاہیے کیونکہ یہ بڑا حساس مسئلہ ہے۔جناب سپیکر! اگر دیکھا جائے تو ان کی شہادت کے بعد آج تک نہ ان کے ورثا کو معلوم ہوا اور نہ عوام کو معلوم ہوا کہ یہ مسئلہ کیا تھا؟ جناب سپیکر، یعنی اتنی بڑی تعداد میں ہماری اس ریاست میں انٹیلی جنس ایجنسیوں کی موجودگی میں، میں یہ بھی کہہ سکتا ہوں کہ یہ اسمبلی کا جو اجلاس ہو رہا ہے تو میرے خیال میں چھ سات ایجنسیوں کے لوگ یہاں پہ موجود ہیں اور وہ لکھ رہے ہیں کہ فلاں پارٹی کا موقف کیا ہے؟ سیاسی جماعتوں کے جب جلسے ہوتے ہیں تو دس بارہ انٹیلی جنس اداروں کے لوگ وہاں پہ موجود ہوتے ہیں اور وہ مانیٹر کرتے ہیں، اگر ہمارے ملک کے انٹیلی جنس ادارے دہشت گردوں کے پیچھے پڑیں تو میرے خیال میں یہاں پہ دہشت گردی نہیں ہوگی لیکن انسان حیران ہو جاتا ہے کہ اسلام آباد جیسا شہر بھی صرف پختونوں کو تحفظ نہیں دے سکتا تو پھر میرے خیال میں کھلے عام یہ پیغام دیا جا رہا ہے اور پھر الٹا آفیسر کو قتل کر کے، ان کو شہید کر کے پھر کڑیاں ملائی جا رہی ہیں کہ اس آفیسر کا ادھر تعلق تھا، ادھر تعلق تھا، جناب سپیکر، یہ بات بڑی واضح ہے کہ پاکستان بھی طالبان کو پال رہا ہے اور افغانستان بھی طالبان کو پال رہا ہے اور بیچ میں پختون ایندھن بنے ہوئے ہیں، دونوں ممالک کو بیٹھنا چاہیے اور یہ تو بڑی حیران کن بات ہے، یعنی افغانستان اور پاکستان کے بارڈر پر کئی سو ارب روپیہ صرف فینسنگ پہ لگایا گیا، خاردار تار پہ لگایا گیا۔چیک پوسٹوں کو آپ دیکھیں جو ہمارے دو ممالک کے درمیان راستے میں ہیں، وہ تو سال میں ایک مہینہ نہیں کھلتے ہیں، انسان پھر حیران رہ جاتا ہے کہ ایک آفیسر کو اسلام آباد سے اغواء کیا جاتا ہے اور پھر زمینی راستے سے افغانستان اس کو لے جایا جاتا ہے تو یہ کس طرح ممکن ہے؟ جناب سپیکر، عوام، ان کے ورثا بلکہ جتنے بھی شہید ہیں، وہ اب یہ سوالات اٹھائیں گے، اب ان چیزوں سے بات نہیں بنے گی کہ جو اپنے حق کی بات کرے گا، جو اپنے تحفظ کی بات کرے گا، جو اپنی جان و مال کی حفاظت کی بات کرے گا تو اس پر یہ فتویٰ لگایا جائے گا کہ یہ غدار ہے، یہ کافر ہے، یہ فلاں کے ساتھ ملا ہوا ہے، فلاں کے اس کے ساتھ رابطے ہیں، فلاں جگہ سے اس کو فنڈنگ ہو رہی ہے، جناب سپیکر! یہ ایک انتہائی اہم مسئلہ ہے اور پھر صوبائی حکومت کی طرف سے ہم نے نہیں دیکھا اور اس سے بڑھ کر افسوس کی یہ بات جناب سپیکر! ہونا یہ چاہیے تھا کہ وزیراعظم صاحب یہاں پہ آتے، اس کی رہائش گاہ پہ آتے، ان کی فاتح خوانی کرتے، جبکہ ان کے بچوں کو بلایا گیا اور پرائم منسٹر آفس میں شہید طاہر داوڑ کی فاتح خوانی کی گئی، میرے خیال میں یہ تو عجیب روایت بن گئی ہے، کہتے ہیں کہ ہم روایتوں کو

مٹا رہے ہیں، ہٹا رہے ہیں، یہ کونسی روایت ہے؟ جناب سپیکر! مرکزی حکومت کی طرف سے اور پھر صوبائی حکومت کی طرف سے جس بے حسی کا مظاہرہ کیا گیا، یہ بالکل قابل مذمت ہے، حکومتوں کو سوچنا چاہیے، ان کی کارکردگی پر بہت بڑا سوالیہ نشان ہے، ان کو ماننا چاہیے کہ یہ لوگ عوام کی جان ومال کو تحفظ دینے میں بری طرح ناکام رہے ہیں، نہ صرف یہ کہ ان کے ورثاء کو انصاف دلایا جائے بلکہ ساری قوم کو بتایا جائے بلکہ میں تو یہ بھی ریکویسٹ کروں گا کہ اس صوبے کا آفیسر تھا، اگر یہ مسئلہ ان کی نظر میں اتنا حساس ہے تو ہونا یہ چاہیے کہ Interior Ministry اور صوبائی حکومت جتنے بھی پارلیمانی لیڈر ہیں 'ان کیمرہ' سیشن Arrange کر لیں تاکہ ہمیں کم از کم معلوم ہو سکے کہ یہ مسئلہ کیوں کر اتنا حساس تھا؟ شکریہ جناب سپیکر۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: سر، میں اس پر بات کروں گی۔

<u>جناب سپیکر</u>: اس پر بحث کی کوئی اجازت نہیں ہے، ابھی پہلے Accept تو کرنے دیں۔

<u>جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون)</u>: جناب سپیکر،

<u>Mr. Speaker</u>: Yes.

<u>وزیر قانون</u>: سر، ریکویسٹ ہے کہ Response تو سن لیں، Response تھوڑا سن لیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: ذرا Response سن لیں جی، آپ کو موقع دوں گا۔

<u>وزیر قانون</u>: سر Response اگر تھوڑا سن لیں، سر، Response تھوڑا سن لیں، جناب سپیکر! میں Response، اگر Response تھوڑا سن لیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: منسٹر لاء۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: جناب سپیکر! مجھے اس پر ہی بحث کرنی ہے، جناب سپیکر! یہ تو زیادتی ہے کہ مجھے موقع نہیں مل رہا، میں نہیں بیٹھوں گی، جب آپ کا سٹاف ہمارے ساتھ زیادتی کرتا ہے اور آپ بھی بولنے کا موقع نہیں دیتے، میں واک آؤٹ کر لوں گی۔

(اس مرحلہ پر محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی خاتون رکن اسمبلی ایوان سے واک آؤٹ کر گئیں)

<u>جناب سپیکر</u>: اس کو بحث کیلئے لانے دیں، منسٹر لاء پلیز۔

<u>وزیر قانون</u>: تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ یہ ایشو جو ہے بہت زیادہ اہم ایشو ہے، بہت زیادہ Sensitive issue بھی ہے۔ سر، دو تین چیزیں میں کلیئر کرنا چاہ رہا ہوں، اس کے بعد میں آپ سے ریکویسٹ کروں گا، نمبر ون تو یہ

ہے کہ ہماری جو سیکورٹی فورسز ہیں، خواہ وہ افواج پاکستان ہیں، پولیس ہے، جتنی بھی لاء انفورسمنٹ ایجنسیز ہیں، دہشت گردی کے خلاف جو انہوں نے مقابلہ کیا ہے تو میرے خیال میں یہ نہ صرف اپوزیشن اور نہ صرف ٹریژری، یہ پورا ہاؤس اس کے ساتھ Agree کرتا ہے کہ جن لوگوں نے بھی شہادتیں دی ہیں، جن لوگوں نے قربانیاں دی ہیں، ہم ان لاء انفورسمنٹ ایجنسیز کے جوانوں کو سلام بھی پیش کرتے ہیں، خراج تحسین بھی پیش کرتے ہیں۔ نمبر دو، سر، ظاہری بات ہے کہ یہ ایک افسوس ناک واقعہ تھا، ایک بہت زیادہ دکھ بھرا اور ایک ٹریجک واقعہ تھا اور اس کے اوپر صوبائی حکومت جو ہے، ہمارے انفارمیشن منسٹر، وہ فوری طور پہ بارڈر پر بھی گئے، وہاں پر لاش بھی Receive کی، اس کے علاوہ سر، میں بذات خود، بابک صاحب بھی جنازے میں شریک تھے، ہم سب جنازے میں بھی شریک تھے کیونکہ یہ ہم سب کے دل اس پہ دکھے ہوئے تھے۔ سر! میں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: ثناء اللہ صاحب، پلیز۔

<u>وزیر قانون</u>: سر، ابھی ریکویسٹ یہ ہے کہ چونکہ یہ ایڈجرنمنٹ موشن ہے، گورنمنٹ اس کو Oppose نہیں کر رہی ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: آپ تشریف رکھیں صاحبزادہ صاحب، صاحبزادہ صاحب!

<u>وزیر قانون</u>: گورنمنٹ اس ایڈجرنمنٹ موشن کو Oppose نہیں کر رہی ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: ان کی بات تو سنیں آپ، وہ کیا کہہ رہے ہیں؟

<u>وزیر قانون</u>: اگر یہ ذرا سا سن لیں، ہم Oppose نہیں کر رہے ہیں، تو تھوڑا سا سن تو لیں، سر! ریکویسٹ تو یہی ہے کہ ہم Oppose نہیں کر رہے ہیں ایڈجرنمنٹ موشن کو، اور میں یہ بھی کہنا چاہ رہا ہوں کہ بابک صاحب کی بات ٹھیک ہے، اس میں کچھ Sensitive matters ہیں، نیشنل سیکورٹی کے تو I agree کہ 'ان کیمرہ' اجلاس ہم پارلیمنٹری لیڈرز کیلئے Arrange کر دیں گے، ان کو 'ان کیمرہ' جو بھی Sensitive matters ہیں، ان کو پتہ لگ جائے گا، باقی سر! ہم اس کو Oppose نہیں کر رہے ہیں، ایڈجرنمنٹ موشن ہے، اس کو بالکل آپ Accept کر کے آگے جب بھی ڈیبیٹ کیلئے آپ ٹائم دیں گے، ہم اس کو Oppose نہیں کریں گے۔

<u>Mr Speaker</u>: So the same adjournment motion admitted for discussion.

Mr Munawar Khan advocate: When, when?
Mr Speaker: With in three days, within next three days, may be on Monday or whatever

وزیر قانون: جناب سپیکر! چونکہ ایجنڈا پہ اور بھی ایڈجرنمنٹ موشنز ہیں لیکن اگر آپ رول A-71 دیکھیں تو اس میں ایک ایڈجرنمنٹ موشن جب Accept ہو جاتی ہے تو ایک دن میں ایک ہی Accept ہو سکتی ہے تو باقی جو ایڈجرنمنٹ موشنز ہیں، According to Rule 71-A، اس کو ہم ابھی Consider نہیں کر سکتے تو یہ ایک ایڈجرنمنٹ موشن Accept ہو چکی ہے، باقی کو آپ Next day پر ڈیفر کر دیں۔

جناب سپیکر: So باقی Rule 71-A کے تحت آج لیپس ہو گئی ہیں، Rule 71 is-----

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر! ہو سکتا ہے کہ اس پہ ہم منسٹر صاحب کے Response سے ہی مطمئن ہو جائیں اور ہم اس پہ زور ہی نہ دیں کہ اس کو آگے آپ پاس کرنے کیلئے ایڈمٹ کریں کیونکہ وہ بھی تو بڑی Important ہیں۔

Mr Speaker: Not more than one such motion shall be made on any one day but motions, if any remaining unconsidered as regards their admissibility, shall be held over for the next day and shall be taken up in the same order, in which they were received, but before the motions of which notices are received subsequently So یہ ایک ہو گئی، اس سے آگے چلتے ہیں اور نیکسٹ پہ پھر آجائے گی آئٹم نمبر 7، کال اٹینشن۔

میاں نثار گل: کال اٹینشن نوٹسز ہیں جی۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr Speaker: Yes, call attentions, Mr. Inayatullah, MPA to move his call attention No. 37, in the House.

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر! ویسے تو یہ بڑا پرانا ہو چکا ہے، میں نے یہ جو یونیورسٹی کے اندر واقعہ ہوا تھا جس میں پولیس نے سٹوڈنٹس کے اوپر لاٹھی چارج کیا تھا اور فیسوں کے اضافے کی وجہ سے یونیورسٹی سٹوڈنٹس باہر نکلے تھے اور بہت بڑا واقعہ ہوا تھا اور پورے الیکٹرانک میڈیا کے اوپر اور پرنٹ میڈیا میں اس کی کوریج ہوئی تھی اور تمام پولیٹیکل پارٹیز نے بھی اس پہ بات کی تھی، اس وقت میں نے یہ کال اٹینشن نوٹس جمع کیا تھا لیکن

چونکہ بابک صاحب نے جس طرح کہا کہ اجلاس اتنی تاخیر سے ہوتے ہیں کہ جو بنیادی Purpose ہے، وہ پھر Kill ہو جاتا ہے لیکن میں صرف اتنا بتانا چاہوں گا کہ اس کیلئے آپ نے اسمبلی کی ایک کمیٹی بنائی تھی اس کا نوٹیفیکیشن بھی ہو گیا تھا، اس کے اجلاس بھی ہو گئے ہیں، اسمبلی کی کمیٹی نہیں تھی لیکن حکومت نے اس کیلئے کمیٹی بنائی تھی، میری نظر سے اس کا نوٹیفیکیشن گزرا ہے، لہذا اس کی تفصیلات تھوڑا اسمبلی کے اندر رکھ دی جائیں کہ اس مسئلے کا پھر کیا ہوا اور اسکی کوئی رپورٹ تیار ہوئی، مطلب کوئی Solutions، کوئی Findings کیا تھیں، جھگڑا کیوں ہوا تھا، معاملہ کیوں ہوا تھا اور Remedies کیا ہیں؟ اور یہ تفصیلات جو ہیں، اسمبلی کے سامنے رکھ دی جائیں۔

<u>Mr Speaker</u>: Law Minister is responding.

<u>وزیر قانون</u>: تھینک یو، جناب سپیکر۔ بیشک اس واقعے کو گزرے کافی ٹائم ہوا ہے، چونکہ چار اکتوبر کو یہ واقعہ ہوا تھا، ٹائم کافی گزر گیا ہے لیکن عنایت اللہ صاحب نے جو ایشو اٹھایا، وہ Back burner پہ نہیں ہے یا کولڈ سٹوریج میں نہیں چلا گیا ہے، اسمبلی کی کمیٹی نہیں ہے لیکن ان کی بات درست ہے کہ وزیر اعلیٰ صاحب نے ایک پارلیمنٹری کمیٹی اس میں Constitute کر دی تھی، I am Chairing that committee، جی میرے ساتھ بابک صاحب اور نگہت اورکزئی اور اس طرح ہمارے نذیر عباسی صاحب ہیں، عارف احمد زئی صاحب ہیں، ہمارے محمود بیٹنی صاحب اس میں ہیں، تو یہ ممبرز ہمارے ساتھ اس میں ہیں، اس میں ہم نے بہت تفصیلی کام کیا ہوا ہے، ہماری ایک میٹنگ رہتی ہے بابک صاحب چونکہ اس کے ممبر ہیں اور سینیئر ممبر ہیں، ایک کمیٹی کی میٹنگ انہوں نے ہیڈ بھی کی تھی، اس میں ہم نے بہت تفصیلی کام کیا ہے، 'پولیس فیڈ بیک' ہم نے لیا ہے، یونیورسٹی ایڈمنسٹریشن کی 'فیڈ بیک' ہم نے لے لیا ہے، وہاں پہ جو گورنمنٹ یا جو ایڈمنسٹریشن ہے اسکی 'فیڈ بیک' ہم نے لی ہے، سٹوڈنٹس کی سب سے Important تھی کہ ہم سٹوڈنٹس کی 'فیڈ بیک' لے لیتے، وہ ہم نے تفصیلاً 'فیڈ بیک' لی ہے Then we went to the university campus، جو کمیٹی تھی And we visited the campus، وہاں پہ ہم نے ایک میٹنگ کی، میرا کہنے کا مطلب جناب سپیکر، یہ ہے کہ اس میں ہم نے، کمیٹی نے ابھی یہ decide کیا ہے کہ ہماری ایک لاسٹ میٹنگ، آج ہم سب Coordinate کریں گے، کل ہم ایک لاسٹ میٹنگ کریں گے And then we submit that report to the Chief Minister اور اس کی ایک کاپی پھر میں عنایت اللہ صاحب کو بھی Provide

کر دوں گا اور ان شاءاللہ جب وہ رپورٹ عنایت اللہ صاحب دیکھیں گے تو اس میں نہ صرف اس واقعے کو Address کیا جائے گا لیکن ہم نے بہت تفصیلی اس میں ریفارمز جو ہیں یونیورسٹیز میں وہ ہم نے Propose کی ہیں، ان شاءاللہ جب وہ رپورٹ دیکھیں گے تو میرے خیال میں وہ مطمئن ہوں گے۔

<u>جناب سپیکر</u>: توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 38، ہدایت الرحمان صاحب۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: سر، یہ اسمبلی کو کیسے پتہ چلے گا؟ یہ تو چیف منسٹر صاحب نے کمیٹی بنائی ہے اور ظاہر ہے اس کی رپورٹ میرے پاس آئے گی لیکن Call Attention notice is the property of the Assembly اور یہ اسمبلی جو ہے، اس کو کیسے پتہ چلے گا؟ تو مجھے منسٹر صاحب اتنا بتائیں، لاء منسٹر ہیں، قانون مجھ سے زیادہ بہتر جانتے ہیں۔

<u>وزیر قانون</u>: سر، یہ کوئی سیکرٹ رپورٹ نہیں ہو گی، یہ ایک بہت ٹرانسپیرنٹ پراسیس ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: شوکت صاحب! آپ بات کرنا چاہتے ہیں؟ شوکت یوسفزئی صاحب۔

<u>وزیر قانون</u>: سر، میں ایک بات کلئیر کر دوں، اب بیشک شوکت صاحب کہہ دیں، سر، میں بتاتا ہوں، اگر آپ رولز کی بات کریں، میں آپ کو بتا دیتا ہوں سر، کال اٹینشن نوٹس جو ہے، میں بتا دیتا ہوں اگر رولز کی بات ہے، بالکل We have to follow the rules، کال اٹینشن نوٹس میں یہ ہے، This is 52-A:

"A Member may with the previous permission of the speaker, call the attention of a Minister to any matter of urgent public importance and the Minister may make a brief statement or ask for time to make a statement during the same or next sitting:

Provided that no Member shall give more than two such notices for any one sitting."

پھر اس میں 52-B ہے No debate on the statement، پھر 52-C ہے، Member giving notice"، سر، میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ کال اٹینشن نوٹس میں صرف ایک بریف سٹیٹمنٹ منسٹر کی طرف سے ہوتی ہے، میں نے تو ان کو آفر کر دی تھی کہ وہ رپورٹ سیکریٹ نہیں رکھی جائے گی لیکن اگر رولز کی بات ہو، کال اٹینشن پر انہوں نے ایشو Raise کیا ہے، میں نے ایک بریف سٹیٹمنٹ دے دی

ہے، Sir! I think, it has been resolved، رولز کے مطابق کال اٹینشن پر اس سے آگے ہم جا نہیں سکتے۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: سٹیٹمنٹ میں آپ یہ بتاتے ہیں کہ آپ نے ابھی تک کیا کیا ہے، آپ نے صرف یہ کہا کہ کمیٹی کی میٹنگ ہوئی ہے، This is not a statement، یہ تو جواب نہیں ہوا۔

<u>جناب سپیکر</u>: شوکت یوسفزئی صاحب۔

<u>جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر اطلاعات)</u>: یو منٹ دغه یو منٹ، شکریہ جناب سپیکر! ہمارے سابق سینیئر منسٹر ماشاء اللہ تیاری کر کے آتے ہیں، یہ اچھی بات ہے کیونکہ یہ بڑا احساس ایشو تھا، سٹوڈنٹس کا ایشو تھا، اس لئے گورنمنٹ نے سوچا کہ کیوں نہ Once for all، اس ایشو کو Decide کیا جائے کہ ہر وقت انتظامیہ اور سٹوڈنٹس کے بیچ میں یہ جو Clash آتا ہے اور اس سے جو تعلیمی ماحول ہے وہ ڈسٹرب ہوتا ہے تو اس لئے یہ کمیٹی بنائی گئی، اس میں بابک صاحب اور کافی سینیئر لوگوں کو ڈالا گیا، میری ریکویسٹ ہو گی وزیر قانون صاحب سے، کیونکہ سٹوڈنٹس بار بار آ رہے ہیں، یہ بات ان کی درست ہے، سٹوڈنٹس پوچھ رہے ہیں کہ ہمارے اس واقعے کا کیا ہوا؟ تو یہ اچھی بات ہے اگر آپ یہ رپورٹ دے دیں اور آپ مناسب سمجھیں تو ہم اسمبلی میں بھی پیش کر سکتے ہیں، ہمیں کوئی اس سے وہ نہیں کیونکہ یہ چھپانے والی بات نہیں ہے۔ جہاں تک میرے علم میں ہے اس میں بڑی اچھی، کیونکہ ابھی وہ چیزیں ہم اس لئے نہیں لا سکتے کہ وہ پہلے سی ایم صاحب کے پاس رپورٹ جائے گی اور وہاں سے منظوری کے بعد ان شاء اللہ اگر یہ چاہیں تو ہم اسمبلی میں لا سکتے ہیں۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: جناب سپیکر! رولز کے اندر یہ نہیں لکھا کہ اگر ممبر ڈیمانڈ کرے گا کہ اس کے حوالے یہ رپورٹ Written جو بنی ہے، وہ آپ اسمبلی کے اندر پیش نہیں کر سکتے ہیں، یعنی میں آپ سے مطالبہ کرتا ہوں، اس رولز کے اندر کدھر یہ لکھا ہے کہ آپ اس کو اسمبلی میں پیش نہیں کریں گے؟ آپ کی ایک کمیٹی بنی ہے، میں کہتا ہوں اس کمیٹی کی جو رپورٹ ہے، اس کو اسمبلی کے اندر پیش کریں تو اس میں کونسا مشکل کام ہے۔

<u>وزیر اطلاعات</u>: پیش کر دیں گے ان شاء اللہ۔

<u>جناب سپیکر</u>: جناب ہدایت الرحمان صاحب۔

جناب ہدایت الرحمان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر! میں اپنا نوٹس پڑھنے سے پہلے جناب وزیر اعلیٰ صاحب اور صوبائی کیبنٹ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ہمارے مخدوش الحال ضلع چترال پر رحم و کرم کرتے ہوئے اپر ضلعے کا نوٹیفیکیشن جاری فرمایا، اللہ تبارک وتعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے، اس کے ساتھ ساتھ یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Come to call attention straight.

جناب ہدایت الرحمان: صرف نوٹیفیکیشن کی حد تک مختصر۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: please come to call attention straight.

جناب ہدایت الرحمان: جی؟

جناب سپیکر: کال اٹینشن کی طرف آئیں، آپ کا کال اٹینشن ہے۔

جناب ہدایت الرحمان: کال اٹینشن تو میرا محکمہ صحت کے حوالے سے ہے، چونکہ ہمارے وزیر صحت صاحب بھی یہاں پہ موجود نہیں ہیں، اس لئے ایک دو گزارشات اور کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اپنا کال اٹینشن پڑھیں۔

جناب ہدایت الرحمان: میں وزیر صحت کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ ضلع چترال کے ہسپتالوں میں ڈاکٹروں کی کمی ہے جس سے لوگوں کو مشکلات کا سامنا ہے۔

Mr. Speaker: Who will respond? Law Minister.

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): آج ہی میں نے پوچھا ہے، سر! بالکل ان کی بات ٹھیک ہے۔

جناب ہدایت الرحمان: جناب سپیکر! متعلقہ وزیر صاحب نہیں ہیں، اس کو پینڈنگ کریں۔

وزیر قانون: سر! اگر یہ آپ سن لیں۔

جناب سپیکر: آپ سن لیں، اگر Satisfy نہ ہوئے تو پینڈنگ کر دیں گے۔

وزیر قانون: پینڈنگ کر دیں گے، پہلے آپ سن تو لیں، اتنا موقع دے دیں، بتا دوں۔

جناب ہدایت الرحمان: جناب وزیر صحت صاحب نہیں ہیں، اس کو پینڈنگ کر دیں۔

وزیر قانون: اگر آپ نہیں سننا چاہتے تو میں بیٹھ جاتا ہوں، جناب سپیکر! آنریبل ممبرز ہیں، ہم سب Colleagues بھی ہیں، دوست بھی ہیں، جہاں پہ اگر کوئی اس طرح کا مسئلہ ہو گا تو یہ ان کا حق ہے کہ وہ مسئلے کو

ہاؤس میں اٹھائیں اور حکومت سے اس کے اوپر ایشورنس بھی لیں اور اس مسئلے کے حل کی طرف بھی ہم جائیں۔
انہوں نے ڈاکٹرز کی کمی کی بات کی ہے چترال میں، یہ نہیں ہے کہ میں صرف جواب اس لئے دے رہا ہوں کہ ایک Formality پوری کر رہا ہوں، اس کے اوپر میں نے پوری ڈیٹیلز لی ہیں، وزیر زادہ صاحب بھی یہاں پر بیٹھے ہیں، ان سے بھی میں نے ڈیٹیلز لی ہیں، اس میں جو امراض قلب اور آئی سپیشلسٹ جو ہیں، ان دونوں کا میرے خیال میں مسئلہ ہے وہاں پہ ڈاکٹرز کا، تو اس کے بارے میں ہم نے ہیلتھ منسٹر سے بات کی ہے، چونکہ آج وہ موجود نہیں تھے، انکی ایک ضروری ایک دوسری Engagement تھی، وہاں پر چلے گئے تھے تو ان سے ہم نے بات کی ہے، سر! ایشورنس دی گئی ہے کہ پانچ چھ دنوں کے اندر اندر یہ جو ہارٹ سپیشلسٹ اور یہ جو آئی سپیشلسٹ ہیں، جو کم ہیں وہاں پہ، وہ ہم چترال ہسپتال کو Provide کر دیں گے، آپ پانچ چھ دن کیلئے اگر برائے کرم انتظار کر لیں، نہ ہوا تو پھر آپ آ سکتے ہیں اسمبلی میں، ہم آپ کو جو ایشورنس دیں گے وہ ہم پوری کریں گے۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: آپ پڑھیں، اس کو آپ پڑھیں، یہ دیکھیں یہ کونسی تاریخ کا ہے؟ آپ کا سٹاف میرے ساتھ ذاتیات پر اتر آیا ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: آپ تشریف رکھیں، میں اس کو Inquire کرتا ہوں کہ ۔۔۔۔۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: میرا تمام بزنس یہ لوگ روک لیتے ہیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: نہیں نہیں، ابھی تو وہ ایڈمٹ ہو گیا، اس پہ پہلے آپ سپیچ کریں گی، اس پہ دو گھنٹے ڈسکشن ہونی ہے اور آپ اس کے اوپر سب کریں، ہم آپ کو پورا Facilitate کریں گے۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: آپ اپنے سٹاف کو کیوں نہیں کہتے کہ یہ ذاتیات ختم کریں؟

<u>جناب سپیکر</u>: یہ بابک صاحب نے زیادتی کی ہے آپ کے ساتھ، چلیں اس کو میں چیک کرتا ہوں کہ پہلے کس نے جمع کروائی تھی؟

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: پہلے میرا ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: میں چیک کرتا ہوں اور میں اس کے اوپر جو بھی سٹاف کی کوتاہی ہے، میں کروں گا، انکوائری میں کروں گا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: یہ دیکھیں، یہ میں نے کب جمع کروایا۔

جناب سپیکر: دیکھیں! اسمبلی سٹاف اگر کوئی مجھے۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: یہ دیکھیں کہ میں نے کس تاریخ کو اس میں جمع کروایا ہے، ہم اتنی محنت کرتے ہیں ہم اپنا ٹائم Waste کرتے ہیں اور وہ پھر اسمبلی میں پڑا رہتا ہے۔

جناب سپیکر: میں اسمبلی سٹاف کو یہ انسٹرکشنز دیتا ہوں کہ جیسے First come first serve، جس کی پہلے جو چیزیں آئیں، اسی ترتیب سے ان کو ایوان میں لے آئیں، کوئی Personal liking, disliking یا کسی کی ریکویسٹ کو نہ مانے، جو آپ کی لسٹ چل رہی ہے، اسی لسٹ۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: آپ ان کو ہدایت کریں۔

جناب سپیکر: بس میں نے دے دی ہے ناں، اسی لسٹ کے مطابق چلیں۔ اب جو نگہت بی بی کا کیس ہے، اس کو میں خود Inquire کروں گا، اس کو میں خود Inquire کروں گا، ابھی ریزولیوشنز ہیں، آئٹم نمبر 8، لیکن دو بڑی Important۔۔۔۔۔

جناب ہدایت الرحمان: سر! وہ میرا کال اٹینشن تو بیچ میں رہ گیا۔

جناب سپیکر: وہ بیچ میں نگہت نے سارا زمین آسمان ایک کر دیا، آپ بات کریں۔ چلیں منسٹر لاء ان کا جواب دے ناں، بس نگہت بی بی پلیز، ڈیکورم پلیز۔

وزیر قانون: جناب سپیکر! انہوں نے ڈاکٹرز کی کمی کے بارے میں کہا تھا، میں نے ان کو Assure کرادیا کہ ہیلتھ منسٹر سے میں نے بات کر لی ہے اور پانچ چھ دنوں کا میں نے ان سے کہا ہے کہ آئی سپیشلسٹ نہیں ہے، وہاں پہ ہارٹ سپیشلسٹ نہیں ہے، میں نے خود اس کی تحقیق کر کے پتہ کیا ہے تو وہ جو ہے پانچ چھ دنوں میں Commitment ہے کہ وہ ان کو Provide کر دیں گے۔ سر! اگر اس کے علاوہ وہ کچھ چاہتے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ کہتے ہیں، پانچ چھ دن میں بات ہو گئی ہے ڈیپارٹمنٹ سے۔

وزیر قانون: تو Monday کو ہیلتھ منسٹر صاحب کے ساتھ میں ان کی میٹنگ کروا دیتا ہوں۔

جناب ہدایت الرحمان: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی جی، مائیک کھولیں جی ان کا۔

جناب ہدایت الرحمان: اصل میں صرف دو آسامیاں خالی نہیں ہیں بلکہ پچپن سے ساٹھ تک آسامیاں خالی ہیں جس کی وجہ سے مختلف تحصیلوں میں مسئلہ ہے اور تحصیل ہسپتالوں میں وہاں ڈاکٹرز نہیں ہیں، تقریباً پچپن سے ساٹھ آسامیاں خالی ہیں، وہ سب پوری کرنی ہیں۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر قانون سر! Next week, Monday کو ہیلتھ منسٹر صاحب کے ساتھ میں ان کی میٹنگ کروا دیتا ہوں، میں بھی اس میں موجود ہوں گا، یہ پوری ڈیٹیل دے دیں، اس کو ہم ایڈریس کر دیں گے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب نے وعدہ کیا ہے کہ Monday کو آپ کی ہیلتھ منسٹر صاحب کے ساتھ میٹنگ کروادیں گے، آپ کے ایشوز Resolve ہو جائیں گے۔ جی فرمائیں۔

جناب ہدایت الرحمان: جناب سپیکر! دوسرا اہم ایشو یہ ہے کہ ہمارے محکمہ جنگلات اور وائلڈ لائف کے کوئی دو سو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، اس کا تعلق اس کے ساتھ نہیں ہے۔۔۔۔۔

جناب ہدایت الرحمان: 216 کی منظوری ہوئی، بہت ایمرجنسی ہے۔

جناب سپیکر: نہ نہ، نہیں نہیں، آپ اس کیلئے الگ کال اٹینشن لائیں گے، ابھی دو Important resolutions ہیں، آپ ریکویسٹ کریں، ہم Rules suspend کر کے آپ کو اجازت دیں، پھر باقی ریزولیوشن لے لیتے ہیں، پہلے وہ دو کر لیتے ہیں، کون کروائے گا، نگہت کریں گی؟ آپ کریں، جی چلیں پھر آپ کے میں نام پڑھتا ہوں، یہ ریزولیوشن ہے نگہت اورکزئی صاحبہ، شوکت علی یوسفزئی صاحب، سردار حسین بابک صاحب، عائشہ بانو صاحبہ، عائشہ نعیم صاحبہ، عاقب اللہ خان صاحب اور سلطان محمد خان صاحب، جی۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

Ms Ayesha Bano: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔, I intend to move joint resolution, hence under rules 240, rule 124 may be suspended and I may be allowed to move the resolution, in the House.

جناب سپیکر: ذرا رول سسپنڈ کرنے دیں، رول ابھی سسپنڈ نہیں ہوئے۔

Mr. Speaker: Under rule-240, 124 may be suspned, is it the desire of the House to suspend this?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes', so now suspended, now you can.

قراردادیں

محترمہ عائشہ بانو: تھینک یو۔ یہ اسمبلی صوبائی حکومت کی وساطت سے وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتی ہے کہ جس طرح وفاقی سرکاری اور تمام خود مختار اداروں کے سرکاری ملازمین کی فیملی پینشن قانون کے مطابق فوت شدہ ملازمین کے ورثاء کو، جن میں اس کی بیوی، غیر شادی شدہ بیٹی، بیوہ بیٹی، طلاق شدہ بیٹی، اکیس سال سے کم عمر تک کے بچوں اور معذور بچوں کو پینشن وصول کرنے کا حقدار قرار دیا گیا ہے جس پر تمام وفاقی اور صوبائی ادارے عمل درآمد کررہے ہیں لیکن محکمہ واپڈا کے ریٹائرڈ ملازمین کے معذور بچوں کو والدین کی پینشن کے حق سے محروم رکھا گیا ہے جس کی وجہ سے واپڈا کے ملازمین کے معذور بچے متاثر ہورہے ہیں، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ واپڈا کے ریٹائرڈ ملازمین کے معذور بچوں کو باقی محکموں کی طرح مروجہ قوانین کے تحت پنشن کا حق دیا جائے۔ تھینک یو۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House to pass this resolution? Those who are in favor of it may say' Yes' and those who are against it may say' No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed.

جناب سپیکر: وزیرزادہ صاحب! رولز ریلیکسڈ ہیں، آپ بھی پیش کریں۔

جناب وزیرزادہ: جناب سپیکر صاحب! شکریہ، میں رولز 124 کو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ ریلیکسڈ ہیں۔

جناب وزیرزادہ: ریلیکسڈ ہیں؟

جناب سپیکر: آپ ریزولیوشن پیش کریں۔

جناب وزیر زادہ: مذمتی قرارداد پیش کرنا چاہتا ہوں، یہ ایک جوائنٹ ریزولیوشن ہے، مسٹر روی کمار صاحب اور ہمارے آنریبل ممبر رنجیت سنگھ صاحب، ہم ملکر یہ ایک ریزولیوشن پیش کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! ہر گاہ کہ امریکہ نے پاکستان کو اقلیتوں سے نامناسب سلوک اور مذہبی آزادی نہ ہونے کو بنیاد بنا کر پاکستان کو بلیک لسٹ میں شامل کیا ہے جو کہ سراسر بے بنیاد اور تعصب پر مبنی ہے، پاکستان میں تمام اقلیتوں کو مذہبی آزادی اور حکومتی اور قومی سطح پر مکمل تحفظ حاصل ہے، (تالیاں) امریکہ کو ہندوستان میں مسلمانوں کے ساتھ خاص کر کشمیری مسلمانوں کے ساتھ اور سکھ برادری پر ظلم، برما اور فلسطین میں رہنے والے مسلمانوں پر مظالم نظر نہیں آتے، ان کو کیوں بلیک لسٹ نہیں کیا گیا؟ ہر گاہ کہ ہم پاکستان میں رہنے والی تمام اقلیتی برادریاں امریکہ پر واضح کرنا چاہتی ہیں کہ پاکستان میں ہماری عبادت گاہیں محفوظ ہیں اور تمام حقوق ہمیں حاصل ہیں، (تالیاں) لہذا یہ اسمبلی امریکہ کے اس اقدام کی پرزور مذمت کرتی ہے۔ شکریہ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی روی کمار صاحب۔

جناب روی کمار: شکریہ، جناب سپیکر! سب سے پہلے میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا اور پاکستان کے اندر آباد جو ہماری اقلیتی برادری ہے میں ان کی نمائندگی کر رہا ہوں اور ان کی طرف سے تھوڑا سا موقف میں سامنے لانا چاہتا ہوں۔ جناب سپیکر! امریکہ نے جو بیان دیا ہے اور جو چیز ہم پہ مسلط کرنے کی کوشش کر رہا ہے، میں اس کی تھوڑی سی تردید کرنا چاہتا ہوں کہ پاکستان میں جتنی بھی اقلیتیں ہیں، وہ بالکل آزاد ہیں، ابھی سے نہیں 1947ء سے لیکر آج تک ہمیں پاکستان میں کبھی کسی نے نہیں روکا، کسی مذہبی عبادات سے، جو ہمارے مندر ہیں، چرچز ہیں، گوردوارے ہیں، ان میں جانے سے ہمیں کسی نے نہیں روکا اور یہ ہماری سب سے بڑی کامیابی، پاکستان نمبر ون ہے، میں سمجھتا ہوں کہ اقلیتوں کو اپنے حقوق دینے میں نمبر ون ہے اور میں امریکہ کے اس موقف کی بھرپور مذمت کرتا ہوں اور اس عمل کو، چونکہ ہمارے پاکستان میں اقلیتیں جو رہتی ہیں ان کے جذبات کو اور ان کی خدمات کو امریکہ کی طرف سے ٹھیس پہنچائی گئی ہے، میں اس کی بھرپور مذمت کرتا ہوں، سر! میں ایک دومنٹ آپ کے لینا چاہوں گا، صرف ایک دومنٹ میں تھوڑی سی وضاحت بھی کرنا چاہوں گا کہ پاکستان میں اقلیتیں کیوں خوشحال ہیں؟ جناب سپیکر! میں سب سے پہلے 'نادرا' کا جو ریکارڈ

ہے، اسکے مطابق پاکستان کے اندر جو ہندو کمیو نٹی ہے وہ نمبر ون، جو آبادی میں پہلے نمبر پر ہے، اس کے بارے میں کہوں گا کہ پورے پاکستان میں جتنی بھی ہندو مذہبی اقلیتیں بستی ہیں، ان کو اپنے مندروں میں جانے سے کوئی نہیں روک سکتا، وہ جاتے ہیں، اپنی عبادات کرتے ہیں، ان کو مکمل آزادی حاصل ہے، کروڑوں کی آبادی میں کوئی بھی ایک ایسا فرد ہندو نہیں ہو گا جو یہ بیان دے سکے کہ مجھے مندر جانے سے روکا گیا ہو، حتیٰ کہ پاکستان کی مضبوط معیشت میں ہندو کمیو نٹی کا بہت بڑا Role ہے، 1947ء سے لیکر آج تک پاکستان کے ہر مندر میں دیوالی اور ہولی اور جتنی بھی ہماری روایات ہیں، جو ہماری ریت اور رواج کے مطابق ہیں وہ منائی جاتی ہیں، جوش و خروش سے منائی جاتی ہیں اور اس میں ہمارے مسلمان بھائی بھی ہمارے ساتھ Participation کرتے ہیں۔ جناب سپیکر! میں آج اسمبلی کے فلور پر Specially پاکستانی ریاست، حکومت پاکستان اور ساری قوم کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ برے سے برا وقت بھی اس پاکستان پہ آیا ہے، جس میں جنگیں ہیں، Terrorism ہے، اس میں ہماری پاکستانی قوم نے، ہمارے مسلمان بھائیوں نے اور Specially ہمارے پٹھان بھائیوں نے اس کے پی میں ہمارا بہت زیادہ ساتھ دیا ہے، آج بھی مجھے یاد ہے کہ جب 1965 میں جنگ ہو رہی تھی اور فارن ایجنڈا تھا، ہمارے ہندوؤں کو نکالنے کی بات کی جا رہی تھی تو اس کے پی میں پٹھان بھائی ہمارے ساتھ کھڑے تھے اور ہمیں انہوں نے کہا تھا کہ آپ اس صوبے سے نہیں جائیں گے، (تالیاں) یہ آپ کا پاکستان ہے اور یہ آپ کا ملک ہے، جناب سپیکر! پاکستان کے اند ، نادرا کے حساب سے جو دوسری رجسٹرڈ کمیو نٹی ہے وہ مسیح کمیو نٹی ہے، میرے مسیح بھائی بھی پوری مذہبی آزادی پاکستان میں Enjoy کر رہے ہیں، وہ اپنے گرجا گھروں میں جاتے ہیں، اپنی عبادات کرتے ہیں اور دن رات پاکستان کی سالمیت Sovereignty کیلئے اور اس کی خوشحالی اور بقاء کیلئے، پاکستان کی ترقی کیلئے دعائیں مانگتے ہیں۔ جناب سپیکر! یہاں پر میں آپ کو مشنری اداروں کا بھی ذکر کروں کہ پاکستان میں جو مشنری ادارے ہیں جن میں ہاسپیٹلز ہیں، جن میں ہمارے سکولز ہیں، انہوں نے پاکستان کی مضبوط معیشت میں زبردست کردار ادا کیا ہے، اس سے ہماری ایک لیڈرشپ نے جنم لیا ہے، اس میں جو ہمارے مسلمان بھائی ہیں، انہوں نے بھی ان مشنری اداروں میں سبق حاصل کیا اور پاکستان کا نام روشن کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ جناب سپیکر! سکھ برادری کے حوالے سے بات کروں تو پاکستان میں آپ دیکھیں کہ جتنے بھی گوردوارے موجود ہیں، ان کی دیکھ بھال ہی پاکستانی حکومت اور ہمارے

مسلمان بھائی اچھی طریقے سے کر رہے ہیں، جو ہمارے سکھ بھائی ہیں، وہ بھی زیادہ خوش ہیں جو ہمارا ننکانہ صاحب کے نام سے جو پیغمبر تھا ان کا، ننکانہ صاحب کے نام سے، ایک پیغمبر کے نام سے ایک ضلع پاکستان میں اس کو نام دیا، اس میں جنم بھومی ہے ہمارے گورونانک جی کی، وہاں پوری دنیا سے سکھ آتے ہیں، انڈیا سے آتے ہیں، کنیڈا سے، پوری دنیا سے اور وہاں پر پاکستان کی دھرتی پر ان کا جنم دن منایا جاتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ میں اپنے لیڈر عمران خان کی بات کروں کہ ابھی Recently جو کرتارپور کا جو بارڈر کھلا ہے تو میں امریکہ کو یہ بات واضح کردوں کہ پاکستان نہ صرف اپنی پاکستانی اقلیتوں کی بلکہ کرتارپور بارڈر کھول کے انڈیا میں ان کے حقوق کیلئے بھی جو مذہبی حقوق ہیں وہ انڈیا کو بھی دے رہا ہے کہ آئیں پاکستان میں اور اپنی جو مذہبی عبادات ہیں، وہ یہاں پہ کریں۔ جناب سپیکر! کیلاش قبیلے کے لوگ بھی پاکستان میں صدیوں سے اپنی روایات کے مطابق زندگی بسر کر رہے ہیں اور اسی طرح دیگر مذاہب جن میں پارسی بھائی ہیں، وہ بھی پاکستان کے آئینی اور مذہبی حقوق سے استفادہ اٹھا رہے ہیں۔ جناب سپیکر! حکومت پاکستان، جو پاکستانی حکومت ہے اور جو ریاست ہے، اس کی تعریف بھی میں یہاں پہ کرنا چاہتا ہوں کہ حکومت پاکستان نے، ریاست نے ہمیشہ ہمارے آئینی اور مذہبی حقوق کی پاسداری کی ہے، ہمیں اوپن میرٹ کے ساتھ ساتھ سپیشل کوٹہ بھی دیا گیا ہے جو کہ تعلیم میں بھی ہے اور جاب میں بھی ہے، ہمیں تعلیم کیلئے سکالرشپس دی جاتی ہیں جناب سپیکر! پاکستان تحریک انصاف نے پہلی دفعہ اس صوبے میں جو ہمارے مذہبی فیسٹیول تھے، جس میں دیوالی، ہولی، کرسمس، ایسٹر، Even کہ کیلاش کمیونٹی کیلئے بھی پہلی دفعہ حکومتی سطح پر منایا گیا اور دنیا میں یہ پیغام دیا گیا کہ پاکستان اقلیتوں کو حقوق دینے میں نمبر ون ہے۔ ہمارے شمشان گھاٹ، ہمارے قبرستان، وہ بھی ہمیں مہیا کئے جا رہے ہیں۔ جناب سپیکر! آخر میں اتنا کہوں گا کہ امریکہ کا پاکستانی اقلیتوں کے بارے میں موقف سراسر غلط ہے، جھوٹ ہے، ہم اس کو مکمل Reject کرتے ہیں، مذمت کرتے ہیں اور ہمیں فخر ہے پاکستانی ہونے پہ اور ہم پاکستان کی بقاء اور خوشحالی کیلئے دن رات کام کرتے رہیں گے۔ بہت بہت شکریہ۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر:</u> منسٹر انفارمیشن، شوکت یوسفزئی صاحب۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر! میں شکریہ ادا کرتا ہوں، ہمارے جو اقلیتی بھائی ہیں اور جیسا کہ امریکہ کا جو طرز حکمرانی ہے، ہ ہمیشہ پہلے دباؤ ڈالتا ہے اور وہ پاکستان کے اوپر تو ہمیشہ سے اپنا دباؤ ڈالتا رہا ہے کہ جی 'ڈو مور' ، 'ڈو مور' اور جتنی ہماری قربانیاں میرے خیال سے ہماری فوج نے دیں، سیکورٹی فورسز نے دیں، عوام نے دیں اور سپیشلی قبائلی عوام نے دیں، وہ سب کے سامنے ہیں لیکن اس کے باوجود وہ 'ڈو مور' کرتا رہا۔ پھر پچھلے دنوں اس نے جو پاکستان کو بلیک لسٹ کرنے کی کوشش کی کہ جی یہاں پہ اقلیتیں آزاد نہیں ہیں تو وہ بھی جس طرح اسے موثر طور پر جواب دیا گیا، کل دفتر خارجہ میں اس کے سفیر کو بلایا گیا، جس طریقے سے موثر جواب دیا گیا تو اسی دن امریکہ نے اپنا وہ فیصلہ واپس لے لیا اور پاکستان کو بلیک لسٹ سے نکال دیا۔ تو یہ جو ہمارے اقلیتی بھائی ہیں، یہ ان کی کامیابی ہے اور ہمارے پاکستان کی کامیابی ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ جس طرح یہ کرتارپور کا ذکر کیا انہوں نے، یہ جو بارڈر کھول کر ایک جواب دیا ہے کہ یہاں پہ جتنی بھی اقلیتیں ہیں، وہ دنیا میں کہیں سے بھی آنا چاہتی ہیں تو ان کیلئے آزادی ہے، وہ آسکتی ہیں، ان کیلئے اپنی مذہبی آزادی، اور جو کیلاش کا انہوں نے ذکر کیا، کیلاش کلچر کو ان شاء اللہ نہ صرف Preserve کیا جائے گا بلکہ ان شاء اللہ دنیا بھر کیلئے اس کو جو ٹورازم سپاٹ ہے وہ بنائیں گے اور ان شاء اللہ اس کو اور بھی پروموٹ کریں گے اور یہ میں آپ کو بتاؤں کہ ہماری اقلیتیں پوری طرح آزاد ہیں، محب وطن پاکستانی ہیں، ان شاء اللہ تعالیٰ، ان کے حقوق برابر ہیں اور جب بھی کوئی ایسا ایشو آئے گا یہ ہمارے ساتھ کھڑے ہوں گے، ہم ان کے ساتھ کھڑے ہوں گے، حکومت ان کی ہے، پاکستان ان کا ہے، ہم سب ایک ہیں ان شاء اللہ تعالیٰ۔ بہت شکریہ۔

Mr. Speaker: Now, I put the resolution before the House

جناب سردار حسین: جناب سپیکر!

Mr Speaker: You want to, ji, Babak Sahib!

جناب سردار حسین: شکریہ جناب سپیکر!

جناب سپیکر: پھر اس کے بعد تھوڑا سا نگہت بی بی بھی بول لیں، پہلے بھی خفا ہو گئیں تھیں۔

جناب سردار حسین: میری تو یہی گزارش ہو گی کہ اگر اس طرح کی جوائنٹ قرارداد اسمبلی میں لاتے ہیں، اس سے پہلے بھی قرارداد آئی، ہمیں دی گئی، ہم نے اس پہ سائن کئے، اگر یہ قرارداد لانے سے پہلے ہمارے سامنے رکھی جاتی تو میں ضرور اس میں یہ ایڈیشن کرتا کہ ہمارے ملک میں جو ہمارے کرسچین بہن بھائی ہیں، ہم ان

سے باتھ روم صاف کراتے ہیں تو میں ضرور اس میں یہ ایڈ کرتا کہ یہ بھی انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہے، یہ بھی اگر ہم اس قرارداد میں ڈال لیتے تو بڑا اچھا ہوتا اور پھر ظاہر ہے ہم نے یہاں پہ پارٹیوں کی نمائندگی کرنی ہے، ہونا تو یہ چاہیے کہ جب بھی کوئی قرارداد اسمبلی میں آتی ہے تو اسے تمام پارلیمانی لیڈرز کے سامنے رکھا جائے، اب کسی کو یہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے کہ اس ملک میں کس کو آزادی حاصل ہے اور کس کو نہیں حاصل ہے، میرے خیال میں ابھی یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں رہی ہے، لہذا میں اس قرارداد کی نہ مخالفت کرتا ہوں اور نہ حمایت کرتا ہوں، عوامی نیشنل پارٹی ایک سٹینڈ صرف اس لئے کرتی ہے کہ ہمارے ساتھ مشاورت نہیں کی گئی، اس لئے میں اسمبلی فلور پہ یہ ریکارڈ پہ لانا چاہتا ہوں، تو عوامی نیشنل پارٹی اس قرارداد کی نہ مخالفت کرتی ہے نہ حمایت کرتی ہے، صرف اس وجہ سے کہ ہمارے ساتھ تو مشورہ ہی نہیں کیا گیا تو ہم Extend کرتے ہیں۔

وزیر اطلاعات: اس پہ آپ کے ادستخط موجود ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کے دستخط موجود ہیں، بابک صاحب۔

وزیر اطلاعات: تو آپ نے اس کو نہیں پڑھا؟ تو یا تو پھر-----

جناب سپیکر: (قہقہہ) بابک صاحب! آپ کے Signature موجود ہیں۔

وزیر اطلاعات: یہ نگہت اور کزئی صاحبہ کی وہ ملی ہے، اس میں آپ کے دستخط موجود ہیں، اگر آپ کے دستخط اپوزیشن سے کوئی اور کرتا ہے تو آپ لے لیں، ان سے کاپی آپ لے لیں، یہ نگہت اور کزئی صاحبہ کی طرف سے آئی ہے۔

جناب سردار حسین: وزیر اطلاعات صاحب! آپ حکومت کے ترجمان ہیں، آپ قرارداد پڑھ لیں۔

(تالیاں)

جناب سردار حسین: آپ قرارداد پڑھ لیں نا، آپ قرارداد پڑھ لیں، وہ عائشہ بانو کی جو قرارداد تھی میں نے اس پر دستخط کئے ہیں، یہ وہ والی قرارداد نہیں ہے، جناب ترجمان صاحب! قرارداد پڑھا کرو، میں اس طرح دستخط نہیں کرتا۔

جناب سپیکر: نگہت اورکزئی صاحبہ! دو منٹ، Time is short

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: شکریہ جناب سپیکر صاحب! پھر وہی بات آجاتی ہے کہ ڈونلڈ ٹرمپ کا ایک پہلے بھی بیان آیا تھا اور اس پہ بھی میں نے باقاعدہ مذمتی قرارداد جمع کرائی ہے لیکن یا تو دیر سے ہمارے سیشن ہوتے ہیں یا آپ کے سٹاف کی کوئی مجھ سے ذاتیات ہے، یا ہمارے کچھ لوگوں سے کہ جن کے کوئسچنز، جن کی قراردادیں، جن کی تحریک التواء، اب تقریباً کوئی بیس پچیس تحریک التواء میری موجود ہیں، میرے پچیس کوئسچنز موجود ہیں لیکن مجھے سمجھ نہیں آتی ہے کہ میرے ساتھ ان لوگوں نے اس اسمبلی میں اس دن کے بعد کہ جب میں نے ایک بات پوائنٹ آؤٹ کی تھی تو اس کے بعد یہ سلسلہ شروع ہو گیا، بہر حال میں آتی ہوں اپنی اس قرارداد کی طرف کہ پاکستان میں تمام حکومتیں، یہ نہیں کہ پاکستان تحریک انصاف نے بلکہ جب سے پاکستان بنا ہے، یہاں پہ پاکستان میں قائد محمد علی جناح کے فرمان پہ یہ جو آپ کے پیچھے جھنڈا ہے، یہ اس کی مثال ہے، ڈونلڈ ٹرمپ جو ہے وہ اس وقت دماغی لحاظ سے بالکل فارغ ہو چکا ہے اور میں یہ سمجھتی ہوں کہ اس نے جو پاکستان کو بلیک لسٹ کیا ہے، یہ ہماری ان قربانیوں کا صلہ نہیں ہے کیونکہ پاکستان نے ستر ہزار سے زیادہ اپنے سول، فوجی اور پولیس کے افسران اور پولیس کے جو شہداء ہیں، ان کی قربانیاں دی ہیں اور میں یہاں یہ بات بھی کر دینا چاہتی ہوں کہ ڈونلڈ ٹرمپ صاحب! آپ جو کہتے ہیں کہ ہماری امداد آپ بند کر دیں گے، ڈونلڈ ٹرمپ صاحب! یہ ہماری امداد نہیں ہے، یہ وہ چیز ہے کہ جو ہم نے یہاں پہ آپ کو، یہ ہمارے Expenditure charges ہیں کہ جو ہم نے آپ کو افغانستان کی وار کیلئے اپنے اڈے دیئے اور اگر آپ ہمارے یہ جو پیسے ہیں، یہ ہمیں ریلیز کر دیں تو پاکستان جو ہے وہ کسی کا قرض دار نہیں ہو گا۔ جناب سپیکر صاحب! یہاں پہ پاکستان میں ہولی ہوتی ہے، بلاول بھٹو صاحب جاتے ہیں، وہاں پہ باقاعدہ طور پر ان کے ساتھ ہولی مناتے ہیں، کیونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ جو پاکستان کا جھنڈا ہے اس میں جو سفید رنگ ہے، وہ اقلیتوں کا رنگ ہے، تو اس سے زیادہ اور کیا ہو گا اقلیتوں کیلئے کہ یہاں پہ جھنڈے میں جب ان کو ظاہر کر دیا گیا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ سکھ، ہندو، پارسی، کیلاش کے لوگ، ہماری جو مسیح برادری ہے، یہ سب ہمارے لئے پاکستان کے لوگ ہیں اور انہوں نے ہمیشہ ہر جگہ پہ پاکستان کا ساتھ دیا ہے اور پاکستان کا نام روشن کرنے میں اور پاکستان کی ترقی کیلئے باقاعدہ طور پر ہمارے ساتھ ان تمام برادریوں کا یکساں Contribution ہے، تو میں سمجھتی ہوں، میں اس قرارداد کی حمایت کرتی ہوں کہ جو کچھ انہوں نے کہا ہے کہ ڈونلڈ ٹرمپ کو یہ یاد رکھنا چاہیے کہ امریکہ اب ہمیں 'ڈو مور' نہیں

کہہ سکتا، پاکستان کے عوام جو ہیں وہ غیرت مند لوگ ہیں اور پاکستان کی طرف سے ہم یہاں سے صوبائی اسمبلی سے یہ باقاعدہ طور پہ ڈونلڈ ٹرمپ کو ہم تنبیہ کرنا چاہتے ہیں کہ پاکستان کو میلی آنکھ سے دیکھنے والا ہمیشہ جہنم رسید ہو گا۔ تھینک یو۔

<u>جناب سپیکر</u>: روی کمار اور وزیر زادہ صاحب! آپ دونوں سے درخواست ہے کہ بابک صاحب کے ساتھ اندر بیٹھیں اور ان کو Agree کریں چونکہ یہ ایشو ایسا ہے کہ اس پہ Unanimous resolution جانی چاہیے اور یہ چونکہ پاکستان میں بسنے والی اقلیتوں کی طرف سے پیش ہوئی ہے اور اگر اکثریت کی طرف سے جاتی تو وہ تو اور بات تھی لیکن چونکہ اقلیت، کرسچین برادری خود کہہ رہی ہے کہ ہمارے ساتھ کوئی ایسا سلوک نہیں ہوتا، ہندو برادری خود کہہ رہی ہے کہ ہمارے ساتھ ایسا سلوک نہیں، بہتر رویہ ہے، کیلاش خود کہہ رہے ہیں، سکھ برادری خود کہہ رہی ہے، تو جب اقلیتوں کی طرف سے جا رہی ہے تو اس لئے آپ بابک صاحب کے ساتھ بیٹھیں اور ان کو اس پہ Agree کریں، اس کے بعد آپ ان کو Agree کر کے آ جائیں، جی، انہوں نے واپس تو نہیں لیا ہے؟ واپس لے لیا ہے، شوکت یوسفزئی صاحب! واپس لے لیا ہے انہوں نے، واپس ہو گیا ہے؟ جی۔

<u>وزیر اطلاعات</u>: ان کی طرف سے جو خبر۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: یہ شوکت صاحب بول رہے ہیں۔

<u>وزیر اطلاعات</u>: تو دفتر خارجہ۔۔۔۔

<u>جناب سردار حسین</u>: ایک منٹ کیلئے۔

<u>وزیر اطلاعات</u>: جی۔

<u>جناب سردار حسین</u>: ڈرافٹ کر لیں گے اور یہاں پہ لے آئیں گے۔

<u>وزیر اطلاعات</u>: یہ تو میرے خیال سے اگر آج ہی ہو جائے، کیونکہ اب یہ میڈیا پہ چلی گئی ہے تو اگر پاس ہو جائے تو بہتر ہو گا۔

<u>جناب سردار حسین</u>: اس طرح نہیں ہوتا، اس طرح قرار داد اسمبلیوں سے نہیں ہوتی۔

<u>وزیر اطلاعات</u>: سر! یہ کوئی ذاتی تو وہ ہے نہیں، تمام پارٹیوں کی نمائندگی ہوتی ہے۔

<u>جناب سردار حسین</u>: نہیں، اس طرح نہیں ہے۔

وزیر اطلاعات: کہ نن او شی نو بنہ دہ۔ سردار صاحب! اگر آپ چاہتے ہیں تو ابھی ڈرافٹ کر دیں کیونکہ یہ Already، ہاں ابھی کر دیں تو اچھا ہو گا، ٹھیک ہے، نہیں وہ جو بلیک لسٹ کرنے کا جو فیصلہ تھا، وہ امریکہ نے واپس لیا ہے، وہ واپس لے لیا ہے کیونکہ کل جو وزارت خارجہ، ریزولیوشن میں بے شک اس کا ذکر نہ ہی کیا جائے۔

جناب سپیکر: آپ کر لیں اور دوبارہ لے آئیں۔

وزیر اطلاعات: نہیں، اس کو ہم اس طرح کر دیں گے کہ امریکہ نے شرارت کی تھی، اس میں لفظ شرارت ڈال لیں گے، مسئلہ ٹھیک ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: جی روی!

جناب روی کمار: بابک صاحب نے جو بات کی ہے، میں ان کا احترام کرتا ہوں اور تمام پارٹیوں کا میں احترام کرتا ہوں لیکن آج جو ہم نے کوٹہ کے حوالے سے جو قرارداد پیش کی ہے، جواب اسمبلی میں آگے آئے گی، اس پہ بحث بھی کریں گے سر، مجھے عوامی نیشنل پارٹی یہ بتادے کہ پانچ سال انہوں نے گزارے، انہوں نے اقلیت کیلئے کوٹہ، سر، میں ایک منٹ صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: روی، آپ کی ریزولیوشن ہے، آپ Kindly اندر جائیں، جاکر اس کو Re draft کریں، آپ اندر تشریف لے جائیں، ہم چاہتے ہیں کہ ماحول بہتر ہو، ایک جوائنٹ ریزولیوشن آجائے، Unanimously آجائے، یہ زیادہ Powerful ہو گی، جب تک ہم باقی ریزولیوشنز لے لیتے ہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! میں ایک بات کہنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: کوئی قانون کی خلاف ورزی ہے تو بتائیں؟ باقی ریزولیوشنز کدھر ہیں؟ ہاں، یہ ہیں، بابک صاحب تو اندر چلے گئے ہیں، Mr. Bahadur Khan Sahib, MPA, to move his resolution No.20، کرا دیتے ہیں، اس کے بعد لے لیتا ہوں۔

جناب بہادر خان: چونکہ میرے حلقے پی کے۔16، لوئر دیر میں پینے کے صاف پانی کی شدید قلت ہے جس کی وجہ سے وہاں کے غریب لوگ دور دراز علاقوں سے گاڑیوں کے ذریعے پینے کا صاف پانی لاتے ہیں جو کہ غریب عوام پر ظلم ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ مذکورہ حلقہ نیابت پی کے۔16 کو ہنگامی

بنیادوں پر واٹر سپلائی سکیم کی منظوری دی جائےاور درج ذیل گاؤں کوآئندہ 2018ء کے بجٹ میں ترجیحی بنیادوں پر شامل کیاجائے۔

جناب سپیکر صاحب! زمونږه خصوصاً دير کبنې او يا په صوبه کبنې د اوبو نن سبا ډير زيات قلت دے د خشک سالئی په وجه باندې۔ خو بيا زمونږه علاقه چې ده غريزه علاقه ده۔

جناب سپیکر: آپ نےپوری ریزولیوشن نہیں پڑھی،آگےتک پڑھیں۔

جناب بہادر خان: جی؟

جناب سپیکر: اپنی پوری ریزولیوشن پڑھیں۔

جناب بہادر خان: ہو گئی جی۔

جناب سپیکر: نہیں رہتی ہے نا، نمبرون موضع، This is part of the resolution، پڑھیں، ساری پڑھیں، یہ موضع جات پڑھیں نا۔

جناب بہادر خان: باقی گاؤں کا ہے۔

جناب سپیکر: تو پڑھیں نا، ریزولیوشن میں شامل ہے، Read out کریں۔

جناب بہادر خان: موضع لر قداری، موضع راشه ډهيری، سرشاه بازاک، پرچم ماہی، اسمان بانډه، پشتنئی جان مامده، گل بيله، پلوسوډاک، طوفان شاه، ملا بانډه، انذرو بانډه، میاں کلی شاه، تنگی صدر برکلے، سورئی، غونډی، تتر باغ، نوو کوټو ثمر باغ، کمانگرو، بډه نئی میار، ولئی کنډو، جبگئی قداری، غوړه بانډه اور لوگړغوړه بانډه، بائیس پچیس گاؤں ہیں، یہ تکلیف ہے یہ تقریباًتیس کلو میٹر، د دی دغه نه اوبه راوړی پنجکوړے نه سیند نه اوبه راوړی په کاړو کبنې۔

Mr Speaker: Law Minister to respond.

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): سر! ترقیاتی کام جتنے بھی ہیں، ان کو ہمیں فلور آف دی ہاؤس پہ Oppose نہیں کرنا چاہیے اور میں بہادر خان صاحب جو کہہ رہے ہیں اور اگر فلور پہ بات آگئی ہے تو میرے خیال میں اگر وہاں پہ ضرورت ہے تو یہ ہونا چاہیے، لیکن میرے ذمے پارلیمنٹری افیئرز کا جو قلمدان ہے تو مجھے

اچھاتو نہیں لگتا لیکن تھوڑا ایک رول کی طرف میں آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہ رہا ہوں، جناب سپیکر، Rule 123 جو ہے یہ ریزولیوشنز کے حوالے سے ہے، اس میں ہے،

Right to move resolution: subject to the provision of these rules, any Member may move resolution relating to a matter of general public interest، پھر Explanation میں کہا گیا ہے کہ General publice interest means a matter of interest at Provincial and National level and does not include development projects for which resources, feasibility reports and other technical requirements are general public interest prerequisite, .

تو میں Agree تو کرتا ہوں کہ یہ ہونا چاہیے لیکن یہ ریزولیوشن نہیں ہے سر، Kindly یہ ریزولیوشن کے تھرو نہیں آنی چاہیے، یہ کال اٹینشن پہ آ جائے یا کوسچن پہ آ جائے تو وہ زیادہ بہتر ہو گا۔

جناب سپیکر: اس کو ہم کال اٹینشن میں لے لیتے ہیں، کال اٹینشن میں لے لیتے ہیں ٹھیک ہے، کال اٹینشن میں لے لیتے ہیں اور اس پر۔۔۔۔

جناب بہادر خان: سر، میں۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ ہو گیا، انہوں نے آپ کو جواب دے دیا، But this is not the resolution, this is the call attention.

وزیر قانون: سر! میرا مقصد یہی تھا کہ یہ رولز کی خلاف ورزی ہو جائے گی تو ان کا مقصد بھی پورا نہیں ہو پائے گا۔

جناب سپیکر: قرارداد نمبر 22، میاں نثار گل صاحب۔

میاں نثار گل: شکریہ جناب سپیکر! چونکہ جنوبی اضلاع کیلئے پشاور سے ڈی آئی خان تک جانے کیلئے انڈس ہائی وے استعمال ہو رہی ہے جس پر بے انتارش ہونے کی وجہ سے ایکسیڈنٹ ہوتے رہے ہیں اور اس میں قیمتی جانیں ضائع ہو چکی ہیں اور لوگوں کو انتہائی مشکلات کا سامنا ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ پشاور سے ڈی آئی خان تک موٹروے کی تعمیر جلد از جلد مکمل کی جائے۔

جناب سپیکر! اس پہ اگر آپ مجھے ایک منٹ ٹائم دے دیں تو میں آپ کا شکریہ ادا کروں گا۔جناب سپیکر! شکر الحمد للہ آبادی زیادہ ہو رہی ہے، ہماری اسلام آباد پشاور موٹروے بنی، جو پورے صوبے کیلئے ایک اچھا قدم ہے کہ ہم اسلام آباد سے جب سفر کرتے ہیں تو آسانی سے کرتے ہیں۔جناب سپیکر! اللہ ہزارہ ڈویژن کو مبارک کرے، ایکسپریس وے بن رہی ہے جو کہ بہت رش تھی، بڑی اچھی بات ہے ہمارے کافی لوگ اس طرف سے آجارہے ہیں، سوات والے لوگوں کو مبارکباد دیتا ہوں کہ سوات کیلئے موٹروے بن گئی ہے، ان شاء اللہ تعالیٰ پایہ تکمیل کو پہنچ جائے گی، ہزارہ موٹروے کی بات میں نے کر دی، جناب سپیکر! یہ جو ہم ایوان میں آتے ہیں، باتیں کرتے ہیں انڈس ہائی وے پشاور سے کراچی تک، جس میں بونیر کے لوگ بھی ہوتے ہیں، سوات کے لوگ بھی ہوتے ہیں اور بڑے بڑے ٹرالرز آتے ہیں، اس پہ ایکسیڈنٹ ہوتے ہیں روزانہ، تقریباً دو تین گھنٹے ہمارا کرک کا سفر ہوتا ہے، ہم یہ ریکویسٹ کرتے ہیں کہ کوہاٹ ڈویژن، بنوں ڈویژن، ڈی آئی خان ڈویژن، یہ پورے جنوبی اضلاع بلکہ پورا پاکستان اس سے وابستہ ہے، ہم ریکویسٹ کرنا چاہتے ہیں، منور خان صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، پچھلے بجٹ اجلاس میں انہوں نے گلہ کیا تھا کہ اگر ہمیں حق نہ دیا گیا تو پھر ہم اپنے صوبے کی ڈیمانڈ کریں گے، ہم آپ کے بھائی ہیں، آپ ہماری سڑکوں کا حال دیکھیں، انڈس ہائی وے کو دیکھیں، میں یہ ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں کہ اس موٹروے کو جلد از جلد تعمیر کیا جائے کیونکہ شکر الحمد للہ وسائل سے بھرا ہوا علاقہ ہے اور میں آپ سے بھی امید کرتا ہوں کہ آپ اس میں ہماری مدد کریں گے۔

<u>جناب سپیکر:</u> بالکل ان شاء اللہ، Is it the desire of the House to pass this resolution یہ فیڈرل گورنمنٹ سے اپیل کر رہے ہیں، سفارش کر رہے ہیں، ایک Recommendation جا رہی ہے فیڈرل گورنمنٹ کو۔

<u>وزیر قانون:</u> جناب سپیکر! ریزولیوشن جو ہے، خواہ وہ نیشنل لیول کی ہو خواہ وہ پراونشل لیول کی ہو لیکن اس ڈیویلپمنٹل پراجیکٹ، جیسا کہ رول میں نے Quote کیا ہے کہ وہ نہیں ہو سکتے تو، بیشک میں کبھی بھی Oppose نہیں کروں گا کیونکہ اگر کسی علاقے کی ترقی کا سوال ہے تو میری پھر رائے یہ ہے کہ اسے Communicate کر دیا جائے این ایچ اے کو، یا جو فیڈرل کی Communication Ministry ہے، مطلب وہی، تاکہ ان کا مسئلہ حل ہو سکے۔

Mr Speaker: This is the recommendation, اس سے کوئی حرج نہیں ہے

Is this the desire of the House to pass this resolution?. Those who are in favour may say 'Yes' and those who are against it may say "No".

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it .The resolution is passed unanimously.,Mr Bahadur Khan Sahib! Resolution No 23.

جناب بہادر خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب! ہر گاہ ملک میں موجودہ پانی کے ذخائر تیزی کے ساتھ کم ہو رہے ہیں جس سے ملک میں خشک سالی کا اندیشہ ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ وہ ہنگامی طور پر موجودہ ذخائر کو ضیاع سے بچائے اور نئے ذخائر کا فوراً بندوبست کرے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House to pass this resolution? Those who are in favor of it may say' Yes' and those who are against it may say' No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Resolution is passed, (Applauses) Janab Inayatullah Sahib, Resolution No 25.

جناب عنایت اللہ: میری اور قرار دادیں بھی تھیں، ایک این ایف سی کے حوالے سے تھی اور ایک نادرا کے حوالے سے تھی، وہ ایجنڈے پہ نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: یہ جو ہے نا، یہ نمبر 25 ہے۔

جناب عنایت اللہ: ایک ہی قرار داد آئی ہے، اور قرار دادیں نہیں آئیں۔

جناب سپیکر: ایک ممبر کی ایک ہی آئی ہے۔

جناب عنایت اللہ: جی۔

جناب سپیکر: ایک ممبر کی ایک ہی آ سکتی ہے۔

جناب عنایت اللہ: نہیں، دو بھی آ گئی ہیں ناں۔

جناب سپیکر: نہیں ایک ہی ہے۔

جناب عنایت اللہ: بہادر خان صاحب کی دو آ گئی ہیں ناں۔

جناب سپیکر: آپ کی ایک ہے۔

جناب عنایت اللہ: قرار دادیں ایک سے زیادہ بھی آ سکتی ہیں اس پہ کوئی پابندی نہیں ہے، قرار دادیں ایک سے زیادہ بھی ہو سکتی ہیں۔

جناب سپیکر: اس وقت ہمارے پاس ایک ہی ہے۔

جناب عنایت اللہ: میری گزارش یہ ہے کہ اسی سیشن کے دوران ان دونوں قرار دادوں، این ایف سی والی اور نادرا والی، ان دونوں کو پھر لے آئیں۔

جناب سپیکر: یہ تو کر دیں ناں۔

جناب عنایت اللہ: یہ تو کرتا ہوں، ہر گاہ کہ گولن گول پراجیکٹ تکمیل کے آخری مراحل میں ہے اور اس کیلئے Distribution line دیر بالا کے راستے نیشنل گرڈ تک لانے کیلئے بچھائی جارہی ہیں، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ مرکزی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ اس پراجیکٹ سے دیر بالا اور دیر پائین کو بجلی مہیا کرنے کیلئے ترجیحی بنیادوں پر اقدامات اٹھائے اور اگر اس کیلئے ٹھوس اقدامات نہ کئے گئے تو دیر بالا اور دیر پائین کے عوام اور منتخب نمائندے اس حوالے سے بھرپور احتجاج کا حق محفوظ رکھتے ہیں۔

Mr. Speaker: Okay, Is it the desire of the House to pass this Resolution? Those who are in favour of it may say' Yes' and those who are against it may say' No'.

(The motion was carried)

Mr h. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The resolution is passed unanimously. Muhammad Zahir Shah Sahib, resolution No. 35. Zahir Shah Sahib.

جناب ظاہر شاہ: شکریہ جناب سپیکر! چونکہ خیبر پختونخوا سب سے زیادہ نیچرل گیس پیدا کرنے والا صوبہ ہے اور اس کا ایس این جی پی ایل کا ہیڈ کوارٹر لاہور میں ہے جس کی وجہ سے خیبر پختونخوا کے عوام کو ہیڈ کوارٹر تک رسائی میں کافی مشکلات درپیش آتی ہیں، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ وہ ایس این جی پی ایل کے ہیڈ کوارٹر کو لاہور سے اسلام آباد منتقل کیا جائے۔

سر! میں تھوڑا سا Elaborate کرنا چاہتا ہوں کہ خیبر پختونخوا سب سے زیادہ نیچرل گیس کی پیداوار میں جو کہ ایک ہزار ایم ایم سی ایف ڈی گیس جو ہے، یہ پورے پاکستان کے ایس این جی پی ایل کا جو حصہ

ہے اس کے اندر آتی ہے، اس کے اندر 26 پرسنٹ شیئر پنجاب کا ہے، 200 ایم ایم سی ایف ڈی جو ہے وہ سندھ سے آتی ہے اور 300 ایم ایم سی ایف ڈی بلوچستان سے آتی ہے اور خیبر پختونخوا سے تقریباً 440 ایم ایم سی ایف ڈی گیس جو ہے وہ ایس این جی پی ایل کو آتی ہے اور چونکہ یہ ون یونٹ کے وقت میں واپڈا اور گیس کا ہیڈ کوارٹر جو تھا یہ لاہور میں منتقل ہوا تھا، چونکہ خیبر پختونخوا نیچرل گیس کے اندر بھی، نیچرل گیس جو ہے اس کے اندر One thousand ton روزانہ کی بنیاد پر خیبر پختونخوا، 90 پرسنٹ ٹوٹل شیئر خیبر پختونخوا سے ایس این جی پی ایل کے اندر جاتا ہے، لہذا سارے جتنے بھی ایس این جی پی ایل کے روزانہ کی بنیاد پر جتنے اخراجات وہاں پہ ہوتے ہیں، وہاں پہ جتنے لوگ اسلام آباد تک آتے جاتے ہیں، اسلام آباد ہمارا کیپیٹل ہے اور اٹھارہویں ترمیم کے بعد چونکہ یہ صوبوں کا Right بن گیا ہے تو ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ جو ایس این جی پی ایل کا ہیڈ کوارٹر ہے اس کو پشاور منتقل کیا جائے اور اگر پشاور نہیں تو اسلام آباد منتقل کیا جائے۔

<u>جناب سپیکر</u>: ٹھیک ہے ظاہر شاہ صاحب ہاؤس کو Put کر دیتے ہیں، Is it the desire of the House to pass this resolution? Those who are in favour of it may say' Yes' and those who are against it may say' No' .

(The motion was carried)

<u>Mr</u> h<u>. Speaker:</u> The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

وہ دوسری ریزولیوشن کا کیا ہوا جی؟ ہو گئی تو اس کو دوبارہ read out کریں۔

<u>جناب سردار حسین</u>: سپیکر صاحب! اگرچہ ظاہر شاہ طورو صاحب نے بڑی اچھی قرارداد پیش کی، اگر ہم یہ بھی قرارداد لے آئیں کہ واپڈا کا ہیڈ آفس، پاکستان کا دارالخلافہ اسلام آباد ہے لیکن واپڈے کا مین آفس لاہور میں ہے، اگر ہم متفقہ طور پہ یہ قرارداد بھی لے آئیں کہ وہ اسلام آباد میں آ جائے۔

<u>جناب سپیکر</u>: لے آئیں، بیشک وہ بھی لے آئیں۔

<u>جناب سردار حسین</u>: ابھی تو ماشاء اللہ اسلام آباد میں ہماری حکومت ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: اور کیپیٹل میں ہونا چاہیے۔

<u>محترمہ شگفتہ ملک</u>: جناب سپیکر! آج آپ نے Sit stand میں میری کافی Exercise کروادی لیکن ہم بھی وہ شریر بچے ہیں کہ اپنی بات منوا کے ہی رہیں گے۔ میں پوائنٹ آف آرڈر پہ یہ بات کرنا چاہ رہی تھی کہ

سب سے پہلے تو آپ یہ دیکھیں کہ آپ کی گیلریز اس میں کتنے آفیسرز جو ہیں، آپ کے ہائر ایجوکیشن کے، آپ کے انرجی اینڈ پاور کے، جو بزنس یہاں پہ ہوا ہے تو سیکرٹری لیول، ایڈیشنل سیکرٹری لیول، آپ مجھے صرف یہ بتا دیں، آپ ذرا معلومات کروالیں کہ کتنے لوگ یہان پہ بیٹھے ہیں؟ سر! یہ میرا کوسچن ہے، مجھے آپ نے دو دفعہ اس پہ رولنگ دی ہے۔

جناب سپیکر: Attendance sheet لے آئیں میرے پاس۔

محترمہ شگفتہ ملک: سر، آپ کے چیف منسٹر نے یہاں پہ بات کی تھی کہ سیکرٹری اور ایڈیشنل سیکرٹری سے کم لیول کا بندہ نہیں آئے گا لیکن اس کے باوجود مجھے آپ اس گیلری میں دکھادیں۔ سر، دوسری بات میں کوسچن کے حوالے سے کروں گی کہ ہم پانچ منٹ لیٹ، Absent ہو جائیں تو آپ لیپس کر دیتے ہیں لیکن سیکرٹری لیول کے یہ جتنے بھی ہوتے ہیں، ان کا یہ حال ہے۔ میں بہت Important issue پہ بات کرنا چاہ رہی تھی کہ آپ کی جو ہائر ایجوکیشن ہے، اس میں باچا خان یونیورسٹی میں 2017ء میں سلیکشن بورڈ سے انہوں نے ٹسٹ کروائے ہیں لیکن تاحال اس کا ریزلٹ اناؤنس نہیں کیا گیا ہے اور جواب مجھے یہ دیا جاتا ہے کہ ابھی تک سینٹ کی میٹنگ نہیں ہوئی، تو میں یہ پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ جوان کے سنڈیکیٹ ہوتے ہیں جو دو دو سال تک میٹنگ نہیں کرتے تو ان کی کارکردگی کیا ہے؟ دو سال میں یہ کہتے ہیں کہ پابندی تھی، اس وجہ سے ہم نے یہ اپوائنٹمنٹ نہیں کی تو اگر پابندی تھی تو پھر آپ نے کیوں اشتہارات دیئے، آپ نے ان بچوں سے فیس کیوں لی، آپ نے ٹیسٹ کیوں لئے؟ تو یہ جو وقت کا ضیاع ہے، آپ کی میٹنگ جو نہیں ہوتی، آپ کی کارکردگی زیرو ہے تو اس سے پتہ چلتا ہے کہ ان کی غیر سنجیدگی ہے، سر، ایک Important issue سٹوڈنٹس کے حوالے سے، بچوں کے حوالے سے تھا اور آپ کی جتنی بھی بیوروکریسی ہے، ان کی غیر سنجیدگی یہ ہے کہ وہ پارلیمنٹرین کے حوالے سے، اسمبلی کے حوالے سے اپنے ایک سیکشن آفیسر کو بھیج دیتے ہیں اور خود آنے کی زحمت نہیں کرتے تو اس پہ میں احتجاج بھی کروں گی اور سر، میں اپنے کوسچنز اس وقت تک نہیں لے کر آؤں گی جب اس ڈیپارٹمنٹ کا سیکرٹری اور ایڈیشنل سیکرٹری موجود نہیں ہوگا۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: آج کی جو Attendance ہے، اس میں تقریباً سارے ڈیپارٹمنٹس کے ایڈیشنل سیکرٹری رینک کے لوگ یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں، اس سے Below کوئی بھی نہیں ہے، ایڈیشنل سیکرٹری، میں بات کر رہا ہوں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! اس میں میں کہنا چاہوں گی کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اصل میں آج کیبینٹ میٹنگ بھی ہے، کچھ اس کی تیاری میں ہیں But یہ جو ہیں ایڈیشنل سیکرٹری سے کم کوئی بھی یہاں نہیں بیٹھا ہوا ہے، میرے پاس Attendance ہے اور صرف یہ جو پلاننگ اینڈ ڈیویلپمنٹ ہے، یہ، (شور) یہ چیف کس رینک کا آفیسر ہے؟ یہ اگر گریڈ 20 کا ہے تو پھر تو ٹھیک ہے، ایڈیشنل سیکرٹری، سوائے پولیس ڈیپارٹمنٹ کے کوئی بھی ایڈیشنل سیکرٹری سے کم نہیں ہے بی بی! (شور) ہاں جی، آپ کی بات کمپلیٹ ہو گئی؟

محترمہ شگفتہ ملک: جی ہاں، شکریہ۔

جناب سپیکر: آپ کو جواب مل گیا ہے۔ فیصل زیب، ایم پی اے، فیصل زیب صاحب۔

جناب فیصل زیب: شکریہ جناب سپیکر! سب سے پہلے میں یہاں پہ آپ سے ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں سر، آپ نے یہاں پہ ایک یا ڈیڑھ مہینے پہلے ایک آرڈر دیا تھا، وہ آرڈر یہ تھا کہ میں نے کوئلے کی کان کے اندر شہید لوگوں کی بات کی تھی، آپ نے پندرہ دن کا ٹائم لیا تھا کہ پندرہ دن میں اس پر کمیٹی بنے گی اور اس کا جواب ہم آپ کو دیں گے لیکن میرے خیال میں ڈیڑھ مہینہ گزر گیا ہے لیکن آج تک کوئی جواب ہمیں نہیں ملا۔

جناب سپیکر: شوکت یوسفزئی صاحب۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر صاحب! یہ واقعی بہت اہم ایشو ہے شانگلہ اور دیر کے حوالے سے، اسپیشلی یہ دو تین اضلاع جو ہیں، بونیر بھی اس میں ہے، یہ اتنا سخت کام ہے کہ ان تین اضلاع کے علاوہ کوئی کر بھی نہیں سکتا اور 70 پرسنٹ شانگلہ کی جو یوتھ ہے، وہ کوئلے کی کانوں میں کام کرتی ہے، تو اس حوالے سے میں مشکور ہوں وزیر قانون صاحب کا، انہوں نے مجھے یقین دہانی کرائی ہے کہ اپنے ڈیپارٹمنٹ، جو اس کیلئے قانون سازی ہونی ہے تو انہوں نے کہا ہے کہ ہم تیار کر کے آپ کو دکھا دیں گے اور میں مشکور ہوں

اپنے بھائی کا کہ انہوں نے یہ ایشو اٹھایا ہے، میں اس وقت اسمبلی میں موجود نہیں تھا لیکن یہ ایشو بڑا Important ہے کیونکہ روزانہ کی بنیاد پہ لاشیں آرہی ہیں، جناب سپیکر! لاشیں آرہی ہیں وہاں پہ-----

Mr Speaker: Minister Law! Respond please.

وزیر اطلاعات: سر، میں عرض کروں، روزانہ لاشیں آرہی ہیں اور غیر قانونی مائنز چونکہ اس وقت فاٹا تھا، ابھی As still فاٹا ہے تو سی ایم صاحب سے میری بات ہوئی ہے، انہوں نے کہا ہے کہ جتنی بھی، مائنز اینڈ منرلز کے منسٹر صاحب یہاں بیٹھے ہیں، تو میں ان سے بھی ریکویسٹ کروں گا کہ جتنی فاٹا کے اندر غیر قانونی مائنز ہیں ان پر فوری طور پر پابندی لگائی جائے تو یہ تب جا کر اس ایشو کا کوئی حل نکلے گا، پوری دنیا کے اندر 'سیف مائننگ' کا Concept ہے، یہاں پہ کوئی 'سیف مائننگ' نہیں ہے، جناب سپیکر! یہاں آج کوئی بھی غیر قانونی مائنز لے لے گا اور شروع کر دے گا اور یہ اس بیچاری یوتھ کو اندر لے جاتے ہیں اور پھر جس طریقے سے روزانہ یہ مائنز گر رہی ہیں، لوگ دب رہے ہیں، مر رہے ہیں تو میرے خیال سے اس پہ وزیر قانون صاحب نے مجھے کہا تھا کہ ہم اس قانون میں تھوڑی سی ترمیم لانا چاہتے ہیں، (شور / قطع کلامی) آپ کو کیوں تکلیف ہو رہی ہے؟ میں ممبر ہوں، میں جس جگہ کی بات کر رہا ہوں وہاں سے میں بھی ممبر ہوں، (شور / قطع کلامی) آپ کو تکلیف نہیں ہونی چاہیے، نہیں نہیں، آپ پریشان نہ ہوں، ان شاء اللہ تعالیٰ شانگلہ پسماندہ نہیں رہے گا، میں مشکور ہوں، میں نے پہلے ان کا شکریہ ادا کیا ہے۔

Mr Speaker: Please address the Chair.

وزیر اطاعات: جناب سپیکر! میں نے ان کا پہلے شکریہ ادا کیا ہے، ان میں بات کرنے کی تمیز نہیں ہے، نہ یہ سن سکتے ہیں اور نہ یہ بول سکتے ہیں، ان سے یہ پوچھیں کہ ان کے حلقے میں کتنی پسماندگی ہے، اس کی کبھی بات کی ہے انہوں نے؟ ان میں جرءت ہونی چاہیے، میرے اندر جرءت ہے تو میں بات کر رہا ہوں، آپ مجھے مت سکھائیں۔

جناب سپیکر: آپ چیئر کو ایڈریس کریں-----

جناب فیصل زیب: جناب سپیکر! میں منسٹر لاء سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ شوکت صاحب نے تو ٹھیک ہے اپنے Behalf پہ بات کر لی لیکن ہمیں یہ بتائیں کہ وہ پندرہ دن کا ٹائم آپ نے لیا تھا، پھر آپ نے کہا تھا کہ میں

دونوں ایم پی ایز کو On bord لوں گا لیکن ابھی تک اس کا کوئی جواب ہمیں نہیں ملا، ٹھیک ہے اس میں قانون سازی ہو گی، بہت کچھ ہو گا لیکن اگر اس دوران کچھ اور واقعہ پیش آیا تو اس کا Responsible کون ہو گا؟

<u>جناب سپیکر</u>: یہ لاء منسٹر Respond کریں، آپ نے ایشورنس دی تھی۔

<u>جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون)</u>: بالکل جی، میں شکریہ ادا کرتا ہوں آنریبل ممبر کا، اور تمام آنریبل ممبرز ہیں، اسمبلی میں جو بھی اگر بات کر رہا ہو، چونکہ یہ Public importance کی بات ہوتی ہے تو ان کا حق بھی ہے اور ان کو ہم سنیں گے بھی اور ان کو ایڈریس بھی کریں گے۔ سر، یہ مائننگ کا جو ایشو ہے، Basically ہمارا مقصد ابھی یہ ہے کہ سیفٹی جو ہے وہ زیادہ سے زیادہ ہم Ensure کرائیں، اس کیلئے میں نے Step لے لیا ہے، چونکہ یہ مائننگ ڈیپارٹمنٹ سے بھی تعلق رکھتا ہے، تعلق تو وہیں سے ہے، میں نے مائننگ ڈیپارٹمنٹ کو خط لکھ دیا ہے اور ان سے تجاویز بھی طلب کر لی ہیں، آنریبل ممبر جو ہیں کل تو نہیں، میں ایشورنس اگر دوں گا تو وہ دن دوں گا جب میں بیٹھ سکوں گا، Monday کو اگر آنریبل ممبر صاحب آ جائیں، ریکویسٹ ہے، اگر وہ میرے دفتر میں آ جائیں، وہ لیٹر میں نے لکھ دیا ہے، اس وقت تک ہم منرل ڈیپارٹمنٹ سے بھی 'فیڈ بیک' لے لیں گے، ہمارا مقصد یہ ہے کہ ایسا قانون ہم لائیں کیونکہ اسکو ہم Ensure کس طرح کرائیں گے کہ یہ ایسی Precautions ہوں کہ یہ مائنرز کیلئے آسانیاں بھی ہوں اور سیفٹی بھی ہو، تو ہم نے قانون بنانا ہے، اس میں ممبر صاحب کی 'فیڈ بیک' بھی ہو گی، Monday کو ہم بیٹھ جائیں گے اور ان شاء اللہ جس طرح وہ بہتر سمجھتے ہیں اسی راستے سے ہم آگے جائیں گے۔

<u>Mr Speaker</u>: Minister for Mineral development.

<u>جناب امجد علی (وزیر معدنیات و معدنی ترقی)</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ، مسٹر سپیکر! جس طرح سلطان خان نے بتایا ہے، آپ کو پتہ ہے کہ مائنز اینڈ منرل ڈیپارٹمنٹ 15 تاریخ کو اسکی Merging، ہمارے ڈیپارٹمنٹ کو ٹرانسفر ہو چکا ہے، تو شوکت یوسفزئی صاحب نے مائنز سیفٹی کا یہ ایشو میرے ساتھ ڈسکس کیا تھا، خیبر پختونخوا میں یہاں پہ بھی باقاعدہ مائنز سیفٹی کے قوانین ہیں اور اس میں ہم کچھ امنڈمنٹس لانا چاہ رہے ہیں اور اس پہ ہماری ٹاسک فورس کمیٹی بنی ہوئی ہے اور ان شاء اللہ بہت جلد اس کی سفارشات وہ ہمیں بھیج دیں گے۔ چونکہ فاٹا میں اس کا باقاعدہ یہاں فاٹا میں مائنز اینڈ منرلز کے دو تین آفیسرز بیٹھے ہوتے تھے مگر وہاں

ان کے پاس کوئی انتظامات نہیں تھے، توان شاء اللہ جلد از جلد، میں محترم ممبر صاحب کو بھی یقین دہانی کرانا چاہوں گا کہ ان شاء اللہ لاء ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ بیٹھ کے ہم مائنز سیفٹی کیلئے قوانین بنارہے ہیں، بہت جلد ہم ان کوان شاء اللہ پاس کرواکر، پھر آپ کوان شاء اللہ یہ شکایت نہیں ہوگی۔ شکریہ۔

<u>جناب سپیکر</u>: وزیر زادہ صاحب! آپ اپنی ریزولیوشن دوبارہ پڑھیں، جو اس میں آپ نے بیٹھ کے امنڈمنٹ کی ہے اس کے ساتھ۔

<u>جناب وزیرزادہ</u>: شکریہ سپیکر صاحب! تمام پارلیمانی رہنماؤں کے ساتھ مشاورت کے بعد قرارداد میں کچھ الفاظ کا ایک تواضافہ کیا گیا ہے، دوسرااس بات پر ہم نے اتفاق کیا ہے کہ چونکہ امریکہ نے اقلیتوں کوٹارگٹ کیا ہے، لہذا یہ قرارداد بھی ہم اقلیتوں کی طرف سے ہی پیش کریں گے، اس لئے میں یہ قرارداد دوبارہ پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر صاحب! ہرگاہ کہ امریکہ نے پاکستان کواقلیتوں سے نامناسب سلوک اور مذہبی آزادی نہ ہونے کوبنیاد بناکر پاکستان کو بلیک لسٹ میں شامل کیا جوکہ سراسر بےبنیاداور تعصب پر مبنی ہے، پاکستان میں تمام اقلیتوں کو مذہبی آزادی اور حکومتی وقومی سطح پر مکمل تحفظ حاصل ہے، جبکہ امریکہ کو ہندوستان میں اور خاص کر کشمیری مسلمانوں، سکھ برادری پر ظلم، برمااور فلسطین میں رہنے والے مسلمانوں پر ظلم نظر نہیں آتا، ان کوکیوں بلیک لسٹ نہیں کیا گیا؟ ہرگاہ کہ ہم پاکستان میں رہنے والی تمام اقلیتی برادری امریکہ پر واضح کرنا چاہتے ہیں کہ پاکستان میں ہماری عبادت گاہیں محفوظ ہیں اور تمام حقوق ہمیں حاصل ہیں اور اپنے ملک میں اپنے حقوق کیلئے آواز اٹھانے کیلئے ہر فورم پر پوری آزادی کے ساتھ اپنے حقوق منوانے کیلئے جدو جہد کر سکتے ہیں۔ پاکستان ہمارا ملک ہے اور اپنے ملک کی خود مختاری پر کوئی آنچ نہیں آنے دیں گے اور کسی کی ڈیکٹیشن لینے کی ضرورت محسوس نہیں کرتے ہیں۔ لہذا یہ اسمبلی امریکہ کے اس اقدام کی بھرپور مذمت کرتی ہے۔ شکریہ۔

<u>Mr. Speaker</u>: Is it the desire of the House to pass this resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Ji, Lutfur Rehman Sahib.

رسمی کارروائی

جناب لطف الرحمان: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں ایک انتہائی اہم موضوع پر آنا چاہتا ہوں کہ اس وقت ایمرجنسی کے طور پر ہم یہ بات کرنا چاہتے ہیں کہ اگر حکومت نے ایمرجنسی بنیادوں پر اس پہ اقدامات نہ اٹھائے تو بہت بڑا نقصان ہو جائے گا اور وہ بنیادی طور پر ہماری شوگر ملوں کے حوالے سے ہے۔ جناب سپیکر! یہ ملک ایک ایگریکلچر ملک تھا لیکن اس وقت یہ ایگریکلچر زوال پذیر ہو رہا ہے، جناب سپیکر! اس وقت ہماری حکومت کی پالیسیاں، اگر یہاں پر بیٹھی ہوئی حکومت اور فیڈرل گورنمنٹ ایک ہی پیج پر ہیں اور ایک ہی پارٹی کی حکومت ہے تو مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کہ وہاں پر پورے پاکستان کیلئے فیصلہ ہوتا ہے، ریٹ بھی طے ہوتا ہے اور سبسڈی بھی طے ہوتی ہے اور دوسرے صوبے اس پر عمل درآمد بھی کر رہے ہیں تو مجھے یہ سمجھ میں نہیں آ رہا کہ ہمارا صوبہ اس میں سبسڈی کیوں نہیں دے رہا؟ اگر یہ سبسڈی نہ دی، آج دسمبر کی 13 تاریخ ہے اور یہ ملیں 20 اور 25 نومبر کے بیچ میں چلتی ہیں اور جناب سپیکر! آج تک کوئی بھی مل نہیں چل سکی تو نقصان ہمارے صوبے کا ہی ہو گا، نقصان ہمارے کسان کا ہو گا، ہم بات کرتے ہیں روزگار کی، ہم بات کرتے ہیں صنعت کی کہ ہم جو صنعتی ادارے بند ہیں، ان کو کھولیں گے اور ہم ایک کروڑ نوکریاں دیں گے، جناب سپیکر! کس طرح کی نوکریاں؟ یہ تو الٹا ہم اپنا جو ایگریکلچر ملک ہے، ایگریکلچر پر بنیاد رکھتا ہے، اگر اس کو ہم خراب کرنے کی کوشش کریں گے تو پھر یہ ملک کدھر جائے گا؟ تو آج حکومت ہمیں یہ بتائے کہ ملوں کے حوالے سے، شوگر ملوں کے حوالے سے ان کا کیا فیصلہ ہوا ہے کہ آج تک کوئی مل چالو نہیں ہو سکی؟ اور نہ ہی شوگر کین وہاں پر کرش ہو رہا ہے، تو اگر کرشنگ سیزن چلا جائے گا تو پھر گنے کو لوگ آگ لگائیں گے، اس کو کیا کریں گے؟ تو جناب سپیکر! گورنمنٹ کو یہ بتانا چاہیے کہ ہم سبسڈی دے رہے ہیں، ریٹ کے حوالے سے، جو ریٹ گورنمنٹ نے طے کیا ہے وہ 180 روپے ہے تو 180 روپے پچھلی دفعہ بھی طے کیا تھا اور وہاں پہ ریٹ چلا 148 اور 149 روپے، تو سبسڈی گورنمنٹ نے نہیں دی، اور کاغذی کارروائی میں ریٹ 180 روپے تھا اور موقع پر 149/150 روپے ریٹ چل رہا تھا تو اس دفعہ بھی یہی ہو رہا ہے، اگر سبسڈی نہیں دے رہے تو ریٹ 130 اور 125 روپے پہ چلا جائے گا، تو پھر آپ تو سراسر زمیندار کو ہی نقصان دینا چاہتے ہیں، اس سے ہمارے پورے صوبے اور پورے ملک کا نقصان اس حوالے سے ہو گا، جناب سپیکر۔

Mr Speaker: Respond please, Shoukat Yousafzai Sahib.

جناب شوکت علی یوسفزئی(وزیر اطلاعات): جناب سپیکر! یہ واقعی بڑاImportant issue تھا،اس پہ بڑی ڈیٹیل کے ساتھ پرسوں ہماری ایک میٹنگ ہوئی ہے اور وزیر اعلیٰ صاحب بھی تھے اور فوڈ ڈیپارٹمنٹ کے منسٹر صاحب بھی تھے، چونکہ یہ صرف ڈی آئی خان کا ایشو تھا، وہاں کی چار جو ملیں ہیں، وہ کرشنگ شروع نہیں کر رہی تھیں، باقی پشاور میں شروع ہو چکی ہے، میری آج کی جو اطلاع ہے، وہ یہ کہ انہوں نے کرشنگ شروع کر دی ہے لیکن اس میں ایشو جو آ رہا ہے وہ یہ کہ سبسڈی کیوں نہیں دے رہے؟ جناب سپیکر! اب میرے خیال سے ہمیں چھوٹے کسانوں کا تحفظ کرنا ہے، اب یہاں کسانوں کی کوئی بات نہیں کرتا ہے، شوگر مل مالکان کا کہ جی ان کو سبسڈی دی جائے، تو میرے خیال سے یہ ایک ایشو تھا جو ہم نے ان کو کلیئر کر دیا، کل وہاں پہ جو کمشنر شوگر کین، کمشنر ڈی آئی خان اور سیکرٹری فوڈ، ان کو یہ ہدایت کی تھی کہ آپ جا کر وہاں جو شوگر مل مالکان ہیں، ان سے آپ بات کر لیں تو میرے خیال سے ان کی بات چیت کمپلیٹ ہو گئی ہے اور آج مجھے جو اطلاع ملی ہے وہ کرشنگ شروع ہو چکی ہے لیکن اس میں یہ ہے کہ دیکھیں، یہ صوبہ Financially اتنا مضبوط نہیں ہے کہ ہم جو شوگر ملز مالکان ہیں، ان کو بھی کروڑوں روپے کی سبسڈی دیں، یہ پیسے ہم اپنے کسانوں پہ کیوں نہ لگائیں اور۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھینک یو، شوکت صاحب۔ چونکہ ابھی آپ کی کیبینٹ میٹنگ ہے اور یہاں پر اس وقت ایڈوائزر مسٹر حمایت اللہ خان صاحب تشریف لا چکے ہیں، یہ جو ہماری پارلیمنٹری لیڈرز ہیں، ان کو انرجی کے بارے میں جو KPK کے بقایا جات ہیں، ان کے بارے میں بریفنگ دیں گے۔ چونکہ دو بجے کیبینٹ میٹنگ بھی ہے، ویسے یہ گیارہ بجے تھی، تو میری ہی ریکویسٹ پہ دو بجے ہوئی تاکہ منسٹرز صبح یہاں پہ آ سکیں۔ چونکہ سارے منسٹرز نے ابھی کیبینٹ میٹنگ میں جانا ہے تو ہمارے پارلیمنٹری لیڈرز پلس اگر کوئی اور ممبر بھی اس بریفنگ میں بیٹھنا چاہتا ہے تو تشریف لے آئیں تاکہ اس کو ہم کر سکیں۔ چونکہ ایڈوائزر صاحب نے بھی پھر کیبینٹ میٹنگ میں جانا ہو گا تو ہمیں کوئی آدھا گھنٹہ مل جائے کہ ہم ان سے سوال و جواب کا سیشن کر لیں، یہ باقی چیزیں ہم Monday کو پھر کر لیں گے، یہاں پہ کوئی وہ نہیں ہے۔

So the sitting is adjurned till 10 am, till Monday 17 th December 2018.

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 17 دسمبر 2018ء صبح دس تک کیلئے ملتوی ہو گیا)